

بِعَوْنِ سَامِكُومِ كَامُ فَضْلِ خَلْقِ زَيْنِ

دیوانت و سرکایت سید سلیمان بن یحییٰ خانی و کمالی بخش حبیبی و سید

و فرمایند این سخن خودی را انما یگوید هر یک از انی که می شنود

در عزیمت شهر واقع شود از شیخ محمد الدین طریقی

Checked
1987

OFFICE

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقطہ نگر فکان ہے بِسْمِ اللّٰهِ	سبدہ این وآن ہے بِسْمِ اللّٰهِ
شوکتِ دو جہان ہے بِسْمِ اللّٰهِ	زینتِ لا مکان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
شمعِ لا ہوتیان ہے بِسْمِ اللّٰهِ	مجلسِ قدسیان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
کھل رہے ہیں گلہائے رنگارنگ	چمنِ دستان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
ہوا نشانِ نزول سے ثابت	بر سرِ عز و شان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
جس سے کھلتے ہیں قفلہائے اہم	وہ کلیدِ کلان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
جس لوہ گر ہے کلامِ ربّ غفور	سربلوحِ قرآن ہے بِسْمِ اللّٰهِ
مومنانِ مبین صدق یقین	طاعتِ جاودان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
ابرِ رحمت و یان برستا ہے	پڑتا انسان جہان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
صفحہٴ دل ہو ہے بقعہٴ نور	ایسی روشن بیان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
درجِ امید پل میں ہو لب ریز	ایسی گوہرِ فشان ہے بِسْمِ اللّٰهِ
دل میں پیدا ہوا اثرِ شکر	ایسی بحرِ البیان ہے بِسْمِ اللّٰهِ

ہر کالیف و رنج و راحت بین	سچ ہے دارالامان ہے بسم اللہ
ہے یہ ارشاد مژدہ کامل	بادے لاسکان ہے بسم اللہ
خوب و یکساں اوصاف ہر سو	ارض سے تاسمان ہے بسم اللہ
حق پرستی انہیں کا حصہ ہے	چنگ و ورد زبان ہے بسم اللہ
دیکھتے کیا ہواے گنہگارو	مغفرت کا نشان ہے بسم اللہ

کیون نہ	بسم اللہ	جہان بین ہوشیار
لب سے ہر دم روان ہے بسم اللہ		

اسلام اے جلوۂ رب العباد	اسلام اے کعبۂ ذاتِ خدا
اسلام اے شانِ شانِ کبریا	اسلام اے قبلۂ حاجت روا
اسلام اے باعثِ ہر دوسرا	اسلام اے موجبِ ارض و سما
اسلام اے شمعۂ نور الہی	اسلام اے رہنما اے پیشوا
اسلام اے سایۂ ابوبکر	اسلام اے نورِ ذاتِ کبریا
اسلام اے سرورِ عالی نسب	اسلام اے فخرِ خاندانِ نبویا
اسلام اے مددگارِ آئین	اسلام اے شافعِ روزِ جزا
اسلام اے مصدرِ لطف و کرم	اسلام اے مظہرِ جود و رحما
اسلام اے مژدہٴ عیدِ شطرب	اسلام اے فرحتِ صبح و مسا
اسلام اے کالِ جود و مغفرت	اسلام اے گوہرِ لطف و عطا

اسلام اے آید فضل بہار
 اسلام اے اختر تابندہ عرش
 اسلام اے کاشف اسرار حق
 اسلام اے سید جن و بشر
 اسلام اے تاجدار شش جہت

اسلام اے نگہ بست باغ و جہا
 اسلام اے منیر اوج و نا
 اسلام اے واقف رمز خدا
 اسلام اے حضرت خیر الو را
 اسلام اے خیر و آفاقہا

ہو سلام بمل استہو لا قبول
 اسلام ہے یہ سلامی آپ کا

اللہ اللہ یہ تری عظمت و رتبا تیرا
 ہے نقد جاء تری شان تجمل کا نشان
 ترے باعث ہوا سجد ملائک آدم
 رمز کوا کما عرت وقت تیری
 حق تو یہ ہے نکملا ہے نکملا ہر گز
 مصحف رخ ہے ترا نسخہ قرآن مجید
 نور من نور سے ظاہر ہوئی وسعت تیری
 سرنگوں میں ترے در پر ملک و جن و بشر
 شان احمد سے نمودار ہوئی شان احد
 چمکیا شور زمانے میں یصرون علیہ

بارک اللہ شہاد یکھا تماشا تیرا
 سورہ انفا فتحنا ہے پھریرا تیرا
 طوق لغت ہوا ابلیس کو سجد تیرا
 طرز انداز واد طور کا نقش تیرا
 رمز معنی الف لام ہے عقد تیرا
 نشان وحدت شہ ذیشان ہے سٹخا تیرا
 قاب تو سین ہے اک کوشک ادنا تیرا
 کلمہ پڑتا ہے ہر اک ادنے وا علی تیرا
 نقشہ ذات خدا بن گیا نقش تیرا
 عالم قدس میں جسد ہوا چرچا تیرا

کیوں نہ ہوں کو چلا تیرے قصور سے شہما	جلوہ ناز ہے اندازِ مصفا تیرا
ظلمتِ کفر نے یک لخت اٹھایا بستر	نور جب عالمِ اسکان میں چمکتا تیرا
رہز و انجم کھلی حافظِ قرآن پہ تیرے	نقطہ شمس ہوا خالِ سہو یا تیرا
پائے اقدس سے تر عرشِ معلّٰی تیرا	دستِ موسیٰ سے منکمل بیضا تیرا
ہے لگی در پہ ترے دیدہ ہنست کی نگاہ	راستہ دیکھتی ہے چشمِ تمنا تیرا
تا کجا ز بیر نفسِ ادم محبت کا اسیر	رُپے جونِ طایرِ اسیرِ سیرِ مولا تیرا
چو ہم لوں کیوں نہ شہما کا تب تقدیر کا	لوگ کہتے ہیں مجھے والہ و شیدا تیرا

خوب دیوان لکھا نعتِ نبی میں بسمل	کرا گیا حشر کے میدان میں جھنڈا تیرا
----------------------------------	-------------------------------------

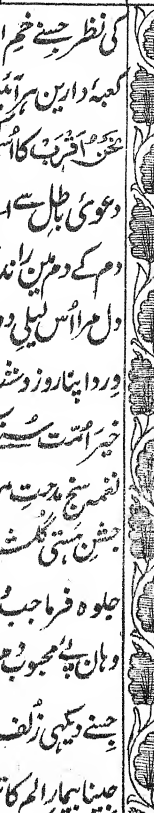
پردہ کن میں نہاں باغ و نشانِ تو ہی تو تھا	زینتِ اوجِ مرکبانِ لا سکانِ تو ہی تو تھا
دُرّۂ التاجِ سر اس و امانِ تو ہی تو تھا	ماہِ رخسارِ زمین و آسمانِ تو ہی تو تھا
طور پر ہوسی کو جس جلوہ سے بیہوشی ہوئی	اُس تجلی میں نہاں جلوہ گمانِ تو ہی تو تھا
شمسِ تیر زری عبتِ تبریز میں بیٹھا ہوا	کہ رہا تھا قمرِ بد زنی نے مکانِ تو ہی تو تھا
واسطے کیسے ہوا آدم و حوا کا ظہور	باعثِ ایسا خلقِ ایمانِ جانِ تو ہی تو تھا
کر لیا شیخِ عالم کو سنا کر صوتِ ناز	لوحِ اودٰی میں کیا تھا ایمانِ تو ہی تو تھا
بے بکلانِ حشرِ ہستی کیوں نہوں نالہ گمان	نگہتِ گلہاے گلزارِ جہانِ تو ہی تو تھا
در گہتِ سجدہ کہ ہر انس و جان کیونکر ہو	کعبۂ ایمانِ زمین ہر انس و جانِ تو ہی تو تھا



باتون ہی باتون میں اک لہر گر اگر برق ناز
گر گیا بسمل کو دم میں نیم جان تو ہی تو سمٹھا



کی نظر جسے خم ابرو پہ بسمل ہو گیا
کعبہ دارین ہر آئینہ وہ دل ہو گیا
سخت آفریقہ کا اسی لطف حاصل ہو گیا
دعویٰ طبل سے اپنے خود ہی طبل ہو گیا
دم کے دم میں اندھ درگاہ جہاں ہو گیا
دل مرا اُس لیلیٰ دورانِ محاسن ہو گیا
ورد اپنا روز و شب سورہ منزل ہو گیا
خیر امت سے تنکے اطمینان کامل ہو گیا
نغمہ سنجِ مہریت مولا مرا دل ہو گیا
جشنِ ہستی گلشنِ شہورِ عنا دل ہو گیا
جلوہ فرما جب مہربان شمعِ محفل ہو گیا
وہاں پہ محبوبِ مہینِ عرش منزل ہو گیا
جسے دیکھی زلف پابندِ سلاسل ہو گیا
جینا بیمارِ الم کا تیسرے مشکل ہو گیا



جسے دیکھا اُس رخِ زیبا کو مال ہو گیا
عشقِ محبوبِ احسنِ دل میں ہو گیا
محفلِ فکری میں جو کہ شامل ہو گیا
کی خودی شد اُدنے کیا کیا خدا سے الخدر
کشتی کی سجدہ آدم سے اُستادِ ملک
گوشہ داماں سے جسے نزولِ شانِ حق
اُس گلمی پوش خوش انداز کا ہر جیسے عشق
آئی ہو جس دن کا لون میں صد ادب و ادب
کیون ہر و شدادمانی سے نہ ہول کو ہر
کس گل رعنا کی آمد ہے الہی ہر و ش
ہو گیا صل علیٰ شبِ صبح صادقِ کلہو
یہاں نزولِ فضل مولا سلسلہٴ نقبان ہوا
وامنِ مہرِ رابنا کوئی بنا فراد و قیس
لے خبر اسے چارہ سازِ کیساں مثلِ حباب



صورتِ ہاروت لہر کر جسے بسمل تو کیا





ہندین ہنسائے چاہ بابل ہو گیا

کل ہو گیا چراغِ مبینِ لیم کا
سر پہ تاجِ آپ کے خلقِ عظیم کا
جس کا گزر ہوا نہ مسیح و کلیم کا
سایہ خدا نے جسمِ نبی کریم کا
رتبہ تو یہ لباسِ خوش آیا کلیم کا
زہر ہے آبِ خاطرِ ناجیم کا
عقدہ کھلیگا حشر میں احمدی جسم کا
بے سبق پڑا ہے الف لامِ سیم کا
جاگے گا کب الہی نصیب اس اٹیم کا
قصہ طویل ہے مرے حالِ سقیم کا
مدت سے انتظار ہے لطفِ عیم کا
اَلتَّقَنُطُوْہِ قولِ غفورِ الرحیم کا

چمکا جو نورِ سراجِ قدیم کا
رتبہ بڑا ہے سب سے رسولِ کریم کا
گزرے وہاں پر سید و الامعِ براق
اندرے عشقِ عرشِ برین پہنچا
محبوبِ حق سراجِ ہداسرورِ زمان
شکرِ صدائے اَسْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰہَ سِوَاہُ
بخشنا ینگے جب امتِ عاصی کو حق پر
دل میں جھپی ہے زلفِ حبیبِ خدا کی یاد
لیتی ہے دل میں حسرت دیدارِ چمکیان
دروِ جدائی سوزِ درونی تپِ فراق
لشہِ مہو میرے حال پر شاہ و لاکرم
اے عاصیان دہر نہیں یاس کا مقام



اسل کو واعظانڈراہم حشر سے
دامن پکڑ رہا ہے رسولِ عظیم کا

نقشہ دکھا رہا ہے پیارے ظہورِ تیرا
دل مجھ گئے بتوں کے پا کر ظہورِ تیرا

کیا جھگڑا رہا ہے عالمِ مین نورِ تیرا
روشن ہوئے دو عالم چمکا جو نورِ تیرا

جلوہ جو دیکھ پاتے اسے شمع طور تیرا
 دل میں یہ کچھ اثر ہے جس سمت دیکھتا ہوں
 دیکھا ہے جسے نقشہ تصویر بے تکلم
 ہر آنکھ مثل شبنم کو ہر فشان ہے پیارے
 سست انگشت ہوں میں کیوں چھوڑتا ساقی
 آسرا کی شکیبائی پر پہونچے رسول کبر
 ذکر احمدی سرا رفتارہ جہان ہے
 یہ طرز عشق بازی یہ نشان بے نیازی
 محبوب کبر یا ہوا آقا سے دوسرا ہو
 جب لطف عاقبت سے اس شافع قیامت

موسیٰ کلیم پڑھتے کلمہ ضرورتیرا
 پیش نظر سے جلوہ نزدیک دور تیرا
 پروانہ بنگیا ہے اسے شمع طور تیرا
 ہر دل کو سنگ الفت کرتا ہے چور تیرا
 منہ سے لگا ہوا ہے جام سرور تیرا
 شہرہ ہے لامکان تک اگر کہہ ہر شور تیرا
 بختا ہے بیخ وقتی نزدیک دور تیرا
 رب کا تو مدح خوان ہے رب غفور تیرا
 پھر کیوں آئے میں سے غرور تیرا
 سایہ ہو سر پہ سیر یوم نشور تیرا

بسم
 رب سیر احمدی کو پہونچے شور تیرا

علی شاہ حمید اماما کیسے لدا
 کسیرا کہ پہیلی ہے دل
 چہ باک ہے مداح مولا علی را
 سقاہم ز کوثر شربا بطہورا
 بودی طعمون الطعام از تو ایشاہ

ز بعدی شد بصیرا لظہیرا
 بودا بمن از شرک مستطیرا
 زیوما حبو ساقا از قسط طیرا
 مینا از شمشاد لا ز شہریرا
 بسکین دگر ینما اسیلرا

به بدخواه اولاد حیدر خدا گفت
 علی اولیا را دلیل حق
 علی ابن ستم محمد رسول است
 ز لذات اطعام دنیائے فانی
 ز تو هست دشمنی و مهر و کوب
 ز هر کس که بوسے و لائے تو یابد
 ز تو نیست پوشیده احوال عالم

که یلخوا ایوان و یکنه سعید
 علی انبیا را ولایت النصیر
 چو موسی انجی گفت مارون زنی
 علی کرد محنت را ببرد اسعید
 تویی در دو عالم سیوا جاننیر
 ز حالش چه پرسند مشکور لکیر
 که هستی تو آنحق سمیعاً نصیر

بسم کرم کن علی شاه مردان

مکن در بدر خوار مثل فقیر

قیامت کا دن گر چه دشوار ہوگا
 بلا شک و مان پر وہی یار ہوگا
 معادل سے تیر نگہ پار ہوگا
 جسے عشق کوئے جناب نبی ہے
 اٹھائیگا لطف شرباط ہوگا
 کمی کی اگر تو نے رشک مسیا
 مجھے خوف خورشید محشر سے کیا ہے
 حبیب خدا اشرف انبیا ہے

مگر شافع محشر محنت را ہوگا
 نکوئی جہان اپنا غمخوار ہوگا
 اگر چه کس انداز دوچار ہوگا
 وہ جنت پر مائل نہ زہار ہوگا
 مے عشق سے جو کہ شکر رہوگا
 زیادہ یہ حبیب ارباب ہوگا
 مرے سر پہ نیون کا سردار ہوگا
 ہوا کوئی ایسا نہ زہار ہوگا

بلائین اگر آستانہ پہ اپنے
مین لکھتا ہوں اوصاف کو
سدا ینگ مرقدیں مانند جسد
طلب گے چہ شرب مین فرما میں ہوا
عذاب سقر اس سے بھاگے گا کوسوں
ولا جمع کر سکے داغ حسرت
حدیث نبی پر چو ثبات قدم ہے
پینا ہ اس سے مانگیکی ناچہستہ

جبین سالی کا لطف بسیار ہوگا
مرا شعر بہتر از اشعار ہوگا
مرا طالع خفہ بیدار ہوگا
ہے مشکل مگر سہل دشوار ہوگا
جو غم مین بی کے گرفتار ہوگا
اگرچہ تو سفسس ہے زوار ہوگا
وہ پل پروان شل رہوار ہوگا
تو جس کا نہ اسے شہ مددگار ہوگا

غزل نعتین تیری مانند سبیل

لکھیگا وہ جو سہل زار ہوگا

عشق وافر ہے اسکی رویت کا
راز دان ہے وہی حقیقت کا
آسمان اس سے ہے شفاعت کا
وصف لکھتا ہوں کسکے قاصد کا
ایئنہ ہوں مین اسکی صورت کا
حب لد اسکو دکھا دیا اللہ کا
اسکی فرقت مین ہوں سر آہیہ

نور ہے جو چراغ وحدت کا
رہ نام ہے وہی طریقت کا
وہ شفیع ہے تمام امت کا
خوف ہو مجھ کو کیا قیامت کا
پردہ اٹھ جائے چشم حیرت کا
ہے نمونہ جو تیری قدرت کا
حال ابتر ہے میری حالت کا

ایرگریہ کا وہ ترشح ہے

وہ مدیج جناب باری ہے

اشرف الانبیاء حبیب اللہ

خود خدا نے قرآن میں فرمایا

اُسکی طاعت خدا کی طاعت ہے

ہے محبوب اسی میں یہودی

مال و زر و یکے حبِّ حضرت لو

نقد سودا ہے جان بچ کے لو

ابا تو فرصت ہے پھر کہاں قر

جلبہ بارگاہِ ہزاران میں

پھر نہ بازار اور بازارِ اری

مینہ برستا ہے روزِ کثرت کا

عشق ہے دل کو جسکی محبت کا

دُرج ہے گوہرِ نبوت کا

جا بجا ذکر اُسکی طاعت کا

ایسا رتبہ ہے میرے حضرت کا

وہم بھر و آپ کی محبت کا

شوق ہے گر حصولِ ولت کا

مال از زان ہے بیش قیمت کا

وقت جاتا ہے پھر تو فرصت کا

دہریاں ہے گر چہ اپنی وقت کا

داغ رہ جائے دل میں حسرت کا

بیدار پر حضور کے چپکے
شوق و میل ہے گزیرات کا

نرخ سے اٹھائے گریہ وہ پردہ نقاب کا

مضمون لکھا جو عارضِ گلگون جناب کا

اے مومنو صراطِ نبی پر چلے چلو

چھپ جائے چاندِ حسن رخِ ہاتھاب کا

دیوانِ شکیا تیرا شیشہ گلاب کا

سید ماہی راستہ ہی جنت کے باب کا

حامی ہو جسکا شافع محشر بروز محشر
شیدائی ہے جو کوچہ محبوب حق دلا
کہند و گناہان قبرین منکر نکیر سے
مداح ہوں جناب رسالت مآب کا

بسم حضور کا ہوں پیکار و ن کا آپ کو
دفتر کھلیگا جس گھڑی میرے حساب کا

نہیں کچھ آج سے شیدا شمیم زلف احمد کا
نذر کو بھول لاتی ہر سیم گلشن جنت
خیال آساہین گم عاقل احمد پرستین
جہاں شوق بے ساطاق ایوان تہمت سے
کسے حل مشکل آدم کو دم میں واسطہ جہا
یقینی بات ہے واسطہ دل عاشق ہے چہرہ
کریاں بچا کر کر کوں کجاو گناہوں سے
نہ ہوتا سد راہ گر پردہ اسرار محبوبی
غرض کچھ شاعری آواز مطلب شمع گوئی سے
طفیل شافع محشر بچے آفات محشر سے
وہی ہے عارف کامل ہی ہے عابد و زاہد
نکیرین آکے پوچھینگے جو مردین کہہ دنگا
ازل ہی سے سیر بسمل میں ہو دا ہے محمد کا
میں جس دم وصف لکھتا ہوں گل خسار احمد کا
یہ اک فر معانی ہو معانی سیم احمد کا
ہو چہ جو افلاک میں ہر ش کی آمد کا
نہ ہو کیوں فخر غافل گمراہ فخر ابو جہد کا
جسے خلدین کہتے ہیں کہ چہ ہے محمد کا
قیال آیا اگر باغ آدم میں اس ہی سد کا
نکھلتا راستہ زہار زوالقرنین پر سد کا
یہاں تو اوہی کچھ مدعا ہے اپنے مقصد کا
وگر نہ دیکھتے عاصی تماشا زہر اور مد کا
ہو ابو والہ و شیدا جمال نور سہرہ کا
مرا آقا محمد ہے بین خادم ہوں محمد کا

تاسف کیوں آئے ہندین رہے اس کی سبب
عرب مسکن قدیمی ہے ہمارے حبیب احمد کا

خون کیا ہے جسے بس سید ابراہار کا
خیل بدکاران سے محفوظ رکھے وہ امن
ہو نیزید ہے حیا جس وقت پیش و انحلال
آرزو یہ ہے خدایا جیسے جی اور بعد مرگ
جو غم ستین دین ایم رہیگا چشم نم
لطف ہوا سپر سدا دین کے سردار کا

ہے غم آل نبی دل پر ہے بسل محط
بند ہونے کا نہیں خون دیدہ و خراب کا

شفیتہ جبت ہوں چشم سید ابراہار کا
دہیان آجاتا ہے جب اس شعلہ رخسار کا
دیکھ پائے گر چہ میری جان کنی کو کوہ کن
لے خبر فخر سیخ اپنے مریض عشق کی
اپنے سوز دل سے گر کھینچوں میں آکر کو
سانپ سالوٹے لکیوں سینہ پیر لادن
حیف اسرار خفی ظاہر انامتی نے کیا
نالہ شام جدائی سوزش گرم فغان
اور ہی نقشہ ہر کچھ اپنے دل جیسا کا
دل کا ہو جاتا ہے عالم مرغ آتشخوار کا
جانگر بھی بھول جائے راستہ کو ہمار کا
ورنہ دم آخر ہوا دم میں ترے بیمار کا
بند دم کروں میں متعارف سو بیقرار کا
سر میں سودا ہے مگر اس کا کل بلدار کا
سر کٹایا دار پر منصور سے سردار کا
اک نیا عالم ہے ہر دم حشر کی رفتار کا

سایہ نخل مدینہ ہے سرور جسم و جان
ہوں کر اماں کا تین مداح اُس بند کفاح

خدا سے بہتر ہے سایہ آپ کی دیوار کا
جو شاگر ہے حبیب ایزد و غفار کا

شاعران ہرین یکجا ہے **بسل** کا کلام
کیون نہوشہرہ زمانے میں ترے اشعار کا

اُکے کیونکر قلم شبنم یا بس شکر ایزد کا
جہ کا میں سر کیوں خاک کف پا رسالت پر

نچاٹین ہونٹ کیوں لب سخن نرم سماع میں
یہ ہی کہتا اٹھو نکاحِ مدفن سے کہ شیدا ہوں

یہ کہے مصحف رخ کا تصور خداوند
عنا دل کی روشن چین جہا جاتی طبیعت ہے

یہ ہی حسرت دل میں نہیں ارمانِ سیدین
خبر میری بھی لینا اسے مگر آقا مرے ہوا

میں وہ تفتہ جگر ہوں یکجا باہر از فنا **بسل**
اُڑیگا سنگ پارہ پارہ ہو کر میرے مرقد کا

جب سے شیدا ہوں محمد مصطفیٰ کے نور کا
ہر گھڑی پیش نظر غمزدہ ہے برق طور کا

ہے غم دوری سے حال تیر دل رنجور کا
سُوجھتا ہے اندونِ بسمل کو سنموں دور کا

یہاں تک سوزِ درونی سے جگر آیا ابل
دل پہ ہوتا ہے گمان اب خوشہ انگور کا

لے خبر اللہ اپنے عاشق و لائق کی
دار پر شور اناحق و اہر سکا شیر عشق
صرف اوصاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیطح بگڑا ہوا نقشہ ہے اس مجور کا
کیون نہ ہو چہ زباں عالم پر منصور کا
عرش سے آتا ہے موزون کمرع نور کا

حامی **بے** یارب شافع روز جزا
جبکہ ہنگامہ بیاہوش زمین محسور کا

فرقت شاہدین اسد رحمتیں بیمار ہوا
بچنا دشوار ہوا
وصل احمد کا دل زار کو آزار ہوا
سخت لاجپار ہوا
عشق طیبہ کا یہ کچھ دل نیا اثر ہے یہ ہم
اڑا جاتا ہے قدم
آگے صرصہ سے مرے شوق کا رہوار ہوا
برق رفتار ہوا
کس طرح سے تھیں اُس شوخ کا پلڑا دن
نہیں تاپوں میں
بحر صبیان کی تلاطم میں گرفتار ہوا
جذب درکار ہوا
موسم پتھر ہوا انداز قدم سے شاما
مرحبا صل علی
معجزہ آپ کے قدموں سے اظہار ہوا
کشف اسرار ہوا
جوش و محنت کا تقاضا کہ صحرا عرب
دیکھ چکے بس اب
ہند میں ٹھہرا دم بھر مجھے دشوار ہوا
عشق سرکار ہوا
چین پاتا نہیں دم بھر دل بیمار ہوا
ایطیب دوسرا
رات دن بیہوشی کاوش کا ہی اظہار ہوا
جینا بیکار ہوا

جسکے قاسمیت قصور میں یہ آفت آئی
 حیف صد حیف وہ اپنا نہ خبر دار ہوا
 لب پہ لپٹیک ہوا اور روضہ اقدس کا طاق
 جب میں سمجھوں گا کہ چل خطا دربار ہوا
 شش جہت میں ہنسی کس سلامت کی ندا
 کلمہ گو تیرا ہر اک کافر و دیندار ہوا
 مجھے بڑ بڑ کوئی دنیائیں نہ ہو گا ناشاد
 ہر گہر ہی مثل جبریں غم سے سرو کار ہوا
 کوئی کسمل کا سوا تیرے مددگار نہیں
 جزیرے کوئی بھی اس کا نہ خریدار ہوا

کہ قیامت آئی
 سینہ دوسار ہوا
 اور خطا ہو گیا
 بخت بیدار ہوا
 تو ہے محبوب خدا
 لطفِ غفار ہوا
 کہ ہوں تفت فغاں
 بے خبر بار ہوا
 کوئی غمخوار نہیں
 در بدر خوار ہوا

دلِ بے مروت

شہید تیغِ لطف سے یہ سہل بیتاب
 فراقِ سید و الامین دیدہ چر آب
 ابھی ہو طور کا عالم جہان میں جلوہ نما
 شیم زلفِ مغبرہ عرقِ جسمِ لطیف
 یہ بوے عطربہ مصطفیٰ اہتی عنبر بنیر

سرشکِ حشیمِ تصور سے قطرہ خونِ ناب
 گرا جوا نکھ سے قطرہ ہوا درِ نایاب
 ذرا بھی وہ رخِ پُر نور سے اٹھا نقاب
 خطا ہی دیکھے تشبیہ کر بمشکِ کلاب
 محاکِ اٹھین بھین گلیاں جد گزرت جانا

و حضور ہے طوبیٰ کہم و حسن مآب
 کہ ساقی بنکے پلانے کو لائے کوثر آب
 یہ مہتی مہو کے کی ٹٹی ہے یا اولیٰ الالکباب
 ہزاروں چلے گئے خیمہ اٹھانے مثل جناب
 سوال عجز نے دستِ کرم سے پایا جواب
 بری حساب رکھنا شہابِ روزِ حساب
 رُپ رستمین پٹے مثل بھی بے آب
 کہ دیکھوں وضو اظہر جناب علی جناب

عجب نہیں ہے کہ جنتِ زمین پر خود کو رس
 جوت نہ ساقی کوثر نہیں کیا عجب انکو
 حریفو چھوڑو و حرص مہو انکی بندش کو
 ہو ابدھی نہ سلیمان کی زیر گنبدِ چرخ
 گیا ہے اُس در دولت کب کی محروم
 سیاہ ہو فرنگناہ میری صورتِ شہ تار
 ہزاروں کشتے تری رہ گزین جانِ جہان
 دعا یہی ہے خداوند کار سازِ جہان





الہی بخش و کامل کو وہ حراتِ عشق
 کہ سوختہ ہو چک جس سے جلے مثل کباب





کعبہ منزل مقصود دکھانا یارب
 تشنگی دلِ ناکام تجھنا یارب
 میرے پگڑے ہوئے نقشہ کو بنانا یارب
 تیرے ہر قیامت کو سمجھنا یارب
 ایسے انداز سے محشر میں اٹھانا یارب
 پارسیٹا مرا اللہ لگانا یارب
 مجھ کو یوسف سے مرے جلد ملانا یارب

روضہ احمدِ منزل پہ بلانا یارب
 جگر عہ شربت دیدار پلانا یارب
 گو براہوں کہ بجلاہوں تو میں بندہ تیرا
 طلعتِ رحمتِ عالم کا دکھا کر جلوہ
 کو شہِ دامنِ محبوب خدا متھمین ہو
 کشتیِ نوح کی صورتِ بظیفیل حضرت
 بحرین صورتِ یعقوب ہے حالتِ تیر

سورہ ملک پس از مرگ ہو فرحت کا نشان
 سنگرتِ اُموت کا صدمہ قیامت کا نشان
 اُن کے پہونچے کہینِ پربینِ مرآتِ شعیبار
 مثلِ گردِونِ مینِ ہونِ طوبِ حرمِینِ صرنا
 دلِ مینِ بیٹھا ہوا ملتا ہے کیچہ اندوہ
 سورہ واللیل کا ہر شبِ دلِ امینِ نقش
 سرِ مینِ سودا ہو کر لب پہ ہونوہ لبیک
 تنگی گور کے صدمہ سچ بچا نایا رب
 اپنے محبوب کا دیدار دکھانا یا رب
 ہند سے صورتِ صرصر ہونِ دانا یا رب
 لبِ لبیک کا جاری ہو ترانا یا رب
 دستِ فرقت کی اویست چھوڑا نا یا رب
 مجھ کو اُس کا نکل مشکینِ مینِ پھنسا نا یا رب
 اپنے دربارِ مینِ اس دُہنے بلانا یا رب

کھل سجاے سراپردہ کہینِ سہوائی ہو
 بسمل زار کو رحمت سے چہا نا یا رب



ار دیت التاے مشنات قوفانی



سے مدینہ کی ہوا اہکو ہوا ہے جنت
 گلشنِ شرب و بطحی یہ نظر ہے جنکی
 خاکِ پاگرچہ حبیبِ وسرا تھ آئے
 چاک کر حبیبِ گربانِ کورہِ شربِ مین
 نشہِ عشقِ محجینِ یہ کچھ ہونِ شہر
 آئے جس بزمِ مینِ اُس نورِ مقدس کا بیان
 واعظو تمکو مبارک ہو فضا ہے جنت
 خا مینِ اُنکی نگاہوں مینِ گہا ہے جنت
 شوق سے چشمِ تمنا مینِ لگا ہے جنت
 گر طلب ہے تجھے اے جوشِ قبلہ ہے جنت
 جامِ کوثر کی طلب ہے نہ غذا ہے جنت
 کیون نہ وہ بزمِ ہونوہی بیضا ہے جنت

کہد و رضوان دم گلگشت سہاے جنت	حکم نازل شب معراج ہوا بہر حبیب
پیش قدمی سو مٹا لینے کو آئے جنت	کیا عجب امت احمد کو براہ تعبیل
ایک دانہ پیہ ہو آدم سے خلائے جنت	کوئی اغوائے شیاطین میں آئے توبہ
ظلمت گو زمین ہو نور ضیاء جنت	بعد مژدن نہ ہر اسان ہو دل عاشق زار

حشر میں شافع محشر سے بقدر ہے سہل	صلہ لغت میں پائے شرمائے جنت
----------------------------------	-----------------------------

رویف الثانی مشلہ

وہ ہے عام اپنی شفاعت کا باعث	جو ہے خاص خاص اسکی رحمت کا باعث
کتاب رسالت ختم ہے نبی پر	یہ ہے عین ہر نبوت کا باعث
دلا ہجر احمد میں مغوم رہنا	یہ ہے شادمانی و شجیت کا باعث
وہ قامت کہ سایہ نہ تھا جس کا ممکن	قیامت میں ہو وہ شفاعت کا باعث
فلک کب دکھائیگا ہم کو مدینہ	یہ غم ہو گا کس دن مسرت کا باعث
دکھائیگا کیفیتِ مدام کوثر	محبت نبی کو محبت کا باعث

شفیع الوردی ہے ہر	بروز جزا ہو شفاعت کا باعث
-------------------	---------------------------

الغیاث اسے تیرے عرفان الغیاث	الغیاث اسے نور ایمان الغیاث
------------------------------	-----------------------------

الغیاث اے مہر و روان الغیاث
 الغیاث اے نور سبحان الغیاث
 الغیاث اے حسن احسان الغیاث
 مَبْسُوطِ گلزارِ یزدان الغیاث
 الغیاث اے صلِ جہانان الغیاث
 الغیاث اے ظلِ سبحان الغیاث
 الغیاث اے چارہ فرماں الغیاث
 جان ہے قالبِ بین پریشان الغیاث
 اپنے سایہ سے گریزان الغیاث
 بنگیا سرِ چہرا غان الغیاث
 ہند میں گرد و ن گردان الغیاث
 ہو دل شیدا کا درماں الغیاث
 اشقہ مہرِ مراد ان الغیاث
 مہر کے ہو جینے کا سامان الغیاث
 سنگِ فرقت کا ہو درماں الغیاث

الغیاث اے ماہِ عرشِ منزلت
 الغیاث اے شمعِ بزمِ کنِ فکان
 الغیاث اے رحمتُ للعالمین
 الغیاث اے رونقِ باغِ جہان
 الغیاث اے رہنمائے راہِ عشق
 الغیاث اے سایہ ابرِ کرم
 الغیاث اے چارہِ بیچارہ گان
 صدمہ فرقت سے دل بچپن ہے
 چشمِ وحشت زا ہے جونِ چشمِ غزال
 داغِ دل سے بسِلِ خستہ جگر
 دیکھئے کب تک پھرتا ہے ہمیں
 اب مدینہ میں بٹالیئے حضور
 لمعۃ الزاویات ذوالجلال
 دم نکل جائے درِ حضرت پر گر
 ہر زمان اب شیشہ دل چور ہے

خدمتِ مولائی ہو یا رب نصیب

بندہ بسل علیہ السلام الغیاث

روایات اہل بیت علیہم السلام

سلطان اہم سید والا شب معراج
 ایک مہینہ گیارہ شب سے بالا شب معراج
 انوار الہی کا تجلایا شب معراج
 سخاوت نظر حق کو بلانا شب معراج
 اس رتبہ کو پہونچانہ پیہر کوئی ہرگز
 اللہ نے تصدیق ہے محبوب پر وہ
 احمد سا کوئی سرور ذی جاہ نہ ہوگا
 روشن بین نشان آج تک عرش بریں
 ظاہر میں نظر تھا وہ اسرارِ عالم
 سدرہ سے نہ آگے بڑھے جبریل امین تک
 قوسین پہ جا کر ہوا اکدم میں فروکش
 سن سکے صدا آمد و آمد کی ملائیک
 وہ آئی سواری سنبہ لولاک لہا کی
 اک دھوم ہوئی صل علی اصل علی کی
 یہاں حسرت دیدار تجلی میں تا مل

دریائے کرم کو بہریت شب معراج
 امت کی شفاعت کا وسیلہ شب معراج
 کوئین کی آنکھوں کا ستارہ شب معراج
 جنت سے براق آپ کو بھیجا شب معراج
 حامل ہوا حضرت کو جو رتبہ شب معراج
 قرآن سے ثابت ہے نہ کھاشا شب معراج
 خالق نے بصد شوق بلایا شب معراج
 جس پہ قدم آپ نے رکھا شب معراج
 پردہ میں تھا پھر کھل گیا پردہ شب معراج
 پس رہ گئے سوئی و سچا شب معراج
 ادنیٰ یہ مقام آپ کا شہر شب معراج
 باہم یہ کہہ کر کرتے تھے چہ چاشب معراج
 اکثر نے بہت دور سے تاکا شب معراج
 اک شور ہوا اصل علی کا شب معراج
 وہاں حال تھا کچھ اور ہی کا شب معراج

وصلت میں پہلے تھا خداوند احد
آقاے جہان عرش پہ جا کر اتر آیا

است کی شفاعت کا تقاضا شبِ معراج
بنا دوزخِ کبر کو پایا شبِ معراج

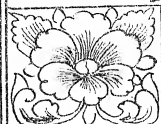
یکجا ہوئے جہاں بے مطلوب و سبیل
حل ہو گئے معنی فاوخی شبِ معراج

ہے تصویرِ مینِ روئے جاناں آج
خانہ دل میں ہے وہ مہمان آج
لبِ گلبرگ کے تصویرِ مین
ہو مرتب جو میرا دیوان آج
وہ اُسٹائین جو زلفِ رخ تو کہیں
خواب ہو میں ہوں اور تجلی پاک
صبحِ مشربین ہم جتا دینگے
فرقتِ شاہِ مینِ بسانِ غزال
دشتِ یزب ہے گلشنِ بے خار
تیرا ہمیشہ عشق مرتا ہے
وہ فخرِ اروضہ شہِ دین ہے
تشہ کا مان احمدی کے حضور
دستِ وحشت کا مقتضایہ ہے

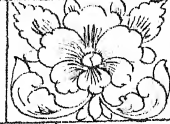
دل ہے کیا غیرت کس تمان آج
رنگِ جنت ہے کلبِ احزان آج
خار ہے سیرِ باغِ رضوان آج
مہر ہو خاتمِ سلیمان آج
صبح کا چاک ہے گریبان آج
لطف جب ہے حبیبِ یزدان آج
سرد دم کیوں ہو مہر تابان آج
اپنے سایہ سے ہوں گریزان آج
شیرِ کبری کا ہے نگہبان آج
مے خیرائے سچ دوران آج
بی لہب ہو تو لائے ایمان آج
پانی پانی ہے آپ حیوان آج
منگ میچیر ہوا گریبان آج

ہے سیکند بھی مجھے حیران آج
جان دیتے ہیں اُسکے خوابان آج
مثل بانگِ جرس میں نالان آج
رو دیا تو جو ابر نیسان آج
مثل داؤد ہوں خوش الحان آج
کیا مضامین ہیں شکرستان آج

آئینہ دیکھتا ہے منہ اپنا
کچھ تو دیکھا ہے عشقِ احمدین
عاشقانِ رسول بسمل زار
میرے رونے میں کچھ تو ہے تاثیر
اللہ احمد نعتِ خوانون میں
لب شیرین کا وصف کہتا ہوں



مصحفِ لوح کی یاد میں یہ
اپنے پیش نظر ہے قرآن آج



روایتِ الحائِ مہملہ



حباب وار کوئی دم ہے تجھ زائین روح
نزدل ہے قابو میں اپنے نہ اختیار میں روح
پھر گی حشر تک اپنی کوئے یار میں روح
طہان رہے جو یو نہیں گوشہ فرار میں روح
قرار پائیگی ہرگز نہ جسم زار میں روح
جو کشمکش میں طبع ہے تو امتحان میں روح
ہو چاند تارا کیوں اُسکی تار تار میں روح



پڑی ہے کشمکشِ حشرِ تنظار میں روح
یہ حد سے گزرا ہے چو شِ فراق شاہِ عرب
پس فنا بھی ہو گیا یہ شوقِ دامن گیر
عجب نہیں کہ کھلے خشتگانِ حشر کی ہتھک
میسر ہو گی نہ جنت تک ہوا ہے شربِ پاک
یہ کسی زلفِ سلسل نے گھر کیا دل میں
وہ خوش نقاب ہ مہر شمعِ جلوہ طور

رہنگی واپس مرون بھی شوقِ زینِ شہ
 نہ ہاتھ آئیگی جیتک کہ خاکپائے حضور
 ہے جسکے ہاتھ میں اعصابے کلمہ طیب

ہو اے خلد ہو گواہی انتظار میں روح
 پھر کی ٹھوکرین کھاتی یونہی غبار میں روح
 ہو پھر اسطوب سکی انتشار میں روح

یہی عابہ ہی مدعا ہے بل زار
 کہ اختتام کرے یاد کردگار میں روح

قد حضور کے سایہ کو سیم وز کی طرح
 فراق جنبشِ انگشتِ سرور کی دیکھو
 دل حبیب کو رعنہ ہوا شبِ معراج
 عبث پہرون تری فرقت میں مجھ پر
 خیالِ کربت و دوزخ فشانِ محاذِ اللہ
 کبھی نہ ہوئے سبکدوش منکر مولد
 ہو لاکھ عابد و زاہد بد و ن شافعِ حشر
 سرِ عدو نہ بچکے کیونکہ بر محض

انظر میں اہل نظر نے رکھا نظر کی طرح
 دو نخت سینہ ہوا گردہ قمر کی طرح
 جلالِ باری سمہر دمِ حمہ کی طرح
 قضا کا ہاتھ میں کاسے خضر کی طرح
 لرز رہا ہے جگر شعلہ و شرر کی طرح
 پھرینگے زیرِ گران بارگاہِ وخر کی طرح
 نہ پوچھے کوئی ہنر و رکبے ہنر کی طرح
 ہوا ہے زیرِ بھی غالب کہین زبر کی طرح

اٹھائیگا وہی جنت کا لطف اے لعل
 جو راہِ حق میں بچکے شاخِ پُر شکر کی طرح

روایف الخائے معجب

ریکی شاخ
لی شاخ
شاخ
شاخ
شاخ
شاخ
شاخ
شاخ

۱۔ دست گیر اُمت و مشایخ قیامت
۲۔ سبیل خوش الحان سخنرین
۳۔ هر قدسیان عیشیان بختیارین
۴۔ فیروا ایامش حاضر ہویتناگر
۵۔ شوقِ نظاره هر پل کرتار کوسیکل
۶۔ درود و رات کیگل نالان شکل سبیل

بسم الخف بیدل زخمی مشعل بسل

اے رشک ابن مریم سلطان مامچ

الہی بہ لطفِ اقبالے محمد
 مجھے اپنا جلوہ دکھائے محمد
 مجھے اپنے در پر بلائے محمد
 مجھے جامِ الفت پلائے محمد
 نہیں آج سے کچھ فداے محمد
 مرا طالع بیدار ہو خفتِ سختی
 تہ و نور خیل ہو کے سہنے کو چھپائیں
 بتاول میں کھلِ البصر اے بصیر و
 محمد کا دشمن ہے دشمنِ خدا کا

بچھاؤن کیوں نہ پراپنی آنکھیں
 ازل سے وظیفہ سفر ہے اپنا
 محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
 غلامان احمد بروز قیامت
 منادی ہو خود حشر میں شو حشر
 جہان میں ہوش القہر آشکارا
 کیا نور سے اپنے پیدا خدا نے
 پے غسل لائے امین آب کوثر
 بہ ہم جب تلک جان تن ہیں الہی
 بدالین پس اب آب ہندستان

مرے دل میں تشریف لائے محمد
 شنائے محمد شائے محمد
 ہوا ہے یہ سب کچھ برا کے محمد
 کہڑے ہو گئے زیرِ لوا کے محمد
 وہ آئے وہ آئے وہ آئے محمد
 گر انگشت اپنی بلا کے محمد
 خدا کی ضیا ہے ضیا کے محمد
 یہ رتبہ ہے کس کا سوا کے محمد
 رہے سمرن سیر ہوا کے محمد
 مری آرزو بھی بر آئے محمد

اسے کفش برداری کیجئے عنایت
 یہ سب مل بھی ہے خاکِ پا کے محمد

نور جمال مصطفیٰ صلی علی محمد
 تاج و مہر عیسیٰ صلی علی محمد
 ماہِ عجم مہر عرب علی نبی تقی
 شمس الضحیٰ بدر الدجی صدر علی نوالہد
 آدم و تنایسے نبی شقائق بن تر سے بھی

شانِ خدائے کبریا صلی علی محمد
 فخرِ کلاہ انبیا صلی علی محمد
 محبوب حق خاص خدا صلی علی محمد
 کہتے لوری غل ہر تر صلی علی محمد
 اے دلیر نازک ادا صلی علی محمد

اے راکبِ دلش فلک کی رونق جو ملک
 ویر پر ہے جو جان میں جگمگاتی ہے
 تو مصداقِ انعام، تو مظہرِ اکرام ہے
 کیونکہ شوقِ نظارہ نہ ہو کیوں سنہ صیادہ
 محبوبِ حقِ حل و علیا میں ہے جسکی شنا
 اے حتمہ للعالمین سے عالمی دو گین
 جو ملکِ جن و بشر ارض و سما شمس و قمر
 قربانِ سبحانِ عیاض و مابہ مکان
 اعجاز سے خالی نہیں کوثرِ اشاہدین
 تاکید ہے ایک سو چوبیس نام حضرت کا سنو

زینتِ دہِ عرشِ علیٰ اصلِ علی محمد
 سلطان سے تابینو صل علی محمد
 اے منبعِ جود و خصال علی محمد
 جب آپ فرمے خدا صل علی محمد
 آیا ہے دل سپر مرسل علی محمد
 جلوہ مجھے اپنا دکھا صل علی محمد
 سب میں تم نے خیر فرما صل علی محمد
 تصدیق کو لائے سچا صل علی محمد
 جسے مستافرا کہا صل علی محمد
 فوراً پڑھو صل علی صل علی محمد

بسمِ اللہ کی ہے یہ التجا و خالقِ ارض و سما
 ہو و ر و لب صبح و مسا صل علی محمد

بیان کس سے ہو شایانِ محمد
 خدا خود ہے شافعوانِ محمد
 رہیگا تا ابد روشن جہان میں
 ہے ادنیٰ معجزہ شق القمر کا
 جو زمین باغِ شریعت میں سرفراز

خدا کی شان ہے شانِ محمد
 خدا خود ہے نگہبانِ محمد
 چراغِ طاقِ ایوانِ محمد
 وہ والا شان ہے شانِ محمد
 وہی ہیں سروِ بستانِ محمد

ابوبکر و عثمان و عیدر
 بہاے چشم گریان نے درِ اشک
 نہ ہو کیوں خون ل لگھون سجاری
 انہیں خوشید محشر سے قطر کیا
 مجھے دو چین مرقدین کیر و
 مرا مہند اور ثنائے شافع محشر
 یحییٰ حسد مختار مختار

یہ ہیں شمع شبستان محمد
 جب آئے یاد وندان محمد
 لگا ہے تیر مرگان محمد
 جو ہو گئے زیر و دان محمد
 مسلمان ہوں ثنا خوان محمد
 یہ طعن حق ہی احسان محمد
 دکھائے جیلہ ایوان محمد

الہی بخش

یہ عاصی ہے ثنا خوان محمد

رسول خدا ہے ہمارا محمد
 ہو اعرش ممتاز جسکے قدم
 خدا اُسکا عاشق وہ عاشق خدا کا
 ہمیں کیوں ہو ناز بخششیں اُسکی
 زمینِ زمان اُسکے ارشاد راہ بین
 لَقَدْ جَاءَكَ مُحَمَّدٌ بِرِشَادِ حَقِّ
 ہے عجا ربُّ شوقِ الفکر آشکارا
 ہو اثنان میں جسکی قرآن نازل

ولی الولا ہے ہمارا محمد
 وہ صدرِ انبیا ہے ہمارا محمد
 وہ نازک ادا ہے ہمارا محمد
 حبیبِ خدا ہے ہمارا محمد
 وہ فرمان روا ہے ہمارا محمد
 عظیم السخا ہے ہمارا محمد
 وہ معجز نما ہے ہمارا محمد
 وہ شانِ خدا ہے ہمارا محمد

وہ صاحب لوا ہی ہمارا محمد
یہی مدعا ہے ہمارا محمد

چھپے جسکے سایہ میں غور شد مجھ سے
ترا سنگ در اور بندہ کا سر ہو

ہمیں فتنہ منہ سے خوف لے مل
شفیع الورا ہے ہمارا محمد

روایت ال زال معجزہ

دل نشین کیوں نہ ہو محبوب احد کا تعویذ
ہم ازل ہی سے لکھا لائے ایک کا تعویذ
کار گر کچھ نہ ہو بغض و حسد کا تعویذ
اسم احمد ہے دلا ایسی سند کا تعویذ
بعدِ ضرور ہو سر کُنجِ حسد کا تعویذ
پا تا کس طرح سے بخشش کی سند کا تعویذ

اسم احمد ہے دلا کفری رک کا تعویذ
نقشِ دل عشقِ محمدیہ سند کا تعویذ
رایگان بن نہ بی بسب گئی آخر کار
خاتم مہرِ سیماں کو بھی تسخیر کرے
جیتے ہی نقش ہے کلمہ طیب دل پر
جہل بیکار نے بوجہل کو بیکار رکھا



ہے کلیدِ در ہر کارِ اہم اسے لے مل
حرزِ جان کیجئے اسمائے احد کا تعویذ

روایت ال رائے مہملہ

پھر جہن سانی کروں بیتِ رسولِ مہر پر

مثلِ گردون ہوں مٹوں پہلے بیتِ اندر پر

<p>منکشف حال دل میرا مرے اللہ پر سنگون میں شمشکِ معنیر جسکی گردِ راہ پر نقش بخاؤں در بیتِ رسول اللہ پر کاش بازو میں لگاؤے گھرے اللہ پر بوجہ ہے ترکِ ادب رکھنا کلام اللہ پر بہل گیا رستہ ہدایت کا ہر اک گمراہ پر آئینکا پھل کب الہی میری شلخِ آہ پر شمعہ انور ہے روشن گویا بیت اللہ پر چاند تارا ہو نمایان حسنِ مہر و ماہ پر جان سے جلتے تہین ملائیک میری نالہ و آہ پر ہوں مجلا حن جون لوحِ کلام اللہ پر بچھول جہڑے تہین لبِ جہل سے بسم اللہ پر</p>	<p>ہوں تصدق جبقہ راسِ شاہ عاجیہ پر ہے معطر اسکی بوئے عشق سے اپنا دماغ گرنک پہونچائے تیرے تہین برائیں مراد دم کے دم میں انکے پہونچوں منزلِ مقصود ہاتھ اٹھا سینہ سے ہر دروہی دلِ مطہر خوش نصیبی اسکو کہتے تہین ہوئے بیوث آپ لختِ دل شلخِ خمرہ پر شل گل آنے لگے اُس جہین پاک سے یوں جلوہ گر ہے نورِ صفا گرفزاے عرقِ روپاک دکھائیں حضور آہ و نالہ سے ہے میرے آسمانوں پر خوش یوں جلی حرفوں میں ہے نام نہی دل پر رقم عشق احمد کا تصدق ہر دم نعتِ نبی</p>
--	--

	<p>رکھ نظر اللہ پر سب سے پہلے نہ ہو خاطر ملول کارِ مشکل سہل ہوں سب تیرے خاطر خواہ پر</p>	
--	--	--

<p>کیون نہ چھکوں صفِ وصات میں گویا ہو کر کیون نہ بیٹھوں تیرے رستہ میں نہ لجا ہو کر اڑ چلوں میں بھی ترے ساتھ میں تیا ہو کر</p>	<p>عذلیبِ چمنِ مدحتِ مولا ہو کر میرے یوسف میں ترا عاشقِ شیدا ہو کر چل نسیمِ سحری جانبِ لطیفی چل بھی</p>
---	---

اے صبا جون خن خاشاک ٹھکانا کیا ہے
 زاہد و جستجوئے کوثر و نسیم عبت
 جز ترے ختم رسل چشم زدن میں یوں نکون
 کب تلک یرفاک تیغ تبسم کا شہید
 اُمّی اُمّی محشر میں پکارینگے جب آپ
 یہ وہ اسرار نہیں جسکی تلافی ممکن
 کم نصیبی کوئی اس سے بھی زیادہ ہوگی
 آپکی شان کی شہرت ہی کہے دیتی ہے
 خود کہینگے مجھے ملاح پیر سے نکیر
 پڑ پڑ گئیں کہیں اُس راہ میں تنہا ہو کر
 مست صہبائے دلائے شہ والا ہو کر
 آگیا فرش پہ پھر عرش مستلا ہو کر
 ترپے یوں صورت لبمل ترا شیدا ہو کر
 پائے اقدس کو چمٹ جاؤ نگہ سار ہو کر
 سر سے جاتا ہو کوئی زلف کا سودا ہو کر
 دُور خدمت سے خادم مولا ہو کر
 وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا خلاصہ ہو کر
 جب پڑہوں نعت نبی قبر میں بیٹھا ہو کر

ہند میں شاہ عرب یوں رہے سبکدیل
 حادہم بارگاہ حضرت والا ہو کر
 ردیف الزماں مجھ کو
 ہند میں شاہ عرب یوں رہے سبکدیل
 حادہم بارگاہ حضرت والا ہو کر

زندگی خاک بسبر کی تیرا فلاک ہنوز
 پیر تے ہیں بے سرو سامان تیرا فلاک ہنوز
 پردہ چشم تیرا نہ اٹھا جیت صحت
 ہم بھی سودا یہ محبوب خدا کہلاتے
 دور گردون نے کہا جون خن خاشاک ہنوز
 ہم گوئے کی طرح سر پہ لے خاک ہنوز
 روضہ پاک ندیکھا شہ لولاک ہنوز
 دست وحشت نے گریبان نکھیا چاک ہنوز

ہجر احمین جسے بھی توجھے خاک ہنوز
ایسا دیکھا ہے کہیں قس چلاک ہنوز
کیوں جنوں کیوں نہ گریبان کیا چاک ہنوز
تیرا عاشق تیرا سہل ہے جگر چاک ہنوز
میں تو حاضر ہوں تو حاضر نہیں سفاک ہنوز
آئی ہو کسکے لئے خلد سے پوشاک ہنوز
کشتہ غم ہی رہا یہ دل غمنگ ہنوز

خضر کو راہ نہ ملی پی لیا گو آب حیات
طرقتہ العین میں سدرہ بھی آگے نہ بچا
فرقتِ شربِ بطمی ہے گوارا کو
کہہ دے اُس فخر میاں سے یہ لبتہ کوئی
گر کے مقتل میں دم قتل کہا شہ نہ کہ آ
زیب تن کسے کی سبطین پیہر کے ہوا
واسے ناکامی کہ دیدار سے ناکام کہا

ہو کے پتھر شہنشاہِ عربِ یاسل زار
خوب بے بخت رہا تہ فترک ہنوز

روایت السین معجزہ

جامِ وصلت نہ ہوا اے میرے افسوس
میرے آقا میرے مولا میرے سرور افسوس
ما تہ حسرت دیدار ہے سر پر افسوس
میری قسمت کا لکھا میرا مقدر افسوس
میں ہا حلقہ زوار سے باہر افسوس
دستِ افسوس کو اتا ہے جگر پر افسوس

راہِ گمان عمر ہوئی ساقی کوثر افسوس
آجکا ہو کے رہوں ہندین پابند خیال
مرگ پر اپنے نہ آئے مجھ کو ناکیوں کو
قاصدِ اشک بھی پہنچے نہ درِ قصد تک
قافلے پہنچ چکے روضہ اقدس کے حضور
دونوں باتوں سے جو ملتا ہوں کلیجہ اپنا

وچکے سیرمے وصل سے قسمت والے
ترتیب پہاڑی راہ بسمل، احتقر افسوس

اوماک ہر شکست تر فریاد رس فریاد رس
 اوصدا شاخ و ثمر فریاد رس فریاد رس
 ورتو جاؤں کہ ہر فریاد رس فریاد رس
 ہر ہمت تیرا اثر فریاد رس فریاد رس
 سب میں تو ہی ہے جلوہ گر فریاد رس فریاد رس
 لبتد کر تجھ پر فریاد رس فریاد رس
 گریان ہوں مثل اریزہ فریاد رس فریاد رس
 حیران ہوں کہ ہر فریاد رس فریاد رس
 کس سے کہوں حال جگر فریاد رس فریاد رس
 مشکوڑ ہوں شام و صبح فریاد رس فریاد رس
 سب میں ترسو ہوں مگر فریاد رس فریاد رس
 اجلے میری خبر فریاد رس فریاد رس
 مجھ کو پھر امت نہ بد فریاد رس فریاد رس
 ہو سیر رستہ پر گزر فریاد رس فریاد رس
 کشتی پر اب میری دیر فریاد رس فریاد رس

ہنوز
ہنوز
ہنوز
ہنوز
ہنوز
ہنوز

U
U
U
U
U
U

دل کی جو کچھ آرزو روشن ہے تجھ پر ہو
اے سرو عالی قدر فریاد رس فریاد رس

سمل خجیف نستہ جان یزادشاہ دو جہان
درستے ترے جائے کدھر فریاد رس فریاد رس

روایات شین معجزہ

واعظ سنانہ دوزخ عورت فزا کا جوش
محشر میں آپ صفت شفا ہوں جس گہری
اک ضربتے گرا دیا کوہ گران کو خاص
امت کو دیکھتے تھے کبھی نانا جان کو
اک محشر اور بر محشر ہوا آشکار
مجھ نہ تو ان کو سیل الم سے بچاؤ
کیا جانے کیا ہوا دل مضطرب کا اضطراب
پہنچی نہ میری خاک میں حیف حیف
جوش جزا میں مجز تر فریاد رس ہو کون
تہراے یائے شمشیر بھی چلے دم غبور

دل میں ہے عشق الفت خیر الورا کا جوش
اُس وقت کچھ لینا حبیب خدا کا جوش
مشہور عام ہے شہ خیر کشت کا جوش
تقسیم ہی رہا شہ کربو بلا کا جوش
بنت نبی کو آئیگا جب خونہا کا جوش
مشہور ہے حضور کے لطف عطا کا جوش
کیون نارسا رامی آہ رسا کا جوش
گرد و غبار ہی رہا باد صبا کا جوش
کو جوش ن ہو مدعی و مدعا کا جوش
جینک رہبری کرے اُس ہنما کا جوش

فرش زمین سے سمل خستہ کو بے مکان
عرش علا پہ لے اُڑ اصل عالی کا جوش

روایات الصادق علیہ السلام

دلیوں تو بہن سارے انبیاء خاص
جسے ہے عشق محبوب خدا خاص
مری آنکھیں ہوں روشن مثل خورشید
جو میرا محمد مصطفیٰ ہیں
الہی کب برائے گی تمنا
تپ سوزِ درون نے چھونک ڈالا
خیال حبش مژگان ہے ہر دم
کھلے اسپر نہ کیوں علم لڈتی
خدا سے بخشو الینا خدا را
گنہگار ان اُمت کا و سید
ہوا وہ داخل جنت سند ہے
کہوں گا عام جلسہ میں خدا سے
بجھائے آتش دل کو خدا ایا
وہ یوم وصل جانان ہے واعظ

مگر خاصوں میں ہیں خیر اور خاص
وہی بندوں میں ہے بندہ و لا خاص
نظر آئے جو وہ نور خدا خاص
مدینہ خاص ہے اُن کی دوا خاص
کب حاصل ہوگا اپنا مدعا خاص
کلیجہ جلکے خاکِ تر ہو خاص
مُشتبک ہے شہا سینہ مرا خاص
دلستان جس کا ہو عرشِ علا خاص
زبان پر آپ کی ہے فیصلہ خاص
ہے ختم المرسلین خیر اور خاص
کہ جسے آپ کا کلمہ پڑھا خاص
محمد ہے ہمارا پیشوا خاص
عنایت ہوں مہِ رحمت کی گاہ خاص
جسے کہتے ہو تم روزِ جزا خاص

بلاور و صفہ اقدس پہ مولا

یہی سہل کی ہے اب التجا خاص

روایف الضاد و معجزہ

روشن ہے مثل ماہِ جیب کا فیض
زرِ ریز ہے حضور کے لطفِ عطا کا فیض
ہوتا نہ دریاں اگر اُس دربار کا فیض
پھیلا ہے شہتِ مینِ نبی اللہ کا فیض
فخرِ عوام ہے در شاہِ ولا کا فیض
حایل نہ ہوتا اگر یہ رسولِ خدا کا فیض
اُس وقت دیکھ لینا شفیع اللہ کا فیض
اللہ سے بزمِ مولدِ خیر اللہ کا فیض

فیض ازل ہے حضرت خیر اللہ کا فیض
دنیا کا طشتِ دین کی دولت سے پر کیا
آتا عدم سے کوئی نہ ہرگز جو دین
جاری ہے چشمہ کلمہ طیب کا ہر طرف
انسان کیا فرستے بھی ہو ہیں مستفیض
قابلِ کرمیت کا نہ ہوتا کوئی بشر
جب خفتہ گارِ جشترِ اہلینِ فرشِ خواب ہے
انسان بھی زمرہ ملکوتی ہیں ان شمار

سہل ترا کلام بھی کیا خوش کلام ہے
تحقیق ہے حضور کے وصفِ ثنا کا فیض

روایف الطائے مہملہ

شغل اپنا ہے تلاوتِ قرآنِ غمِ غلط
کس نے ہو گا ایشہ ویشانِ غمِ غلط

یا دُرخِ نبی ہے ہر آنِ غمِ غلط
کب کی وہ ساعتِ خوشِ کامِ نیکوال

گلگون ہے داغ ہجرتی سے دل و جگر
 آجائیں گروہ خلوت دل میں واری
 بہر دم نہ غمگسار نہ مونس نہ دل نواز
 میں اُس سیم گلشن خوبی پر ہون شار
 جنت کہوں بہشت یا باغ ارم کہوں
 تسخیر کر شہا مجھے سحر حلال سے
 قطرہ جو ٹپکے فرقت احمدین آنکھ سے
 لکھتا ہوں صفت مولیٰ سلطان دین شاہ
 کافی ہے اپنے پاس یہ سامان غم غلط
 بنجائے پھر تو کلبہ احزان غم غلط
 پھر کیسے کس طرح سے ہو ایجان غم غلط
 فرمایا جسکو آپ نے ریحان غم غلط
 از بس ہے روضہ روضہ رضوان غم غلط
 ہوتا نہیں ہے اب کسی عنوان غم غلط
 بیشک بنے وہ تو و مرجان غم غلط
 ہو کیون نہ یک قلم مراد یوان غم غلط

کرتے ہیں بزم حمد و ثنائیں بہ شوق و ذوق
 بسمل ترے سخن سے سُخندان غم غلط

رَوِیْفُ الظَّالِمِ مَجْرَمُ

طرب افزا ہو تو صیف بخیر الدجی واعظ
 سراپا نور اور پھر نور کے سانچے میں ڈھلا دی
 خیال کربت و وزخ تفکر عیش جنت ہے
 تصدیق اُس لب مجرّم پر جسے دم بہرین
 احاطہ آپکے اخلاق وافر کا نہیں ممکن
 تر تم خیر ہے ذکر محمد مصطفیٰ واعظ
 وہ اک آئینہ حیرت، جسم دلربا واعظ
 میں ہوں محو تماشا جمال مصطفیٰ واعظ
 لاکھ انگشت سے مہتاب و لکڑے کیا واعظ
 حدود اربعے کو اطراف میں چاٹ کر کیا واعظ

عدم سے کوئی بھی اگر نہ بہتر تانم ہستی میں
عیان ہے شاہد و مشہود ہا ہم و نون کتابین
سر اباد رہو ان تپہ یہ دہانی ہے
نبی کے کہنہ و الوان میں کن کچھ ایسا ویسا ہوا
ہمیں اس کا وسیلہ ہے حبیب حق صفت کی
ہو اکثر بے لطیفی از جسد میں ثبات کی
کہیں تلخی محشر بھی بہن قند مکر ہو

نہ ہوتا اگرچہ جاہل عشق محبوب خدا و اعظ
خدا کا کہ کوئی ثانی نہ ہمار آپ کا و اعظ
کستا بہ جگر میں خا عشق مصطفیٰ و اعظ
علامہ ان پیغمبروں مجھے سمجھا گیا و اعظ
شفیع عاصیان خیر الورا صبا و اعظ
خوش آگئی اُسے ہرگز نہ جنت کی ہوا و اعظ
دو بار پھر تو الطاف محمد کو سنا و اعظ

اُسی زلف معنی کا دل میل میں سودا ہے

کہ جسکی وصف میں اللیل ہے جلوہ نما و اعظ

روایت العین مہملہ

شفیع الورا ہے ہمار شفیع
حبیب خدا ہے ہمار شفیع
سراسے علائک ہے روشن بیان
ما راج مراتب میں بعد از خدا
وہ ہے شمعہ اوج وحدت کا نور
لقد جاءکم حبیب کا شان و دل

ولی الولا ہے ہمار شفیع
شہد دوسرا ہے ہمار شفیع
وہ بدر الدجی ہے ہمار شفیع
علی العلاء ہے ہمار شفیع
ضیاء خدا ہے ہمار شفیع
وہ صاحب ہے ہمار شفیع

ہمیں ظلمتِ میل سے لغزش کیا ہو
جو معراجِ شب گیا عرش پر
لیا جسکو آتشِ رحمت نے مقام
نہ ہو کفرِ مخفی پہ کیوں ہکو ناز
ہوا جگہ کا ثانی نہ ہو گا کوئی
ہے اب تک دیکھو فیضِ وا

سراجِ ہدا ہے ہمارا شفیع
وہ صد اعلیٰ ہے ہمارا شفیع
وہ ر عز وئی ہے ہمارا شفیع
یہ مضمون گھلا ہے ہمارا شفیع
وہ ذاتِ خدا ہے ہمارا شفیع
کہ تم گناہ ہے ہمارا شفیع

عذابِ قیامت سے بیکل ہراس
ہمیں منکر کیا ہے ہمارا شفیع

رویت الغین معجزہ

یسا تک فراقِ سید عالم میں کھائے داغ
تسکینِ غمِ حضور میں کس کو دیجئے
اے چشمِ سیلِ اشک سے دلو بچاؤ
داغِ متاعِ عشقِ نبی سے ہر دل غنی
چمکنے کے جونِ ثوابِ ستارہ حشر میں
کیونکر نہ چشمِ شوق سے فٹائے لاز ہو
پہونچا رسولِ پاکِ خدمتِ میں مثلِ برق

سینہ میں کوئی جانہیں خالی سوائے داغ
جانِ مبتلائے غم ہی جگرِ مبتلائے داغ
اے گریہ دیکھنا کہہ ہیں یہ بجا داغ
ایفقہ کچھ طلب نہیں دلو سوائے داغ
روشن ہے ہم یہ خوب جو بھگائے داغ
لالہ کی شکل کوئی کہا تک چھپائے داغ
مہرِ خدا ہو تو ہی دلا رہنمائے داغ

بسمِ زبانِ مردِ چرخانِ بیانی
پہلویں چاغم ہے نہ سینہ میں چاگِ داغ

روایاتِ الفا کے مجموعہ

خدا سے پوچھے اُس فی وقار کی تعریف
سنائی یار نے کس درجہ یار کی تعریف
ہو اے شوق ہی اُس شہسوار کی تعریف
ہو فخرِ عام شہِ فتح ر کی تعریف
نبی کا وصف ہے پروردگار کی تعریف
کلامِ پاک میں جن نے بچا کر کی تعریف
کرشمہ ساز ہے بیل و تہار کی تعریف
بہارِ خلد کی سپہ نثار کی تعریف
علی سے پوچھے کوئی ذوالفقار کی تعریف
جو لوگ کرتے ہیں مُشکِ ستار کی تعریف

حبیبِ پاک شہِ نامہ ار کی تعریف
نظر سے اہل نظر و کیمین معنی اولاک
زمین سے عرش پہ اور عرش سے جہانم پاک
کلیدِ قفلِ اہم ہے یہ رُفِ خاصِ الخاص
بہ شوق صرف صفت کیوں نہوں عباد اللہ
وہ نورِ شمع ہدایت ہے از ہم موجودات
ہے زلفِ سورہ و اللیل و الضحیٰ عارض
وہ روضہ روضہ اقدس عاشقانِ رسول
ہزاروں شقیہ اعدا دین کئے تہ تیغ
نبی کی زلفِ معنبر کے روبرو ہے خطا

صنوبرِ دل سے ہو مصروفِ حمد کے بسمِ
بشر پہ فرض ہے پروردگار کی تعریف

رویف القاف معجزہ

بچپن کر رہا ہے طبیعت غم فراق
 گہریاس گہر ہر اس گہے نالہ گہ فغان
 کی کیا اٹھار رہا ہے قیامت غم فراق
 ایجنڈ ہو تو ہی دل بسمل کا چارہ جو
 کبتک رہے یہ زیر طبیعت غم فراق
 از بس خدنگ عشق نبی ہے مذاق تر
 پیوست ہو جا کر میں یہ لذت غم فراق

یارب کب ہو گا بسمل جانناز کا سیاب
 کس روز پایگا یہ ہر سمت غم فراق

رویف الکاف مہملہ

وہ نقاب رخ پر نور اٹھائیں کبتک
 منتظر ہوں در اقدس پہ بلائیں کبتک
 لب پہ ٹھہرا تو لیا جانِ حزمین کو لیکن
 شہرہ آفاق ہوا چاہہ کامیری چہچہ
 عشق احمدین خداوند احمد صورتِ قیس
 پھونک ڈالا تپ ہجران تہہ چرخ کہن
 طور پر حضرت موسیٰ کو غش آیا جس سے
 دیکھے جلوہ دیدار دکھائیں کبتک
 قمر باذنی کی صدا حکوٹنائیں کبتک
 وہ عیادت کو مگر دیکھے آئیں کبتک
 مثل منصور انا الحق کو چہپائیں کبتک
 دہجیان حبیب گریبان کی گڑائیں کبتک
 ابر رحمت میری آتش کو بجھائیں کبتک
 اُس تجلی کی چمک بھوک دکھائیں کبتک

کام بن بن کے بگڑے تہیں مقد رکا لکھا
ایسے بگڑے ہوئے تھے کہ بنائیں کیتیک

ہر زمان سورہ یسین ہے سبق اس کی ہر
دیکھیں تفسیر منزل کو دکھائیں کیتیک
روایت اللام مہملہ

نام خدا ہے آپ کا فرمان یا رسول
کیونکر نہ سجدہ کہہ ہو وہ ایوان یا رسول
آگے حضور کے مہ کنعان یا رسول
کس منہ سے وصف لکھے بندہ خدا گواہ
ہو جائے کہ حضور ہی عنایت حضور سے
ادنی ہی تیری خاک نشینی کے روبرو
وہ جلوہ جمال وہ نور ضیائے حق
فکرِ محاسنیت ہوا اسکو انقباض
جب مہرِ حشر بر محشر ہو آشکار
دکھلا دو اک نظر اگر اپنا جمال پاک
لکھتا ہوں بصفِ مظہرِ خلاقِ دہر کا
نکمر کے سر کو جان و ن چو کہت پہ آپ کی
صدقے تمہارے نام کے قربان یا رسول
روح الامین جسکا ہو دربان یا رسول
گو یا ہے ایک ذرہ بیجان یا رسول
نازل ہے شانِ پاک میں قمران یا رسول
دشنو اریان ہوں رب مری آسان یا رسول
گو ہاتھ آئے تختِ سلیمان یا رسول
یثیاب کیون نہ ہو مہ تابان یا رسول
جو ہو چکا حضور کا خواہان یا رسول
سر پہ جو میرے آپکا دامان یا رسول
ہو جائے پھر تو حشر کا سالن یا رسول
رنگین کیون نہ ہو مرا دیوان یا رسول
دل میں ہی ہے حسرتِ ازلان یا رسول

پسل کو شل ہائی ہے آبِ ہجرین

پڑتی نہیں ہے کل کسی عثمان یا رسول

ہو گیا قُربِ خدا اُسکو میسر ایدل
وقت کا اپنے ہونِ جمشید و سکتہ رایدل
میم احمد کا مُعا ہے سراسر ایدل
نور سے جسکے ہوا مہر منور ایدل
نور سے آپکے روشن ہوا گہر گہر ایدل
ہند سے اُڑ بھی چلو صورتِ مہر ایدل
باتِ بجا ہے جو اُس در پہ ہو بستر ایدل
باختہ میں جسکے ہو دایاں پیسر ایدل
مہر ہے ماہ کے سیدہ میں برا برا ایدل
کوئی دارا ہو کوئی حجم کوئی اکبر ایدل
ہو چکا ختمِ نبوت کا نبی پر ایدل
ناز ہے ہمکو شفاعت پہ برابر ایدل

جو ہوا صرفِ ثنا خوانِ پیسر ایدل
عشقِ احمد کی بدولت ہون تو گہر ایدل
رُخِ لولاک لَمَّا کوئی سمجھہ سکتا ہے
جان ہے اُس چاند سے گہری پُشاں چلو
ظلمتِ کفر سے معمور تھا ہر شہر و دیار
تا کجا وادیِ وحشت میں ہر پُشاں غبار
بیٹھ کر پھر نہ اُٹھے صورتِ سیما بقیہ
کب وہ ہو فتنہ محشر سے پُشاں خاطر
راجِ الوقت ہے سلطانِ عرب کا سکہ
جس طرف وہ نظرِ لطیفِ کرم فرما ہو
یَوْمَ اَمْلَکْتَ لَکُمُ دَیْنِکُمْ وَ اَنْمَکْتَ عَلَیْکَ
شافعِ حشر کی اُمت ہون سمجھتا کیا ہے

روزِ پسل کے پہنچے ہیں اُن پیغامِ سلام
شل اور ادِ شحیت ہے برابر ایدل

روایت اسم مہملہ

وہ ہے راحتِ جان مسیح زمانِ مین ہوں جس پہ نثارِ خدا کی قسم
 اُسی برقِ تجلی کا دل مین ہے غم اُسی جلوہ برقِ ادا کی قسم
 ترخِ پاک ہے جلوہ ذاتِ خدا ترخِ مصحفِ ذاتِ خدا کی قسم
 لبِ شیرینِ نغمہ دہن کو زندہ کیا لبِ چشمہ آبِ بقا کی قسم
 ترے حسن کا شہرہ ہے شاہِ زمیں ترے سکھ مہر و وفا کی قسم
 تری سرملین اکھین وہ سادہ چلن گلِ نرس شرم و حیا کی قسم
 ہے جمالِ حضور کی دلو طلب ہو حضوری حضور تو کیا ہے عجب
 ہوں غلامِ قدیمِ خدیو عرب مجھے آپ کے شوقِ بقا کی قسم
 ترے آنیے سب یہ ظہور ہوا جو تلاطمِ کفر تھا دور ہوا
 روانِ ہستی سے فسق و فجور ہوا ترخِ جلوہ ذاتِ خدا کی قسم
 ہوا کہ کوینِ منصبِ قربِ شایسا جو آپ پر فضل ہوا
 وہ بُراق وہ عشوہ وہ ناز و ادا ترے عشوہ ناز و ادا کی قسم
 درِ پاک پہ کاشِ جین کو رکھوں لبِ شوقِ محالِ دلِ عرض کون
 مجھے شوقِ تجلی ہے حد سے فزون گلِ عارضِ جلوہ نما کی قسم
 مے دل مین ہے سوزِ دردِ نہان مے لب پہ نالہ واہ و فغان

ہوا تا نفس مجھے نشتر جان ترے عشق کے تیرا داکہ قسم



خبر اس کی لین جب کہ حضور کہیں اسے درو جہا کی تائیں
لب نہ ہے یہ سبیل خستہ ترین ترے شیوہ جو دو سخا کی قسم

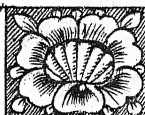


شوق سے ہوتے ہیں حاضر سر کب لجاہیں ہم
دہیان میں ملک سلیمان نہیں لگتے ہیں ہم
دو لون بانوں سے پیکر کرد کو بوجاہیں ہم
غنجہ سان اب ہندیں نہ کہ مر جہاہیں ہم
اگر سچا زمان اب جان جاتے ہیں ہم
آتش و فزع سے مثل مید تھرا ہے ہیں ہم
صورت نقش قدہ میں بجے مٹ جہاہیں ہم
پھول کو جامہ باہر اپنے ہو جاتے ہیں ہم
اب ہی مستی و اپنی سخت شراباہیں ہم
اگر شہیانی کئی اپنے سے گہراہیں ہم

بزم میلاد ہی جس جاہیں سپاہیں ہم
ناز ہی اس کی دیوڑھ گری پر ہنشین
نام سننے ہی جناب سید لولاک کا
اسے ہم لطف حضرت لیلا اب سوکھ
لے خبر اپنی حریف عشق کی بھر حنرا
شعلہ سان لوزان چول سن کے احوال سفر
شوق پاہوی لڑ پیکر کر کھٹکتی ہیں
اس نسیم صبح محشر کا جاتا ہے خیال
جاہیں کس جانب در دولت اٹھکریاہیں
کونسی کتوت پر ہو دعویٰ پائے نجات



لگ ہی ہو لو خدا سے جہاں دکھلائے عرب
اب تو بے مل ہند کے رہے گہراہیں ہم

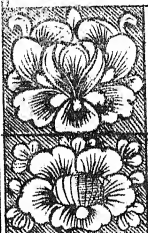


وے خسرو ہر انس و جان شاق دیدار توام
اگر فخر فخر مرسلان مشتاق دیدار توام

اگر سرور کون مسکن شاق دیدار توام
اگر نور خلاق جہاں مشتاق دیدار توام

دی رہنما گمراہان مشتاق دیدار توام
 وکیل باغ جنان مشتاق دیدار توام
 ایوہ ایجا جہان مشتاق دیدار توام
 اندکی جوہر زبان مشتاق دیدار توام
 پیغمبر آخر زمان مشتاق دیدار توام
 ممدوح خلاق جہان مشتاق دیدار توام
 ایدلر باہر دلبران مشتاق دیدار توام
 مسند نشین لاسکان مشتاق دیدار توام
 ای شمع بزم کفن مشتاق دیدار توام
 مصباح بزم سالکان مشتاق دیدار توام

ایسٹیک بے کسان مشتاق دیدار توام
 ای غنایہ فشان مشتاق دیدار توام
 ای باغ خلق خدا و سوجب ارض سما
 توشاہ والاشنان ہے اُترا تجھے قرآن ہے
 مشتاق دیدار توام اے سید و الاحشم
 مداح کی طاقت نبی لکھے حرمت مدد ذری
 مہر عرب ماہ عجم ای صاحب جو دو کرم
 شمس الضحیٰ بدر الدجی صدر اُتور الہدایہ
 ای نور حق جل و علا و مظهر ذات خدا
 ای رحمۃ للعالمین آرام جان عاشقین



عرصہ سے باآہ و فغان گمراہی کل نیم جان
 ایچارہ بیچارگان مشتاق دیدار توام



ردیف النون معجزہ



چین لینہ نینہ دیتا دل رنجو رہمین
 دور نظرون سے نہ کہ جان و رہمین
 اب تو بس حیرن کہا نا پڑا سینہ رہمین



سرور اب تو دکھا دو رخ پر نور رہمین
 پاس بلو الو خدا را یہ ہے منظور رہمین
 روکتا آہ سے ہے نالہ پر شور رہمین

وصل گروے کے آنے پہ سو قوت آئے
 ربّ ارنی تو کہا حضرت معی نے مگر
 چارہ گر و یکھ میں داغ جگر عشق نبی
 طرہ تاج شفاعت سراغ از اس
 کس کی مرثگان کا تصور ہے الہی ہرم
 رنج و راحت میں گئے اور بڑے کاش قدم
 رمز عشاق کو عاشق ہی سمجھ لیتے ہیں
 ہوش باہر بھک کر شب بوجہ رہیں
 یہ نہ سمجھے کہ تجلی کا ہے ہفت دور ہیں
 صورت جو باہکین بچا ہے منصور ہیں
 تیری رحمت سے ملے منزل فقور ہیں
 ہو گیا خانہ دل حسانہ زنبور ہیں
 رکھ کر خدا اپنے ہر اک امر پامور ہیں
 کوئی تبریز کہے ہے کوئی منصور ہیں

بسم اللہ الحمد شاد خوان بنی بسل زار
 لوگ اس نام سے کرتے تو ہیں شہور ہیں

نبی کی فرقت میں لبّ جان ہے الہی کیسے عذاب میں ہوں
 نہ صبر نہ کو نہ تاب جان کو طرح طرح کے عذاب میں ہوں
 پک جھپکتی نہ ایک پل ہے نہ در و نہ حیران سے دل کو کل ہے
 دکھائی آنکھیں مجھے اہل ہے خیال میں ہوں خواب میں ہوں
 میں سر جھکے بوجہ ہوں بیٹھا کوئی حالت کو میری سمجھا
 اسے ہنشین ہے یہ خوف کی جا کہ وقف بحر مراب میں ہوں
 اڑا کے چل نبی کے در پر نہ جھونکے اتار دے با دھر صر
 خواب ٹی نہیری تو کر میں عشق عالی جناب میں ہوں

مین ہول محشر سے ڈر رہا ہوں مین پہلے مریے مر رہا ہوں
 خیال عصیان پر کر رہا ہوں مین فکر و حساب مین ہوں
 نہ صبح عشرت نہ شام غربت نہ چین مین کو نہ شب راحت
 ہر یاد قامت مین اک قیامت عجیب نگ عذاب مین ہوں
 ابی بسل کی ہے نیریت کہ جب راکب براق قدرت
 ہو گرم جولان پے شفاعت مین اُسکے پائے کا بت مین ہوں

جو مر سٹ ہی ہجر شرہ دین پناہ مین	بو ذنب و دیج ہے اُس کی نگاہ مین
یار ب یہ گم ہوا ہوں مین اشار راہ مین	نالہ مین ہے اثر نہ فغان مین نہ آہ مین
حسن الہ ہے حسن رسول الہ مین	یوسف مین ہو جو سن خوشید و ماہ مین
جلوائے طور سکی ہے طرز نگاہ مین	کب ہو گی وہ قلابی ہوا مجھے نصیب
لیکن پھنسا ہوا دل اسی زلف سیاہ مین	گوشتانہ و ارینہ شگافی ہے رات مین
ذلت نہیں وہ یوسف مصری کی چاہ مین	جو شربتصال محمد مین لطف ہے
نزوت تھی یہ حضور کی فیض نگاہ مین	دیکھا جسے نگاہ کرم سے ہوا غنی
نقشہ جو دیکھتے مین یہ ہم مہر و ماہ مین	ذریعے مین اُسکے پر تو اقدس کھسمانے
اسی طرح عرصہ اسید گاہ مین	بخشنا یکنے خدا سے حبیب خدا ضرور
مثل نظر عزیز ہوں سب کی نگاہ مین	اوصافِ صفی کی بدو ہے یہ فروغ
باقی ہوں اک مین آل رسالت پناہ مین	بوئے سین یوں صفی اعداسے کو قہو

تسیرِ ظلم اور یہ ستم اور یہ سختیان
کس منہ سے پیش ساقی کو تر کہو گے تم
جب داد ہو یہ داد اور محشر کے سامنے

پیا سا کر و شہید مجھے رزم گاہ میں
شالہ میں تم بھی اشدھان لا الہ میں
رعشہ ہو پائے تختِ جناب الہ میں

بِسلِ خموش مہمِ شپیر میں ہنوز
کعبہ سیاہ پوش ہے سب کی نگاہ میں

بلا یا عرش پر دم میں بلانا اسکو کہتے ہیں
مٹے چون نقشِ پائین بن کے ہم یادِ مضمین
اٹھا کر قہرِ نوری دکھا کر جلوہِ طور ی
رہے محرومِ شہرِ بخشِ سعادتِ حر کو حاصل ہو
عیانِ محاسنِ بیگمہ نقابِ روزِ نگین سے

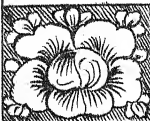
جتایا عشقِ محبوبی جتانا اسکو کہتے ہیں
مٹانا اسکو کہتے ہیں بنانا اسکو کہتے ہیں
بٹھایا دونوں عالم کو بٹھانا اسکو کہتے ہیں
گھٹانا اسکو کہتے ہیں بڑھانا اسکو کہتے ہیں
بھسانا اسکو کہتے ہیں رُلانا اسکو کہتے ہیں

رفیقِ ہمیشہ کھلا جنت کا درِ بسمل
بجایا نار و وزخ سے بچانا اسکو کہتے ہیں

جوشِ پر ہے شوقِ شربِ سیرِ بہتان اندون
پہلِ ایجنہِ محبتِ اب تو اسُں مبارک
روضہِ اطہر کہوں یا گنبدِ عرشِ مجید
گرمیِ عشقِ جہی نے پھونک ڈالا مثلِ گل
ہے متاعِ عشقِ احمد کی بدولت دل غنی

دلِ غنیمتِ لالہ کی صورتِ دل میں نہاں اندون
آستانِ بوسی کا ہر سید میں ارمان اندون
جنتِ الما کے کہوں یا باغِ رضوان اندون
دلِ غنیمت سے ہر دلِ سرو چراغان اندون
وصیانِ جہی نہیں مہرِ سلیمان اندون

سنگون بن نور حسد مصطفیٰ کے سامنے
ماؤ باں ان نون مہر درخشان ان دلون



اب دکھا دیجے خدا را جلوہ نور جمال
بسنل مخزون ہے کوئی دم کا ہمان ان نون



ندامت اگر دن چھکائے ہوئے ہیں
گرا بنا سر پٹھائے ہوئے ہیں
ہدایت بندوں کی آئے ہوئے ہیں
حضور ہی باعثِ رب ہوئے ہیں
محمدؐ مدد کو بھائے ہوئے ہیں
شہادت کا رتبہ وہ پائے ہوئے ہیں
جو احمدیہ ایمان لائے ہوئے ہیں
شفاعت کا پیر اٹھائے ہوئے ہیں
سیاہی کا وہ پہ لگائے ہوئے ہیں
کہ تہی کا نقشہ مٹائے ہوئے ہیں

ترے در پہ یا شاہ آئے ہوئے ہیں
ترے پاس فریاد لائے ہوئے ہیں
سند آپ قرآن لائے ہوئے ہیں
نہا تہ کوئی بیان کہ تم سے
زبان پر ہے ہر وقت ذکرِ محمدؐ
جو بن تیغ ابروئے حضرت کے بسمل
کیگا احد بنشائے سب کو ہم نے
ہے فرق محمدؐ بخشش کا سہرا
نظر اپنی کُن نہ سے پیش نظر ہوں
میں تر نقش پا پر بیان تک



محمدؐ ہی اپنا وسیلہ ہے بسمل
محمدؐ ہی سے لو لگائے ہوئے ہیں



لالہ کی لکوش سیدین گل کھائے ہوئے ہیں
جنت میں وہ لاریب جگہ پائے ہوئے ہیں

ہم بارغ جہان میں جو یوں مر جھلے ہوئے ہیں
استین محمدؐ کی جو کہلائے ہوئے ہیں

ہم زجرِ ستمِ بحرِ نری کھائے ہوئے ہیں
 جنت کی ہوا ایگی کب دھیان میں اُٹھے
 جس دن سے ہے اُس افسِ چلیپا کا تصور
 اسیر کی کچھال نہیں اُن کی نگاہ میں
 سٹ جائیگے جوں قدِ نقش و قدم پر
 ہم شیفۃِ قلوبی امستِ است بین
 شرم آتی جس منہ سے ہوں اُن کی استقبال
 ہم پر وہ اعمال سے شرمائے ہوئے ہیں

بسل ہے یہی التجا اُس شاہِ ولا سے
 بوا الویس اب بہت گھبرائے ہوئے ہیں

یتیمی اکرم بلائے کیوں نہیں
 جلوہ حق میں کھاتے کیوں نہیں
 پردہ دوری اُٹھاتے کیوں نہیں
 روئے اقدس کی دکھا کر آبِ تاب
 مر رہا ہوں حافظانِ ہنرشین
 زجر کرتا ہے فرشتہ موت کا
 خندہ پیشانی دکھا کر یا رسول
 حال ابتر ہے مرا فریاد ہے
 قیدِ حیران سے چھڑائے کیوں نہیں
 مجھ کو وارفتہ بنا لئے کیوں نہیں
 چین سے مجھ کو بٹھائے کیوں نہیں
 دل کی آتش کو بجھائے کیوں نہیں
 سورہ لبیب سنائے کیوں نہیں
 روئے اقدس دکھائے کیوں نہیں
 مجھ کو رویا میں ہنسائے کیوں نہیں
 میری گڑبڑ کو بنائے کیوں نہیں

طفل سان پہنوں پٹا تا جردل
 دورین سے دیکھتا نزدیک ہے
 ہے شفا ممکن مرصیان نبی
 دیکھا جن آنکھوں سے ہے اند کو
 سوئے شرب لیکے جاتے کیوں نہیں
 دورین مجھ کو دکھاتے کیوں نہیں
 تم ہوا قرآن کی کھاتے کیوں نہیں
 مجھ کو وہ آنکھیں دکھاتے کیوں نہیں

تم تو بسمل حافظِ شہر آن ہو
 والضحیٰ کو آزماتے کیوں نہیں

ضبطِ گریہ کی ہس کو تاب نہیں
 بے مزہ ہے گزک کباب نہیں
 نقد دل لے لیا حساب نہیں
 سامنے ہے نظر نہیں آتا
 شکوہ گردشِ فلک تاحق
 ایسا بے مثل لاجواب ہے وہ
 صدمہ ہجر سے خدا کی پناہ
 دامنِ جھنجھپ کر سمجھاڑیں
 گردشِ چشم یار سے افروں
 چشم بد دور اٹھ گیا پردہ
 کیسی بے آبروی ہے بسمل
 اپنے قابو میں اضطراب نہیں
 لطفِ کیفیتِ شراب نہیں
 ایسے خاموش بن جواب نہیں
 کوئی پردہ نہیں حجاب نہیں
 اُس کو کس وقت انقلاب نہیں
 جس کا ثانی نہیں جواب نہیں
 اس سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں
 ایسے بے صبر ہم جناب نہیں
 گردشِ چشم آفتاب نہیں
 اب تو حلال کوئی حجاب نہیں
 حیفِ نخر میں اُن کے آب نہیں

میں مڑتا ہوں شہِ ابرار تجھ بن
 مرا کوئی نہیں غنیمت سزا تجھ بن
 غزنی بجے عسکریاں ہوں خنجر
 بتنگ آیا جنوں کرش ہے یہاں تک
 تڑپتا ہوں بساں مرغِ بسل
 دمِ امداد ہے رشکِ مسیحا
 غمِ دوری سے مرزا ہے خنجر
 عیال و آل و طفل و قبیل
 ہے طغیانی پہ بحرِ جوشِ رقت
 ترا ہی آسرا ہے روزِ محشر
 کروں کیسے بن نہیں آتا کوئی کار
 خورشِ تقیدہ دل ہے آتشِ غم
 غم و بیتابی و حرمان و حسرت

مرا جیسا ہے اب دشوار تجھ بن
 سناؤں کس کو حالِ زار تجھ بن
 مرا ہو گا نہ بیٹا یا رتھ بن
 پھر اٹا ہے گولہ وار تجھ بن
 حبیبِ ایزدِ غفّار تجھ بن
 سسکتا ہے ترا یہاں تجھ بن
 یہ تیرا طالبِ دیدار تجھ بن
 یہ میں سب صورتِ اغیار تجھ بن
 بندہ ہے آئینوں کا تار تجھ بن
 وہاں ہو گا نہ کوئی یار تجھ بن
 مرا ہر کار ہے بے کار تجھ بن
 بشکلِ مرغِ آتشِ خوار تجھ بن
 یہ میں سب دپے آزار تجھ بن

پھر ہے در بدر شاہِ اکرم کر
 ترا بسل تندر وارتھ بن

ہوں غرقِ غمِ مینِ ابلِ شبابِ تجھ بن
 بے لطفِ جانِ جان ہے لطفِ شبابِ تجھ بن
 بیٹھائی جائے ہے دلِ نابلِ شبابِ تجھ بن
 بے کارِ زندگی ہے جینا خرابِ تجھ بن

سو زفراق ہے وہ سرگرم شعلہ باری
 ہے گاہ رنج اور غم گہیاں اور الم ہے
 فرقت نے تیری دل کو کس تشریف میں ڈالا
 یہاں اضطرابِ دل ہے وہاں پاسبانِ نخل ہے
 جل ٹھنکے ہو گیا ہے سینہ کباب تجھ میں
 دل پر گزر رہا ہے کیا کیا عذاب تجھ میں
 پھر تباہ ہے در بدر یہ تانہ خراب تجھ میں
 کیونکر دعائیں اپنی ہوں ستیاب تجھ میں

مخدوم ہر دو عالم ممکن نہیں جہان میں
 ہو کامیاب بس اسے تو ترابِ تجھ میں

نڈرا مجھے واعظِ احشر سے تو مجھے حشر کا خوف و خطری نہیں
 مرا حامی ہے وہاں یہ شفیع اُمم تجھے بے خبر اسکی خبر ہی نہیں
 ہوں مریض بہ عشقِ حبیب خدایا مجھے خواہش درمان نہیں ہے ذرا
 اے طیبِ عیش ہے یہ تیری دوا مجھے ہو گا وہ اکا انہی نہیں
 بے چشم سے جسکے نہ خون ہجر رہے ہجرتی سے نہ شوریدہ سر
 کہے لاکھ وہ مجھے ہوں خستہ ہجر میں کہوں گایستہ ہجر ہی نہیں
 دلائل تو کہنے کو مسکے یقین کہا بار بار نا اور کہوں گایو نہیں
 جسے حُبِ جنابِ رسول نہیں گو بشر ہو مگر وہ بشر ہی نہیں
 سنا ہے رگِ شریان سے قُرب مگر یہ جنتی کامیری یہ دیکھو اثر
 ہوا جسکے فراق میں تیرہ نظر مجھے ہائے وہ اتنا نظر ہی نہیں
 روانِ ہجرتی میں ہے آنکھ سے خون جو گزرتی ہے دل وہ کس سے کہوں

ہوا جائے ہے اپنا تو حال زبون دے ہائے کچھ دکنو خبر نہیں
 دلاسب فیضول ہے طول اہل کہیں جلد خدار ایہاں سے نکل
 ابھی باندھ کر تو مدینہ کو چل کوئی خوب ہے اس سفری نہیں
 لڑو غافلونیوی گھر پہ نہ بیان اسے چھوڑ کے چلنا ہر تلوہاں
 جسے کرتے ہیں ملک عدم کا بیان ہی گہری قدیم گہری نہیں
 مرا آقا ہے وہ شرعیٰ محمد جسے اہل عرب اور اہل عجم
 کہیں باعث خلق خدا کی قسم وہ تو نور خدا ہے بشری نہیں
 ہی یہ بے لیل زار رہیں الم ہو خدا را اب اس پنہ نگاہ کرم
 بجز آپ کے در کے اسے شاہ اُحم کہیں اور ہے اسکا مقبرہ نہیں

رحمت یزدان ہر نازل محفل میلادین باادب ہوتے ہیں داخل محفل میلادین آپ بھی ہوتے ہیں شامل محفل میلادین بے تکلف ہوتا ہوا محفل میلادین دھونڈتے اکثر ہیں عاقل محفل میلادین حق سے جو ہوتے ہیں سائل محفل میلادین جرم ہو جاتے ہیں ذلیل محفل میلادین اس سے ہرگز ہونہ غافل محفل میلادین	مومنو ہو جل شامل محفل میلادین آتے ہیں کرویاں عرشین کے جوق جوق عاشقانِ روئے احمد کو نودید ہے جلوہ نور جمالِ پاک خیر المرسلین عارف کامل کا اس محفل میں لگتا ہی سراغ گوہرِ آسید بھرتے ہیں وہ داماں دل پاک ہوتا ہے گنہگار سے ہر صغیر و سر کبیر نام سنتے ہی محمد کا پڑ ہو دل سے درود
--	--

حاضران مجلس مولدین از بس انتظار
آپ بھی کچھ پڑے بسمل محفل میلادین

جلوہ حق ہو گیا بسوہ تھا قذیل میں
نور کا قذیل تھا اور نور تھا قذیل میں
زینت قذیل جب داخل ہوا قذیل میں
نور محبوب خدا تھا یا خدا قذیل میں
دیکھتا تھا شان اپنی کبریا قذیل میں
نور احمد کو ادا حد نے جب رکھا قذیل میں
دیکھی جب نور محمد کی ضیا قذیل میں
رہائے راہ حق جب آگیا قذیل میں
پہونچا جب سیارہ قدرت تھا قذیل میں
تھا یہی باعث کشفی جسکی ضیا قذیل میں
لمعہ اسرار حق روشن ہوا قذیل میں
خود را بسون ملک پیش خدا قذیل میں

آیا جب نور محمد مصطفیٰ قذیل میں
کیون نہ ہوا سوقت نورانی ضیا قذیل میں
ہو گیا کچھ اور ہی عالم ضیائے نور کا
سر جھکانے کی سبے جادو مارینی جانین
داخل قذیل کر کے نور پاک مصطفیٰ
دہوم تھی صل علی کی عالم لاہوت میں
جھک گئی ہو کر ملک سیدت بیتہ بصفت
کھل گئے معنی ابدنا انوار المستقیم
چادر مہتاب اور کچھ گئی لاہوت میں
حق نے مسجد طایک کر دیا آدم کو کیون
کاشف اسرار معانی گوئی تھا بار بار
کیون نہ اس آئینہ حق پر کرین جان کو فدا

کلمہ طیب پھر اے بسمل بخت نور صاف
خامہ قدرت نے لکھا جا بجا قذیل میں



روایف الواو و حملہ

تمہیں نغمہ دو عالم ہو ضیائے چرخِ انصاف ہو	تمہیں مہرِ درخشاں ہو تہسینِ ہا سنو ہو
تمہیں اندازِ نردان ہو تہسینِ اسرارِ داو ہو	تمہیں مطلوبِ خالق ہو تہسینِ محبوبِ اکبر ہو
ظہورِ حق کی حجت ہو مقامِ ششکینِ آیین	سرِ اسرارِ نردان ہو مجسمِ نورِ داو ہو
رسالتِ ختم کی اللہ نے ختمِ رسل تمہیں	نشانِ قہرِ نبوت ہے تہسینِ سچے پیغمبر ہو
تمہارے وصفِ عالیٰ میں کلامِ اللہِ ناطق ہے	ہر اکِ عالیٰ سے عالیٰ ہو ہر اکِ بہتر سے بہتر ہو
تکینِ تہنیک بیکو نہ کر نہنگامِ قیامت میں	شفیعِ روزِ محشر ہو قسیمِ حوضِ کوثر ہو
سرِ پائیدہ عطارِ قدرت جسمِ موزوں ہے	نیکون پھر سرِ نگون خوشبو سے بو کر خود و غیر ہو
لگانا ساحلِ امید پر گردِ آبِ حسرت سے	تمہیں اے آشنا دریا وحدت کے شنوار ہو



دعا ہے یہی اے بسملِ خداوندِ عالم کر
ترقی پر سدِ عاشقِ نبی آلِ پیغمبر ہو

جلوہ سیدِ ابرار چلو دیکھیں تو	اشعہِ مطہرِ انوار چلو دیکھیں تو
قیہِ احمد خوار چلو دیکھیں تو	اپنی مسر کار کا دریا چلو دیکھیں تو
مجمعِ عاشقِ شہر چلو دیکھیں تو	طالعِ شربتِ دیدار چلو دیکھیں تو
شیرِ پاکِ مینِ جہنم ہو سکندِ اعلا	خاکِ ہوجتہِ دو ستار چلو دیکھیں تو
نخلہائے چستانِ ارم سے تہسین	شیرِ پاک کے اشجار چلو دیکھیں تو
دہومِ عمر شہین میں تھی اتا ہے وہ جہیل	حسبِ اللہ کا ہے پیار چلو دیکھیں تو
دیکھ کر شافعِ محشر کو کہیں گے عامی	آگیا اپنا مدگار چلو دیکھیں تو

ایک عرصہ سے ہر فرد کی قیامت قیام
اے گدایاں نبی محو تماشائے جمال
آج ہے دعوت دیدار چلو کہیں تو
وہ اٹھاپر دہ رخسار چلو کہیں تو

لطف تو جب ہے دم نزع یہ فرما بین حضور
بسمل زار ہے ہمار چلو دیکھیں تو
 

منیائے قلب ہم نام نبی ہر فرد انسان کو
شرف نبیوں میں جو کچھ آپ کو بخشا ہے خالق نے
بغض شریف لطیف شرف ہر نعل مسکون میں
یہ پہونچا کوئی تو بان جہاں تیری نہ اکت کو
خطا ہے دون اگر تشبیہ دندان مبارک سے
الہی بحر احمد میں نہ ضعیف و ناتوانی ہو
فراق سرور دین نے اڑایا سب کو نظروں سے
ولاسا ہمنشین کس کس دن ہجر ہمیر میں
کیا روشن ضیائے شمع اقدام حضرت نے
بے قابو ہوں یا حضرت نہیں پاتا ہوں قلوب میں
نصرا کو یہودی کو مجوسی کو مسلمان کو
نہ موسیٰ کو نہ عیسیٰ کو نہ داؤد و سلیمان کو
خشن کو حسین کو ماچین کو روم و خراسان کو
ادا کو ناز کو عشوہ کو انداز خسرا مان کو
گوہر کو لعل کو یاقوت کو میرے کو ہر جان کو
قلق کو فکر کو غم کو الم کو رنج و افغان کو
ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو سیرستان کو
فغان کو آہ کو زاری کو مینابی کو جرمان کو
فلک کو ماہ کو ماہی کو خور کو چرخ گردان کو
جلو کو سوز کو سینہ کو دل کو جسم کو جان کو

الہی بخش دے بسمل لبان مرغ بسمل ہے
نخطا کو جرم کو تقصیر کو عصیان کو نیان کو
 

مرامی شفیق روز محشر روز محشر ہو
مرے سر پر خداوند جہاں و دست پیر ہو

ہر انسان اوس در دولت کی برکت تو نگہو
 بلائیں گرد را قدس پہ بندہ کو تو بہتر ہو
 بلا شک رشک جنت مرقد مومن سرسبز ہو
 پٹھان نازیر سایہ سایہ ابر کرم مجھ کو
 بگوئے کی طرح سرکش ہوں چکرتین ہوں باز
 اٹھاؤں سر نہ سجدیے جین سائی میں پان
 اوڑاؤں دھیان مہرائے لطیفی میں گریبان کی
 غار بادہ عشق نبی واعظ دکھا دو نگا
 نہ ہو کیونکہ وہ بیڑا پار دیائے قیامت کے
 آہی کر کہ کم تر تہ ہوں پر تلج حضرت ہوں

گدہ بادشاہ ہوا بادشاہ ہو ہفت کشور ہو
 پھر اونکا در ہوا اور بندہ ہوا اور بندہ کا بستر ہو
 رسول اللہ حیدم جلوہ فرما جلوہ گستر ہو
 سوانیرہ پہ جب آکر کھڑا نور شید محشر ہو
 ہوائے شوق شرب میں مراد دل مثل صبر ہو
 وہ سنگ آستان قیمت سے گر مجھ کو تیر ہو
 جنون عشق محمد مصطفیٰ گریب را بہر ہو
 عطا جب ساتھی کو تر سے مجھ کو جام کو تر ہو
 کہ جس کشتی کا کشت تیبان اگر ام ہیبت ہو
 مرا مدفن مدینہ میں شہیدی کے برابر ہو



یہی ہے القیاسمل خداوندو عالم سے
 فنون تر روز شب عشق نبی آل پیہر ہو



جمال سید ابرار دیکھو
 اٹھ ہے پردہ اسرار دیکھو
 ضیائے روئے پراوار دیکھو
 مری حالت مشہر ابرار دیکھو
 مرین عشق احمد ہوں طیبو
 گھلا ہے تسلک کا بازار دیکھو
 وفور رحمت غفار دیکھو
 خدا کے دوست کا دیدار دیکھو
 مرے آقا مری سہ کار دیکھو
 غمبائے گامرا آزار دیکھو

دکھائے گا میں کب تک مقدر
ہر اک رشتہ نگستانِ ارم ہے
تصدّق آپ ہی کا ہے جو کچھ ہے
سنائی الفت احمد نے سب کو
پڑھو صلوات گردابِ گنہ سے

کب ہوتی ہیں یہ آنکھیں چار دیکھو
مدینہ پاک کے اشجار دیکھو
نظر سے یا اولیٰ الانصار دیکھو
ہندائے نسیمِ عقی لدار دیکھو
ابھی ہوتا ہے بیٹا پار دیکھو

چلو بسمل سوئے شربِ شتابی
بہارِ گلشنِ بخیا دیکھو

شہا میری گرفتاری تو دیکھو
مرے اشکون کی امطاری تو دیکھو
اتحاد و زنگین آنکھوں پر وہ
پھرا یا گردشِ دورانِ اک پاؤں
بنایا غیر کو بھی پتہ نہ غم
شبِ فرقتِ غمِ دوری تفکر
نہ پتا ہوں بسانِ مرغِ بسمل
چراغِ صبحِ محشر ہر مرادِ غ
بنے گنجِ لمحہ آنکھوں میں مادر
تصور سے لیا کارِ معانی

نظر سے میری دشواری تو دیکھو
تفاؤتِ گریہ و زاری تو دیکھو
مریض اپنے کی بیماری تو دیکھو
ہر اک کار پر کاری تو دیکھو
مرے غم کی فسون کاری تو دیکھو
یہ مجبوری یہ ناچاری تو دیکھو
مرے زخمِ جگر کاری تو دیکھو
شبِ ہجران کی دشواری تو دیکھو
یہ حضرت کی وفاداری تو دیکھو
مرے دل کی پرستاری تو دیکھو

خدا سے چاہا محبوب خدا کو
گئے رنج و عن گہ یاس و حسرت
خدا سے بخشوائیں گے مقرر
عدالت حشر سے بخشائیں دم میں

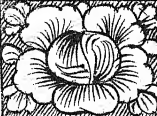
دل شیدا کی عیاری تو دیکھو
مرے غم کی طر حداری تو دیکھو
یہ امت کی مدو گاری تو دیکھو
یہ محنتاری یہ دل داری تو دیکھو

طیب و رذول اسے چارہ فرما
دل بمل کی ناحیاری تو دیکھو


یا نبی حسن و افضلے تم ہو
یا نبی رحمت خدا تم ہو
ادبیا انبیا و غوث و قطب
لاکھوں یوسف سے ہوں غلام اگر
کیوں عوام آپ پر نہ ہوں مفتون
رہم خدائی عظیم سے گویا
سرنگوں کیوں نہ ہو بیت آزر
درد و دلکی دوا جس کے علاج
ہو رسائی حضور اقدس تک
کیوں نہ کپڑوں میں آپکا واس
خوف بمل کو کیا قیامت کے

یا نبی شان کبریا تم ہو
یا نبی فضل کبریا تم ہو
سب کے ادا دی و رہنما تم ہو
وہ زلیخا سے خوش بقا تم ہو
خاص محبوب حق شہا تم ہو
سب کے آقا و مقتدا تم ہو
منظہر ذات کبریا تم ہو
کیوں نہ ہو آسیر شفا تم ہو
نالہ و آہ گر رسا تم ہو
میری کشتی کے نا خدا تم ہو
جس کے اے شاہ کر بلا تم ہو

<p>پیا لہو ہم ہوں اور شہرِ باطن ہو سایہ میں عرشِ ایزدِ ربّ الغفور ہو امکان کیا سفید ہی میں السطور ہو عاصی کا دہان پوشیدہ دل جو چور ہو</p>	<p>جب لطفِ عاقبت نہ کر لویم نشور ہو رتبہ کہاں طازتِ نور شد سے گذر ہو اسدِ رحیم را نامہ اعمال سے سیاہ ہو مرقد وہ جائے تناسل سے غلبہ ہو</p>
--	--

<p>بسمِ ہے گو ضعیف مگر فضل سے تر ہے یارب لبانِ صاعقہ پل سے عبور ہو</p>	
---	---

<p>بلالین آستانہ پر بدایت ہو تو ایسی ہو بشارت ہو تو ایسی ہوزارت ہو تو ایسی ہو کہ خادم ہو تو ایسا ہو جو خدمت ہو تو ایسی ہو سر مو ہے نہ فرقِ امین کہ گہمت ہو تو ایسی ہو لطافت ہو تو ایسی ہوزراکت ہو تو ایسی ہو فصاحت ہو تو ایسی ہو بلاغت ہو تو ایسی ہو جو عزت ہو تو ایسی ہو نبوت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو شہادت ہو تو ایسی ہو</p>	<p>مدینہ سر کے بل ہو چون سعادت ہو تو ایسی ہو اوڑا جاتا ہوں جن مہرِ مہرِ آشوق شیر پین میں خدمت ہی میں مر جاؤں کہیں خدامِ دامان نہ مہرِ مہر سے مشامِ جان بیانِ صفِ کیسوزین عیان ہے سایہِ اطہر نہ تھا جسمِ طہرین کیا شہید اسنا کر کلمہِ قاتل کوئی رب کو بلائیکا احد سب انبیاء سے پہلے احمد کو شہید کر بلائے سر کشایا اپنا سجدہ میں</p>
---	--

<p>شفیع روزِ محشر ہو و سمل بخشا ایگ حمایت ہو تو ایسی ہو شفاعت ہو تو ایسی ہو</p>	
--	---

<p>رویت ابہائے ہوز</p>	
------------------------	---

شوق دیدار میں مڑتا ہوں جلا دے اللہ
 در وقت سے تڑپتا ہوں بُری حالت ہے
 قصرِ جنت سے سوا ہے دیرِ حرمِ محبکو
 دیدہ نظرِ باطن سے مدینہ دیکھوں
 بجز ترے فضلِ رہائی کی نہیں شکل کوئی
 زینتِ آئینہ دل ہے محمد کی شبیہ
 سورہ وائیل ہوئی شانِ مین کی نازل
 طحیٰ نعتِ پیغمبروں مدینہ دکھلا
 جیتے جی دیکھوں آنکھوں سے تمنا یہ ہے
 لطف سے منزلِ مقصود پہ پہنچا محبکو

حبِ لوہ سیدِ ابرار دکھاوے اللہ
 مژدہ و صلیت دیدارِ سناوے اللہ
 نقشِ دیوار اُسی در کا بناوے اللہ
 پردہِ محرومی و دوری کا اٹھاوے اللہ
 قیدِ غم سے مجھے لبتِ پُچھڑاوے اللہ
 نقشِ غیرِ مرے دل سے مٹاوے اللہ
 محبکو اُس زلف کے پھٹکے مین پہنساوے اللہ
 دام سے ہند کے اب محبکو پُتراوے اللہ
 پردہ دوری کا ان آنکھوں اُٹھاوے اللہ
 داغِ حسرتِ مرے سینہ سے مٹاوے اللہ

بے لختہ کی ہے شرم و حیا آپ کے اللہ

اس کے بگڑے ہوئے سب کام بناوے اللہ

وہ بزمِ کیوں نہ ہو پُر نور یا رسول اللہ
 دکھا دو اب سُرخ پُر نور یا رسول اللہ
 عطا ہو مرہم کا فور یا رسول اللہ
 یہ لوٹ دل سے ہو مریب یا رسول اللہ
 وطنِ مین آپ کے پہنچوں مین میوٹن ہو کر

جہاں ہو آپ کا مذکور یا رسول اللہ
 کہ جہاں لبِ بزمِ مجبور یا رسول اللہ
 دل و جگر مین ہی ناصور یا رسول اللہ
 یہ دل ہو نور سے معمور یا رسول اللہ
 یکاں دل ہے یہ منظور یا رسول اللہ

بلاوا اپنے قرین اب کہ سنگِ نرقت سے
 وہ آستانِ مبارک سے آپکا جسر
 یقین ہے دیکھتے ہوئی اگر آپکا جلوہ
 نہ کم ہو دل سے مری شعلہ حرارتِ عشق
 فراقِین یہ پکار رہے صبحِ نشور
 فلاحِ امتِ عامی ہر گم بہ نظر
 نگاہِ لطفِ ہونہ یہ بھی خدا کیلئے

مرا ہے شیشہ دل چور یا رسول اللہ
 جھکائیں ملکِ دور یا رسول اللہ
 کبھی نہ جاتے سرِ طور یا رسول اللہ
 ہے یونہی تنِ محروم یا رسول اللہ
 ہمارا ناکہ پر شور یا رسول اللہ
 وہی ہے حق کو بھی منظور یا رسول اللہ
 ہے درو در رخِ بینِ بخور یا رسول اللہ

درو در زبان ہووان بھی بسمل کے
 ہو جب کہ شہرِینِ مشور یا رسول اللہ

اے مطلعِ نور الہدازن چرا بخیدہ
 اے منظرِ ذاتِ خدازن چرا بخیدہ
 اے شمعِ نور الہدازن چرا بخیدہ
 اے رحمتہ العالمین و کھائی اندوگین
 محبوبِ رب والا نسبِ امی لقبِ شاہِ عرب
 آوارہ و گشتہ تمام با جانِ دل عاجز شوم

و سے آفتابِ دوسرازن چرا بخیدہ
 و سے شانِ شانِ کبریازن چرا بخیدہ
 و سے رہتا ہے پیشوازن چرا بخیدہ
 اے شافعِ روزِ جزا زن چرا بخیدہ
 شملِ اضیٰ بدرالدجیٰ زن چرا بخیدہ
 بر من فکن نگہِ عطا زن چرا بخیدہ

بسمل گویا ین و سیدم یا حضرت شاہِ انم
 جانِ جہانِ جانان ما ازمن چرا بخیدہ

رویف الیا تختانی

کسلی آمد ہے تیش ہیر پر چا کیا ہے
 ہر طرف شور نقد جا ہے جلسہ کیا ہے
 بقراری دل مضطر یہ تقاضا کیا ہے
 گئی عشق نبی ہر گے پس ہے نہان
 تیرے اوصاف حمیدہ کے مقابل شاہا
 شوق دیدار تعالیٰ و شبِ اسرا کا ظہور
 پہلوی جلوہ بے سیہوش ہو حضرت دل
 کسکے جلوہ نے ابھی یہ کیا ہے خاموش
 آپ کے نام کا تکیہ ہے پناہ امت
 سرمد چشم تنہا ہو غبارِ دریا پاک
 زابد کو پیہ احمد ہے سدا پردہ ناز
 ذر غمست کر مول نے وسیلہ اپنا
 لغت لکھتا ہو غنیمت ہے بین ہلاک صلوٰۃ
 وہ بھی دن آئیگا دیکھو گے جمالِ رخ یار
 وصف محبوب خدا شغلِ ہر اپنا بے عمل

فرش پر عرش کا نقشہ ہے یہ نقش کیا ہے
 شمعِ طور ہے روشن یہ تہ کیا ہے
 منزلِ عشق میں تعبیل یہ سودا کیا ہے
 میں وہ یوسف ہوں مرزا کے زین کیا ہے
 حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ پر بیٹھا کیا ہے
 خود سمجھ لیجئے محبوب کا رتبا کیا ہے
 آپ کے صورتِ موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہے
 منہ سے کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں کہ سکتا کیا ہے
 ذات والا کے سوا اور سہارا کیا ہے
 ولینِ حسرت ہے یہی اور تمنا کیا ہے
 حور و غلمان کے سوا غلامین کر کیا کیا ہے
 کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ سمجھا کیا ہے
 میں وہ انسان ہوں مرزا کے فرشتہ کیا ہے
 ہنشنِ صبر کرو صبر تقاضا کیا ہے
 اس وظیفہ کے سوا اور وظیفہ کیا ہے

گلشنِ بہتی میں رنگِ لاجواب آئی کو ہے
عالمِ امکان میں رشکِ ماہتاب آئی کو ہے
مصدرِ لطافت و رحمتِ منظرِ ذاتِ احد
چن لیا روزِ نازل محبوب کا دیکر خطاب
جس کا تانی اور مقابل ہے نہ ہو دیگا کہی
کیونکہ ہر فرشِ زمین پر رونقِ عرشِ برین
منتظر ہے چشمِ موسیٰ انپے نورِ جمال
کیونکہ ہجومِ تشنگانِ سرگرمِ نظارہ نہ ہوں
منکرانِ دینِ احمدِ جلد ہوں شمسِ نفوح
اب معلومِ ظاہری و باطنی کا ہے کشود
گوہرِ بحرِ معانی جو ہر موجِ لطیف

ختم ہے جیسرِ رسالت وہ جناب آئی کو ہے
آفتابِ افق وحدت بے نقاب آئی کو ہے
سید کون و مکان صاحبِ کتاب آئی کو ہے
آج وہ محبوبِ حق نیکو خطاب آئی کو ہے
وہ عظیم المثل روئے لاجواب آئی کو ہے
تاجدارِ ششِ جہت رونقِ تاب آئی کو ہے
وہ تجلی ریز جلوہ لاجواب آئی کو ہے
ساتی کو نرِ شہِ ہر شیخ و شاب آئی کو ہے
قصرِ نواں شہِ روان کے انقلاب آئی کو ہے
کا شیفِ اسرارِ حق علمِ کتاب آئی کو ہے
وہ گرامی قدرِ درِ انتخاب آئی کو ہے

شاد و ہوبِ سمل تقدیر کا ہوتا ہے ظہور
صاحبِ جود و کرم رحمتِ تاب آئی کو ہے

نمایاں تری شان ہر سوسو ہے
نہ کچھ مہر و مہر پر ہے موقوفِ حاشا
ترا ہی تو ہے نورِ نورِ محمدؐ
احد و احدِ دین ہی فرق لیکن

بنورِ جودِ یکھا تو بس تو ہی تو ہے
ہر اک شے میں جلوہ ترا موبو ہے
ضیاءِ جلی ہر سوسو کو جو ہے
جدا تجھے وہ نے جدا اُس سے تو ہے

جہالت سے لاری نہ جو تجھ پہ ایمان
سنرا پائی فرعون آسا ہر اک نے
یہ صناعتی ہے تیری بارغ جہان میں
سو تیکہ آئے نظر کون مجھ کو
تو ہی ذوالجلال و کریم و رحیم
ترا تشنہ دیدار ہوں یا اتھی
بجز کار بد عمر افسوس گذری

وہ جاہل ابو جہل بے گفتگو ہے
خودی سے ہوا جو کوئی دو بدو ہے
ہرک شاخ و گل میں جدارنگ ہے
سایا ہوا میری نظر و نین ہے
مر آنجہا کیا ترے روبرو ہے
مجھے جام کوثر کی کب آئندو ہے
نہ کوئی ہوا مجھ سے کارنگو ہے

ترے قول پر دل سے نازان ہو مل
کہ قرآن میں آیا لا تَقْسُطُوا

عجب دیکھا ترا نقشہ کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
ہر اک شرمین ترا جلوہ کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
کہین مخفی کہین ظاہر کہین غایب کہین حاضر
ہر اک طرز تلون سے عیان جلوہ خانی ہے
کہین سرخی کہین سبزی کہین سفیدی کہین
کہین قرۃ کہین اختر کہین ہیر کہین پتھر
کہین عابد کہین ترا ہر کہین منکر کہین ملحد
کہے حسن مہر کنعان کہے مفتون زلیخا سان

مر آقا مرا مولا کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
نظر سے جی طرف دیکھا کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
یہ طرز دلربا یا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے
کہین دلا کہین ترالہ کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
کہین لوگو کہین لالہ کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
کہین ادنی کہین علی کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
کہین مندر کہین کعبہ کہین کچھ ہر کہین کچھ ہے
کہے بنی کہے مولا کہین کچھ ہے کہین کچھ ہے

یہ عبرت گر ہے گلزارِ جهان چشمِ تاشاکو
طلم زنگِ سہتی ہر زمان رنگت بدلتا ہے

کہین گل ہے کہین کا نا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے
کہین ہو کہین با کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

کہین پردہ نشین بسمل کہین بے پردہ درمحل
عجب پردہ نشین دیکھا کہین کچھ ہی کہین کچھ ہے

میری آنکھوں نے نیا انداز دکھلایا مجھے
جب جس شعلہ رخسار دکھلایا مجھے
کلہ طیب سنا کر بت بنایا واہ واہ
بذکین چٹانِ خاک کھل گئیں باطن کی آنکھ
سخت برگشتہ نے یوں مجھ کو پھرایا دودو
ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ کی سینہ کی آگ
بیخودی تھی مورتِ موسیٰ لڑی جیگہ سوسا
صورتِ شمس و قمر و راسِ جمہیرا تندن
شو کھل کرانے کی صورتِ بنکیا جسم نزار
واہ رخِ شمس بے بہا کس کہانے سے عزیز

گم ہوا نظرونِ ہمین جب نظر آیا مجھے
تو نے اے برکرم بجلی سا ٹپایا مجھے
خانہ دل کعبہ ایمان نظر آیا مجھے
صدقہ میرِ معرفت رستہ ترا پایا مجھے
سخنِ اقرب تو نے سوسو با فرمایا مجھے
جرعہ جامِ سقیم جب ہاتھ آیا مجھے
لنِ ترانی کا وہین مضمون یاد کیا مجھے
گردشِ چشمِ فلک کیا دور دکھلایا مجھے
اُس کمر مرنے سر گیسو جو دکھلایا مجھے
صورتِ یوسف سر بازار بکویا مجھے

اَللّٰہُمَّ زِدْ فِیْہِ سَمَلِ تَرے اشعار نے

ماہی بے آب سا رہیلو تو ٹپایا مجھے

وہ ہر دم پاس ہیرے تو بسمل جک جویا ہے

نظر آتا نہیں تجھ کو تری آنکھوں پر دیا ہے

تجھے ہے چاہ جس پوست کی اور تو جب کاشیدار
تماشا دیکھتا ہے وہ تماشا گاہ ہستی میں
کیا شد اُونے دعویٰ خدائی کا تو کیا پایا
بیان عشق سے دم بند ہر قانونِ قلب میں
عجب کچھ بیگنی ہر سانپ ساسینہ پہ پھرتا ہے
اٹھائے سر کوئی زیرِ فلک کیا خاک ہستی میں
اٹھا سکتا ہے بار نوکِ شرکان کوئی سینہ پر
اٹھائے بُرو بار ہو کر سر بلکاپن سرا سر ہے
کیا ہے حشر میں لٹنے کا وعدہ سرو قامت میں

وہ خود نگراں تراشام و حشرش زینا ہے
تماشائی ہے تیرا جگہ کا تو جو تماشا ہے
خودی سے عاقبت بار جہنم سر پہ رکھتے
زبانِ شمع سان خاموش جلتا ہر کو گویا ہے
سمائی و زمینِ جبدن سے کہ وہ زلفِ پلیمپا ہے
پکڑ کر کانِ ٹٹل آسایہ اُٹھتے ہی بٹھاتا ہے
ہزاروں زخم کھا کر مین میرا سی کلیما ہے
گران ہوتا ہے جب پتہ نرا زو کا تو جھکتا ہے
قیامت جب کو کہتے ہیں وہی یومِ تہا ہے

پکڑے گوشہ دامن بڑا کر اٹھائے بس
قبائے جامہ بخشش تن احمد پہ زیبا ہے

دورِ مصطفیٰ طورِ موسیٰ انہیں ہے
جو شیدائے دیدارِ مولا انہیں ہے
کے زلفِ احمد کا سودا انہیں ہے
صراطِ نبی پر جو ثابت قدم ہے
ضیائے رسالت ہر روشن بہانک
کلیدِ دو عالم ہے اسمِ محمد

یہاں ربِ ارنی پہ جھکنا انہیں ہے
وہ بندہ ہے گو یک بندہ انہیں ہے
وہ سر ہی انہیں جس میں سروا انہیں ہے
اُسے راہ میں کوئی کشکا انہیں ہے
کہ کافر کا دل بھی تو کالا انہیں ہے
پڑا جسے پھر سکو پروا انہیں ہے

تمہارے سوا کوئی میرا نہیں ہے
مجھے جام کوثر کی پروا نہیں ہے
کہاں کس جگہ تیرا ڈنکا نہیں ہے
یہ حیرت کدہ ہے تماشا نہیں ہے
چھپا تجھ سے ازفاویا نہیں ہے
اصدا و راحت میں پروا نہیں ہے
کوئی خلق میں تجھ سے اعلیٰ نہیں ہے

نکاروں گے دو عالم میں شاہا
میں ہوں تشنہ کا مان ویدار احمد
عرب کیا عجم ماہ سے تابا ہی
جسے سیر سرتی این مشہور کرتے
کھلا تجھ پہ ریزہ زنی کا مٹتا
ہوا حکم پرہ سے آبے تامل
مدارج مراتب میں اعلیٰ سے اعلیٰ

یلا لولس اب اپنے بسمل کو لولا

خدا جانے پھر کیا ہے اور کیا نہیں ہے

پیش حق محبوبینِ دوان سسکتاے جائینگے
بوئے عطرِ مغفرت سب کو شگلاتے جائینگے
کہہ کے کچھ آہستہ حق سے بخشتاے جائینگے
سر ٹھیکاتے جائینگے آئینہ بہاتے جائینگے
پرچارے رہنما رہ پر لگاتے جائینگے
جام کوثر ساقی کوثر سے پاتے جائینگے
پڑ نیکی پئے اُمت ٹھکاتے جائینگے
شل گلِ باغِ ارم میں کھل کھلاؤ جائینگے

مُسلین سب بید آسا تھر تھراتے جائینگے
تو سن رحمتِ نبی فر فر اُڑاتے جائینگے
جب گنگا گاران اُمت ہوں طلب رہا رہیں
ہم سید کاروں کی خاطر آپ پیش و بال بال
گرچہ ٹھٹھرا راستہ ہے اسے تجھ پوئل مرا ط
تشنہ کا مان مجھ گلب ہوں مشربینِ ہراس
منزلِ میزان چیب پہنچن شفیقِ لذت نہیں
ماشتاقانِ روستے احمد جان تھرا این نبی

تابش خورشید محشر سے شفیق روز محشر
سایہ رحمت بین ہر اک کو بٹھانے جائینگے

کیوں نہ ہوں سو جان سے لیسمل نبی پریم نثار
ہر کو آفات قیامت سے بچاتے جائینگے

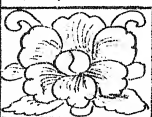
محمد مطلع انوارِ حق ہے	محمد جلوہ دیدارِ حق ہے
محمد مصداق ظہارِ حق ہے	محمد منظر انوارِ حق ہے
محمد واقف گفتارِ حق ہے	محمد محرم اسرارِ حق ہے
محمد قمری اشجارِ حق ہے	محمد نبیل گلزارِ حق ہے
محمد شمعہ اسرارِ حق ہے	محمد رونق دربارِ حق ہے
محمد پیشوائے مرسلین ہے	محمد قافلہ سالارِ حق ہے
محمد کانِ جود و مغفرت ہے	محمد گوہر کردارِ حق ہے
ہر اک مثل زینجا ہے عزیزو	محمد یوسف بازارِ حق ہے
خریدار و خرید و تحفہ حق	محمد کاروان کارِ حق ہے

عدالت محشر سے بسل خط کیا
محمد مصطفیٰ مختارِ حق ہے

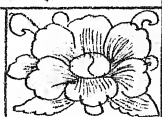
آپ بین رحمت یزدان رسولِ عربی
تیری ہر آن کے قربان رسولِ عربی
سُن چکا ہوں بین یا اعلان رسولِ عربی
طاعتِ حق ہر اطاعتِ تری اللہ ہائے

جو تھے وصف میں قرآن رسول عربی
گھر سے اک گوشہ زندان رسول عربی
آپ کی شان کے قربان رسول عربی
اے جب لب پری جان رسول عربی
جو یہی دین ہی ایمان رسول عربی

تجھ کو ٹیج ب کہا اللہ نے آخر ختم رسل
بحر میں صورت یوسف ہوں گرفتار الم
شان احمد سے کھلا شان احد کا نقشہ
شوق دیدار ہوا و زورہ یسین کا سبق
تیرا ثانی ہے نہیں اور نہ ہوگا کوئی



اب دکھا دیجئے بسمل کو جالِ برخِ پاک
یہ بھی ہے حافظ قرآن رسول عربی

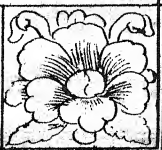


اے مری روح مری جان رسول عربی
صورتِ آئینہ حیران رسول عربی
خلق میں صورتِ حنان رسول عربی
شعِ روضہ رضوان رسول عربی
ہر خیال آپ کا ہمان رسول عربی
ہاتھ میں ہو مرے امان رسول عربی
یہی اللہ کا احسان رسول عربی
ہی یہی سینہ میں ارمان رسول عربی

تجھ پہ ہو جان سے قربان رسول عربی
ہند میں یون رسولِ دلِ سمیر ہو کر
غذیبِ چینِ نعت محمد ہوں میں
کہ مطوف ہوں گہرِ روزِ سجھان کو
دلِ مرا کعبہ مقصود نہ ٹھہرے کیونکر
داورِ احشہ میں ہو جبکہ نداؤں جبریل
سیرِ اسفند اور تیری محبت میرا دل اور ترشوق
دل میں ہو جُستِ نبی لب پہ ہوا شہد کی صلہ



جو خطا کا سعادت نہ بن آیا بسمل
دل میں ہوں سختِ پشیمان رسول عربی



اب تو دکھائے مولا مجھے صورت اپنی
 تنگ کرتے ہیں خیالات مخالف محکو
 اے نسیم سحری اب تو مدینہ لعل
 کوئی سولس ہے نہ ہدم نہ کوئی محرم راز
 یہ گریبان شکنی اور یہ جنون خیز ہوا
 لی مع اللہ سے ظاہر ہے ترا چشمہ فیض
 باغِ جنت کی ہوا پر نہ ہو مال ہرز
 سوزشِ عشق محمد ہے جگر میں نہاں
 کیوں نہ ہو گام پہ ہونش مری چشمِ آید
 ہند سے شاہِ عرب بہرِ خدا کیے طلب

صورتِ آئینہ حیران پہ طبیعت اپنی
 درپے جان ہر ہرقت یہ غیرت اپنی
 آئی ہے گلشنِ شرب پہ طبیعت اپنی
 سحرِ ترے جانِ جہاں خاک ہے خلوت اپنی
 لے آڑگی سوئے لعلی بہنِ وحشت اپنی
 کیوں نہ اُمت کو نظر آئے شفاعت اپنی
 بیشربِ پاک میں بجائی جو تربت اپنی
 رنگ لائیگی یہ محشر میں حرارت اپنی
 صدقہ جاؤں ہزار لہی سیحہ حشر اپنی
 سخت برداشتہ رہتی ہے طبیعت اپنی

مع خواں شہر کو نین ہوں اے بے ل زار
 عالمِ قدس میں کیونکر نہ ہو شہرت اپنی

تسکین ہو کس طرح سے دلِ ناصبو کی
 وہ جلوہٴ جمال وہ نورِ ضیائے حق
 اسرارِ حق تھا خلق میں آنا حضور کا
 شوقِ ضیائے روضۂ قدس ہو واعظا
 کیونکر نہ ہو کو ناز ہو جنت کے قصر پر

مدت سے آرزو ہے حالِ حضور کی
 موسیٰ جو دیکھ لے تو کہے شمعِ طور کی
 پایا خدا کو سینے بدولت حضور کی
 خواہش رہی نہیں مجھے عور و قصو کی
 فرمائے جب خدا بہنِ اُمت حضور کی

نَاطِق ہے صاف کلمہ لولاک مومنو	ہے روشنی جہان بین مجھ کے نور کی
کعبہ میں تہلکہ پڑا بت سر کے بل گرے	شہرت ہوئی حضور کے جدم طہور کی
خوشید رتخیز لائے کب اس سے آنکھ	جسے نظر ہوشافع یوم النشور کی
اس وقت دستگیرئے مولا ہو دستگیر	یار صدا بلن ہو جب نفع صورت کی

لائے ازل سے نعمت مجھ کا مشغلہ	بسل یہ تمنے بات تو سوچی ہو دور کی
-------------------------------	-----------------------------------

جسے دامن ہے حبیب کبریا کی	سمجھ لو اس پہ ہر حجت خدا کی
صفت کس سے ہو محبوب خدا کی	خدا نے خود محمد کی شنا کی
کرم کی لطف کی جو دو سخا کی	یہ عادت تھی شہ ہر دوزخا کی
عدم سے کوئی بھی ہوتا نہ ظاہر	یہ خاطر تھی جناب مصطفیٰ کی
الست رب نے فرمایا ازل میں	ہذا کی آپ نے قالو بلے کی
اونہیں بخنا کہیگا داوڑ حشر	جو امت ہے محمد مصطفیٰ کی
غبار خاک طیبہ ہو مری خاک	لے اس خاک میں یہ جسم خاکی
وے بھوکے نہ پہنچا یاو ہائشک	ہوا بندی تھی سب باو صبا کی
بنی کے سایہ ناخن کے آگے	حقیقت کچھ نہیں پس سما کی

بلا لو مہند سے بسمل کو مولا	سماعت کیجئے اس مینوا کی
-----------------------------	-------------------------

بہارِ خلد ہے اور دیدِ قرآن الہی ہے
کیا پیدا محمد کو یہ احسان الہی ہے
تلاوتِ ذکرِ احمد خاص قرآن الہی ہے
عجبت ہر اس کی اور عجبشان الہی ہے
کہ وہ آتشِ لولہ لاکِ جمال الہی ہے
فری قربانِ جہان اس چو فرمان الہی ہے

جمالِ مصطفیٰ و کچھو گلستانِ الہی ہے
کیا سامانِ شفاعت کا یہ سامان الہی ہے
بیانِ مصطفیٰ اسے عام قرآنِ عظیم سمجھو
بلایا دم کے دم میں چرخِ ہفتم پر محمد کو
یہی غلِ تنہا شبِ معراج میں افلاک پر سر ہو
اٹھا ونگارِ سرحد سے سین زہارِ اوقاقت



الہی بخش ہے بسمل کو صدقہ اپنے احمد کا
یہ مدارجِ نبی ہے اور شانِ نوان الہی ہے

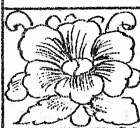


رسولِ پاک کا فرمانِ فرمان الہی ہے
خدا کی شان کی کیفیتِ شان الہی ہے
مجھے لاریب حافظِ حفظِ قرآن الہی ہے
چرخِ نور احمد شمعِ ایوان الہی ہے
وہ ہیں معنی قرآن اور یہ قرآن الہی ہے
مژدین ہوں فلکِ ساقیہ فرمان الہی ہے
شبِ معراج ہے اور جشنِ جمال الہی ہے
تصدق ہے محمد کا اور احسان الہی ہے
یہی سامانِ بخشش کا یہ سامان الہی ہے

شبِ لولہ کی محفلِ شبتان الہی ہے
بہارِ حسن احمدِ شبتان الہی ہے
جمالِ سوائے احمد میری نظروں میں سمایا
ضیائے جلوہ پرواز سے روشن دو عالم میں
خطروں سے مبارک سے عیانِ تفسیرِ صفت ہے
ہوا حکمِ خدا جبریل سے کہہ دلا کی میں
کرین آراستہ لوحِ قلمِ عشرِ معانی تک
خدا نے ہمو بخشا ہے جو چھ اپنی کریمی سے
الہی بخش الہی بخش بسمل تمہکو کہتے ہیں

دل ترپتا ہے حال مصطفیٰ کیا سطر
 دو جہاں ہیں جس امام انبیا کیا سطر
 یانہی پر تم بھی لپوختہ کیا سطر
 جاتے ہیں شاہ و گداسب التجا کیا سطر
 بت لگے کہے ہیں توڑ و خد کیا سطر
 مرثا ہو جو بدینہ کی ہوا کیا سطر
 ہے یہی کافی دوا اس لاوا کیا سطر
 مشعل نام محمد ہے ضیا کیا سطر
 سر کے بل حاضر من عرف کیا سطر
 یوں گیا ہے کون دیدار خدا کیا سطر
 جمع رکھ سامان یہ روز جزا کیا سطر
 سایہ رحمت مجھے خیر الورا کیا سطر

چشمِ پر خم ہیں حبیب کبریا کیا سطر
 جان لب ہوں اس شہِ عالی کیا سطر
 ناردون گلو کہ اس پر خطا کیا سطر
 تیرا وہ دربار عالی ہر شہ کو نون کاں
 آپ کے مبعوث ہوتے ہی ہر انکار سے
 کب ہوا جنت کی خوش نیکی اسکو زاہد
 مر ہی جانے دے مجھے شوقِ نبی میں اعلیٰ
 خلعتِ مرقع سے گھبراتا ہو کوئی میری پاس
 گوہنیں ہے پاؤں میں طاقت پہریدار زو
 آپ جس شان و تجل سے گئے تھے یا نبی
 داغِ عشقِ مصطفیٰ کیا نوح و ول
 دینِ قیامت کے بچا نا آفتابِ حشر سے



خواہشِ لبیل ہے یارب حضرتِ مکیطرح

جان دون میں بھی شہید کربلا کیا سطر



جان لب پہ آرہی ہے خدارا چلائے
 یشرابِ بلا کے زخم پہ مرہم لگائے
 روئے بسین سے زلفِ معنہ برٹھائے



پردہ اٹھائے رخِ زیبا دکھائے
 ہم گشتگانِ خنجرِ ہجران ہیں ہنہ مین
 کھل جائیں سب پہ معنی و اشمس و انصاف

تشنہ و مان ہوں بحرین تکلیف مرگ ہے
 داہ رکھے گا آپکو حشر میں آئے
 بحر کرم کرم کی نظر مجھے ہر زمان
 جیسے گناہ آپ کی شیریں زبان کا
 شکل کشا کشامری شکل کے آپ ہیں

اب شریعت وصال خدا را پلائے
 اُمّت گناہ گار جو ہے بخشوا ئے
 رکھے نہ میری یاد کو دل سے بھلائے
 جی چاہتا ہے اب تو یہی زہر کھائے
 طالب ہوں سیرینہ بے لطفی دکھائے

صد سے جدائی کے تو یہ سب اٹھا چکا
 لبتاب وصال کا مژدہ سٹائے

کیوں نہ مفتون خطا نور ہوں تلاوت والے
 رشک و کچھ کے رہ جائیگے جنت والے
 تیری تصویر بلا رب ہے اُمنینہ حق
 جب گناہ گاروں کو بخشا ئیگے اللہ سے آپ
 جنتیں اُن کے لئے حق تے بنا کین بخدا
 آپ کا ذکر بھی کیا ذکر ہے ماشار اللہ
 تیرے کو چہ سے نہ باؤ نگاہیں اٹھ کر ہرگز
 اپنے مرنے کو سمجھتے ہیں وہ جینا بیشک
 رنج و غم حسرت و حیران الم و یاس و محن
 تاج لولاک آتا ہے ترے سر پر زیبا

سُخ کو شصت تری کہ تو ہیں کتابت والے
 پائین جنتین جگہ جب تری اُمّت والے
 کیوں نہ شیدا تری صورت کے ہوں صورت والے
 حشر میں شور مچائیگے قیامت والے
 مومنو جو ہیں محمد کی محبت والے
 سیر ہوئے نہیں سننے سے سماعت والے
 لاکھ جنت میں بلائیں مجھے جنت والے
 جو ترے عشق میں مرتے ہیں مروت والے
 درپے جان ہیں یہ سب بحرین شدت والے
 کیوں نہ عزت کریں شاہ تری عزت والے

غیر اصحابِ ثلاثہ بھی نہ آئیگی بات

ہیں بہر حال یہی غلوت و جلوت والے

یاد بسمل کی بھی ہو بہر حسن اور حسین

جمع ہوں جب ترے روضہ پر یارت والے

ہجرین جان لبون پر ہے دہائی تیری
نشر جان ہے ہر دم یہ جدائی تیری
بانی کیوں نہ ہو مشتاقِ خدا کی تیری
جسے نعلین سر دست اٹھائی تیری
نگین آنکھ نے کیوں آنکھ دکھائی تیری
اپنے رومال سے پونچھوں کفائی تیری
رشکِ اعجازِ میساجے دوائی تیری
شاہِ عالم ہے دوا عالمین دوائی تیری
فخرِ شاہی ہے شہنشاہِ گدائی تیری
جسکو حاصل ہوئی ارشادِ گدائی تیری

شاق ہے شاہِ اُمّ دل پہ جدائی تیری
دلین کاٹا سا کھٹکتا ہے نفس کا کٹکا
تو وہ یوسف ہے تاشائی ہے یوسف تیرا
وہ سبکدوش ہوا منصبِ شاہی پایا
چشمِ بیمار کا بیمار ہوں التماس
زیرِ پامین تمنا ہے بچھاؤں آنکھیں
کیوں نہ بیمار ترے چارہ طلب ہوں تجھ کو
سکہ تہرہ بھرت ہے جہان میں رائج
چرخِ چارم پہ نیکیوں تیرے گدا کا ہونع
مال و زر ہاتھ لگا دوں جان کا اوکے

حشرین نعتِ نبی جبکہ سنائے بسمل

محشرین شورِ عینِ کبرنِ آئی تیری

لکی جسمِ جانینِ ہر گسی کہ سداکِ اہلِ زار
مری جان چلی تہہ بحرِ برہمِ یاشنِ زار

تیرے ہجرین شہد و سرِ مجھے صبرِ حق قرار ہے
مری لونگر کہین جلد تر مرادِ غم سے بچنا جگہ

کون کس ساز ولی بیان کون کس پنی دانتا
تو رسول رب اکرم ہے تو صیب رب رحیم ہے
ترا جلوہ جلوہ حق نماز اعنہ عتوہ جانفرا
ہوں یزاق بحر معازت بحر طوع ہے ہر قدرت

سواتیر و عتوہ انس جان میر کون جامی کار
تری شان شان عظیم ہے کیا حق تجھ کو پار
ہو زلی تری ہر اک دامری جان تجھ تری
مرا بیڑا سیدشش جہت تری انک گاہین پار

مٹین دل کی حسرتیں بکھوڑتی براہین بازو
کے پیش اور شر تو یہ ہمارا بسمل نارسے

تہمین اسے شافع محمد صلی علیہ وسلم
رسولون میں شہد والا امام انبیا اٹھیرے
ہو الاول ہوا الآخر ہوا انسا ہوا الباطن
تعب کیا ہو نابی سے بخش پہلے ناری کی
صفا اعم قدس دون عالمین ہو نور افکن
سبحان اللہ کیا رتبہ ہے سلطان دو عالم کا
ترپتے رہے اگر تری فرقت سے ہی تین
تری صورتیں صورت کرنے صورت پانی دکھائی
خداوند امج نوان سن و زلف پیہر ہوں
غارے لات شہری پر جسے حاصل گدائی ہو
بچا ناپیہلے ہی پریشش سے یا مولا قیامین

خوش قسمت زب طالع ہمارے پیشوا اٹھیرے
حسینون میں حسین ایسے کہ محبوب خدا اٹھیرے
حضور ہی ابتدا اٹھیرے حضور ہی انتہا اٹھیرے
تمہارا دست رحمت دستگیری پر اگر اٹھیرے
تہمین بعضی اٹھیرے تہمین بدالہجی اٹھیرے
اوصحہ نور خدا اٹھیرے ادھر صل علی اٹھیرے
جو ہم آئے تو کیا آئے جو ہم اٹھیرے تو کیا اٹھیرے
ترا نقشہ نہ کیوں آئینہ قدرت نما اٹھیرے
اکی شغل اپنا یہ ہی ہر صبح و سہا اٹھیرے
شہنشاہ جہان ہے جو ترے درگاہ اٹھیرے
خدا جانے کہ پہر کسمل پہلا اٹھیرے بڑا اٹھیرے

نہ طفل آسا نہ اور اکہیل تے تھے
عبادت سے شوق آپکو تھا ہمیشہ
سیما و سوسے تھے محو تماشا
اشارہ سے بہرتے تھے سیارہ ہر سو
سخن ریز تھے گہرہ آسمان سے
نہ تھا اکہیل عجاز سے کوئی خالی

خدا سے حبیب خدا اکہیل تے تھے
ریاضت سے باصد و لا اکہیل تے تھے
وہ اکہیل آپ صل علی اکہیل تے تھے
ستاروں سے بدلہ دینی اکہیل تے تھے
عجب میل قدرت نما اکہیل تے تھے
ہر اکہیل معجز نما اکہیل تے تھے

خدا بن نہ تھا حسین دم بہر کو بسمل
خدا سے حبیب خدا اکہیل تے تھے

زبان پر حبس مری نام رسول اللہ آتا ہے
ترپ جاتا ہے دل اور لے لا اللہ آتا ہے
شنائے بخشش ترکان میں بجاتا سرسرون
جسے ہے عشق دیدار رخ زیبائے حضرت کا
عجب کیا وصف روئے پاک اور ریش مبارک ہے
ملک جن جن کے مضمون عالم بالاسے لاتی ہیں
عجب اک غلغلہ اس کی شب تھا و شغل غم پر
خدا خود بول اٹھا علیہ جوش محبت میں
ابھی کب کی گئی خلق وہ دن کون سا ہوگا

کلیجا منہ کو بس میرا ہے اللہ آتا ہے
ہر اک فخر سے آوازہ رسول اللہ آتا ہے
عجب اک زلزلہ دل پر ہے اللہ آتا ہے
اُسی کو مومنو پیسہ کلام اللہ آتا ہے
کلام اللہ میں ذکر رسول اللہ آتا ہے
لب لب لب پر جدم لفظ بسم اللہ آتا ہے
رسول اللہ آتا ہے رسول اللہ آتا ہے
کہ آج اللہ کے گہر میں حبیب اللہ آتا ہے
کہ وہ کسمل سوے بیت رسول اللہ آتا ہے

رُخسے پر وہ کو اٹھا دے جو اٹھانا ہے تجھے
 خرد و وصل سنا دے جو سنانا ہے تجھے
 گو نہیں ظرف مرا قابلِ اکسیر مگر
 طایرِ مرغِ قفسِ تن سے ہے پروا طلب
 طور کو دیتے ہیں جس جلوہ سے شعرا تشبیہ
 نگہتِ بلغمِ ارم سے تو معطر ہے دماغ
 آتشِ ہجر سے ہر دم ہے جگر شعلہ فشان
 چشمِ بد دور ترا اور ہے من نور اللہ
 کام بنتا ہے مرا ایشیت و پناہ اُمت
 اک نظرِ مری تری بیڑا ہے مرا وار سے پار
 بادہ لطف سے ساقی ہو ملکیتِ اک جام
 عاصیوں پر ہو عنایت کی نظر شاہِ اُمم

جلوہ طور دکھا دے جو دکھانا ہے تجھے
 اپنے بسمل کو جلا دے جو جلانا ہے تجھے
 اسکو کُنِ ن ہی بنا دے جو بنانا ہے تجھے
 دامِ ہجران سے پھڑا دے جو پھڑانا ہے تجھے
 اُس تجلی کو دکھا دے جو دکھانا ہے تجھے
 بوئے شرب کو نگھا دے جو نگھانا ہے تجھے
 آپ صلت سے بجا دے جو بجانا ہے تجھے
 شانِ وحدت کو دکھا دے جو دکھانا ہے تجھے
 اپنا دیوانہ بنا دے جو بنانا ہے تجھے
 سیلِ عصیان بچا دے جو بچانا ہے تجھے
 دستِ رحمت سے پلا دے جو پلانا ہے تجھے
 نازِ دوزخ سے بچا دے جو بچانا ہے تجھے



تابِ جنبشِ نہیں بسمل کو ترے خضر مسج
 لبِ اعجازِ پلا دے جو پلانا ہے تجھے



طیبِ در و حیرانی محی الدین جیلانی
 تمہیں ہو غلِّ سبحانی محی الدین حبیبانی
 تمہیں زیبا ہے سلطانِ محی الدین جیلانی



نظرِ کُنِ قطبِ ربّانی محی الدین جیلانی
 تمہیں ہو غوثِ صہبانی محی الدین جیلانی
 ندیمِ بارگاہِ حضرتِ سرکارِ دین تم ہو

بہار رنگ عرفانی محی الدین حبیلانی
ضیائے شمع عرفانی محی الدین حبیلانی
ترا فیض و رخسانی محی الدین حبیلانی
تہمین ہو یہ سپہ سیرانی محی الدین حبیلانی
حق فیض یزدانی محی الدین حبیلانی
غضب کی ہے پریشانی محی الدین حبیلانی

قدم سے تیرے گلگون اس بلخ ولایت ہے
کرامت ظاہر و باطن بساں طور روشن ہے
زمانہ میں ہے شام مثل مہر و ماہ نور افکن
معارف میں حقیقت میں شریعت میں طریقت میں
فرا الطاف و رحمت کی نظر ہووے غلاموں پر
اسیر و ام عصیان ہوں محط ابر گریان ہوں



تمنائی ہے بسمل مشکل لال کو حل کیجے
ترا و دل ہوا سانی محی الدین حبیلانی



جو عاشق ہیں خون جگر پیئے والے
کہ افسردہ خاطر ہیں پٹھنے والے
پریشان ہیں یہاں پہ پیئے والے
گریبان و دشت کے اوسنے والے

وہ مرنیکو مرتے ہیں اوچھنے والے
یہ کچھ کرے عشق صابر ہے ولین
مشک ہے نوک مژہ سے کلیجا
ابھی بر سر خوش دست جنوں ہے



کہ ایان صابر کی نظروں میں بسمل
ہیں ادنے غنی مال و گنہنے والے



محمد خاتم حق کا گمین ہے
شفیع روز محشر بالیقین ہے
کہ تہائی جہاں دنیا میں نہیں ہے

محمد رحمۃ اللہ علیہ ہے
محمد پیشوائے مرسلین ہے
وہ کینے زمان شاہ زمین ہے

وہ شاہِ ناز نازِ نازنین ہے
 صفتِ اُسکی دلائلِ ممکن نہیں ہے
 خیالِ خالِ روئے شصطفے میں
 مٹے جونِ نقشِ پا اُس نقشِ پا پر
 غمِ دوری کے صدھوکے ہیں مفسط
 رشکِ خون ہے آنکھوں کی جاری
 تاملِ آتشِ عشقِ نبی کیوں
 جیسے کہتے ہیں ارضِ رشکِ جنت
 سنا عیانِ اکثر کی زبانی
 ہے گردِ گردِ حالِ اُس کے جالی
 نظارہ اُس سے ہی کرتے ہیں ناظر
 ہے اُس جالی کے اندر اور پردہ
 اُسی میں شمعِ تابوتِ روشن
 کہون صدرِ رشکِ جنت تو بجایے
 ہجومِ عاشقانِ اُس آستان پر
 دکھا ہکو خداوندِ دوعالم
 غلامِ آپ ہی کا کہلاتا ہے مولا

کیوسفِ حُسن سے جسکے حسین ہے
 شنگرِ حکارتِ عالمین ہے
 عجب نگہ ہے ہر اک نگہ میں ہے
 یہ مدت سے تمنتائے جبین ہے
 نزولِ مین پڑی جانِ حزن ہے
 خدائے عشقِ احمد و لثین ہے
 جگر ہے اور آہِ آتشین ہے
 مدینہ پاک کی وہ سرزمین ہے
 وہ روضہ روضہ عرشِ برین ہے
 وہ جالی کیا ہے چشمِ ناظرین ہے
 وہ جالی عینِ چشمہ دورین ہے
 وہ پردہ پردہ نورِ تبیین ہے
 چراغِ رہنمائے راہِ دین ہے
 کہ پایہ اسکا ہم پایہ نہیں ہے
 چلتا سرگردِ مومنین ہے
 وہ روضہ پاک کی جو سرزمین ہے
 یہ بسمل گو حقیر و کمترین ہے

رُباعیات

ہو گردون پر گردا پر ہوا آج ہے
چمن میں یہ کیا گل کھلا آج ہے

ابھی مٹھایہ کیا آج ہے
اُڑاتی ہوئی خاک پہرتی ہے صر

دیگر

کہ سروئی پہچا آج ہے
سرشاخ سنبل کھلا آج ہے

ابھی چمن میں یہ کیا آج ہے
پریشان نسیم سحر کے ہیں گیسو

نوحہ

بلا میں شہر کربلا آج ہے
کہ نگین حبیب خدا آج ہے
کہ مغلوب غالب ہوا آج ہے
وہ سرخاک خونین پڑا آج ہے
لو وہ قتل پیا سا ہوا آج ہے
تہ تیغ اد نکو کیا آج ہے
لو شہر اس پہ بیٹھا ہوا آج ہے
خدا سے مری یہ دعا آج ہے
اکبلا شہر کربلا آج ہے

قیامت کا ہونا بجا آج ہے
تزلزل میں ارض و سما آج ہے
نہ کیوں چشم افلاک سے خون برسے
جسے سحر جگاتی تھی کل ساری خلقت
پلائے گا جنت میں جو آب کو شر
زمانہ میں شہر تھی صیفت جسکی
وہ سینہ جو سینہ پہ رکھتے تھے حضرت
نصیب ہو مجھے خدمت اہلبیت
یہ رو نیکی جاے کہ بسمل و غامین

ترجیع بند و ذکر شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام بر غزل اینخبر و

اے در بایے دو جهان افسوس ای سبط نبی
یون سر کرین تن جو حیدران مین ترا قوم شقی

وے در لستان در لستان افسوس ای ابن علی
اے چہرہ زیبائے تو شکستان آوری

ہر چند وصفت میکنم در حق زان بالا تری
واللہ عالم سرا سبجہ نہ ہم یہ زر گری

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
دیرا یہ یون پیاسا رہی بانی نہ پایا کن فری

تو از پری چاک تری و ز بگل نازکی
وز ہر چہ گویم بہتری حق عجایب دلبری

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
روئے نہ کیون خلق خدا تجھ سا کوئی دکھلاؤ تو

تو از پری چاک تری و ز بگل نازکی
اوصاف تیرے حسن کے قرآن میں جکا تو

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
آن زر گس رعنائے تو آورده رسم دلبری

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
جب دن بن گھوڑے گری سر و لب رخ و دم

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
سر کو جھکا کر شمرنے کی عرض اسے شاہ اقم

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگری

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
تو ہے وہ بختائے زمان اسے سید والا گھر

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
لیک چرخ مہر کو مہر بھی کرے گردش اگر

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
ثانی ترا مکن نہیں دنیا میں ہو کوئی بشر

تجھہ سا امام محبتی سر گوشہ چشم نبی
ہرگز نیاید در نظر صورت ز روت خوب تر

شسی ندانم یا قمر یاز سرہ یا مستری

تھے سرگون پیش خدا ہے امام المتقین
کی پیش دستی شعرے سر پرگانی تن کین
دیکھا جو روی پاک کو یوں بنس سر حنیخ طین
صورت گرس نقاش حین او صورت یار حسین

یا صورتے کش این چنین یا ترک کن صورت گری

رو کر شہید کہ بلائے عرض یوں نانا سے کی
است لے کتبہ آل کا سب قل کر ڈالائی
بولے ہی واقف ہو تو میری حقیقت ہے توئی
من تو شدم تو من شدی من تن شدہ تو جان شدی

تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگریم تو دیگر ی

در پر تر ہے بحر کرم آتے ہیں بہر انتخاب
مخلوق میں ہیں بقدر سلطان سے تابعدا
بہل کو کر کے شادمان کر اسکی بھی حاجت وا
خسر و غریب است گدا افتادہ و شہر تما

باشند کہ از بہر خدا سوئے غریب ان بگری

مسدس ولعت حضرت اندلس اللہ علیہ السلام

بی تاب کیا عشق رسول عربی نے
بچین کیا دلو طیب قلبی نے
منفقون کیا اپنے پہ اس اُمّی لقبی نے
شید کیا مجھ کو شبہ ہر پیر و صبی نے

دلو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

اعجاز کیا لب کو ہلاک عربی نے
زندہ کیا تقریرے ناک عربی نے

دکھلائے انداز واداک عربی نے

فراہی مجھے کہنچ لیا اک عربی نے

دیکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے

کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

مژگان کا تصور ہے ویانا وک دل روز
پھٹتا ہے تپ بھر کی آتش میں یجان سوز

پھٹتا ہے جگر میں روشِ خارشہ روز

دیکھتا ہے تری تاثیر کو اے عشقِ نیاموز

دیکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے

کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

سُخ پر سے گئے برقعہ نوری کو اٹھا کر
گہرِ زکس بیمار کا بیمار بنا کر

انوارِ اہی کی تجسّی کو دکھا کر

وارفتہ کیا آنکھوں کو آنکھوں سے ملا کر

دیکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے

کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

اک سر و خرامان نے کیا دلِ مر ایا بال
اوسوقت سے ہے پیشِ نظر سورہ زلزال

اندازِ غضب کا تھا قیامت کی بھری چال

کیا پوچھتے ہو ہم نفسِ مجھ سے مرا حال

دیکو مرے تسخیر کیا اک عربی نے

کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

آزار نہ سمجھو مجھے آزار نہیں ہے
ناچار ہوں میں یار و وہ ناچار نہیں ہے

اور یہ بھی ہے مجھسا کوئی یار نہیں ہے

دشوار ہے مجھ کو اُسے دشوار نہیں ہے

دیکھو مے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

جگر مرگ نہ ٹوٹے گا مرار شہ حسرات
مرقد کا سنا حال نہ دوا غم مجھے دزات
پوچھیں گے نیکیرین تو کہہ دو گاہی بات

دیکھو مے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

کچھ دین ہی فقط اسکے نہیں غنیمت غنطان
جلا ہے تپ جبرین اس کے مہتابان
وہ کون ہے جو اسکے الم سین نہیں نالان
دل تھانے ہوئے ہیں اود و سلیمان

دیکھو مے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

پہنچے شب اسرا جو فلک پر شہ والا
اک مہوم ہوئی سن خدا داد جو چرکا
اور پردہ رخ غیرت نور شید ہوا
بیاختہ چیخ اٹھے یہی حضرت عیسیٰ

دیکھو مے تنخیر کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطہبی نے

جس وقت کہ اس جلوہ رخسار کو دیکھا
اور حضرت ادبیش بنی تھے محو تماشا
تفسیر قرآن پڑھنے لگے حضرت موسیٰ
پردہ سے ندا آئی یہ محبوب ہے میرا

دیکھو مے تنخیر کیا اک عربی نے

کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جب حشر میں ہنگامہ قیامت کا پایا ہو
اور سہل جان خستہ طلب پیش خدا ہو
خوشید درخشان سوانیزہ پہ کھڑا ہو
اُسوقت یہ عرض ہوگی کہ انصاف ذرا ہو

دلوں کو مے تلخ کیا اک عربی نے
کئی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ترجیع بند بر غزل حضرت لاناقدسی رحمۃ اللہ علیہ

نور حق فخر و جاسر و رعالی نسب
جسے دیکھا تجھے بخش گیا ہر سیر و صبی
مژدہ لطف و عطا ہے ترا دیدار نبی
مر جا سید کئی مدنی العسری

دل جان باو فدایت چرخ غمخوش لقبی

وہ ترا فور ہے اے نور خدا کے عالم
دیکھ جلوہ کہا موی نے تجلی کی قسم
جسکے پر تو سے سنو پین حدود اور قدم
من بیدل بجاں تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ چا است بدین بوا لجمعی

بمحمک اللہ نے ہے باعث کوین کیب
تیری ہی وجہ سے آدم کو یہ رتبہ پہنچا
تو نہ موتا تو نہ ہوتا کوئی اصل پیدا
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم ما

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی بنی

تیرے رتبہ سے ہے کم رتبہ عرش اعظم
قدسیان لیتے ہیں ہر گاہ تر سے سر پہ قدم

غرق ہوں جزا است بین شہ علی نعم نسبت خود لبت کروم و بس منفعلم

زانا کہ نسبت بیک کوئے تو شد بے ادبی

ابر احسان سے سیراب ہے گلزارِ انام بار و رشتاں و شجرِ خلق سے ہیں تیرے تمام
تجھ ہی سے تازہ ہے افراے ریاضِ اسلام نخلِ بتانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زان شدہ شہرِ فخر آفاق شیرین بٹی

سنگِ ارض و سما کے کئے دم میں طے ثبوت قلاب تو سین میں پنی تو برائے گلگشت
سیرِ جنات بھی کی ایک سے بیکر تاشت شبِ معراجِ عروج تو ز افلاک گشت

بہت سے کہ رسیدی نہ رسد تیج نبی

تو نے منسوخ کی توریست اور نبیل زبور سوئی و عیسیٰ و داؤد ہوئے سب مجبور
استد رتھی تری اللہ کو خاطر منظور ذاتِ پاک تو درین ملکِ عرب کردہ ظہور

زان سبب آمدہ قرآن زبانِ عربی

گرمیِ حشر سے گہرا اٹھے جب مخلوقات کوئی ایساں کی پوچھے نہ کوئی خضر کی بات
اے سب عرض کریں تجھ سے کہ اے برجنات ماہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات

لطفتِ فرما کہ ز حد میگذر و تشنہ لبی

خوابِ غفلت میں مری عمر سوی حیف بسر خفستہ بختی نہ ہوئی یادِ الہی دم بہر
بارِ عصیان کا اک انبار ہے میرے سر پر چشمِ رحمت بکشا سوئے من اندازِ نظر

اے قریشی یقی ہاشمی و طہلبی

بجھپھ روشن دل لعل کا یہ احوال سہی
ہے شنگرتا قدسی کی طرح سے یہ بھی
مبتلائے مرضِ عشق ہے جس درجہ نبی
سیّدی اُنّت حبیبی وطیبِ قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درِ مانِ طلی

ترجیع بند

تاجِ لولاکِ لہا لیلۃ الاسرا داری
سِرِّ قوسینِ او اوٹے وفا وحی داری
دیدہ سیرۂ مازنغِ بطا داری
مبہدہ ارض و سمازلتہ آخری داری

حسَن یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری
تیری خاطر ہوئی مخلوق یہ پیدا ساری
اور نیون کو جو پہنچا سو وہ باری باری

حسَن یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری
ترے دم سے ہوا اسلام کا رتا چاری
ختمِ تجسیم ہوا ہر شکل کا نقشا کاری

حسَن یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری
نیری بیمار ہے خلقت مرے ہوا ساری
چارہ کرتی ہے ناچارِ حسدِ ناچاری

حسَن یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری
ہندی و روحی و قوسی و شہا ناماری
بن ترے پائے شفا کیونکہ ترا آزاری

حسَن یوسف دمِ عیسیٰ دیدِ بیضا داری
انچہ خوبانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

نورِ رحمت ہے تو اسے نورِ خدا کے نزدیک
جلوہ حق ہے تو اسے جلوہ خلاقِ جہان
ہو سکے کس سے ترے دھنک علی کا بیان
شانِ بین تیری علانیہ ہے مطلق قرآن

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ بدیعینا داری
انچھو بانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

پہنچا جب چرخِ چہارم پہ شہبازِ ابراق
وکیہ سرِ حضرت عیسیٰ کا ہوا جینا شاق
عرشِ میانِ موجِ تماشا رہے با صد شاق
آئی پردہ سے یہ آواز کہ جانِ عشاق

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ بدیعینا داری
انچھو بانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

درجِ وحدت سے جو چمکا ترانہِ اکرم
ہو گیا عالمِ لاہوت کا اور ہی عالم
تیری زینت سے ہوئی زینتِ عرشِ اعظم
بین ترے نور سے پر نورِ حدوث اور قدم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ بدیعینا داری
انچھو بانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

حسنِ یوسف کو ترے حق سے کیا دیکھو مثال
ہے وہ اک قدرہ عیساں تو ہے بدرِ کمال
کشورِ حق کا سلطان ہے تو بقیالِ مقال
ڈال لین کیوں نہ حسینانِ حیاں تیرے ذوال

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ بدیعینا داری
انچھو بانِ ہمہ دارند تو تنہا داری

سر سے پائیک ہے تو بے ریب و ریاضتِ نور
بچ ہے ہر عضوِ مقدس ہے ترا شعلہ طور

دیکھتے حضرت موسیٰ اگر حضرت کا ظہور
صاف تسلیم ادا کر کے یہ کرتے مذکور

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ یسینا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

وہ گل تر ترے رخسارین ماشار اللہ
جسے دیکھتا تری تصویر کو واللہ باللہ
بارغ وحدت میں دوسیب کی پین گویا واللہ
وہ یہی کہے کچھار ہے کہ سبحان اللہ

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ یسینا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری



کس کے در کا بنا در بان امین جبرائیل
کس کا پھر غاشمیر بردار ہوا میکائیل
کس کو حاصل ہوئی مازناغ لعل کی تمکیل
کس کا عاشق ہوا معشوق جہان پناہ جلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ یسینا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری



گر می حشر سے گہرائے ہر اک پیر و صبی
انبیاء تجھ سے کہیں وقت شفاعت طبعی
نضر و ایاس کو مجبور کرے نقشہ لبی
سب ہیں بیمار ترے تو ہے طبع قلبی

حسن یوسف دم عیسیٰ یدِ یسینا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری



واسطے تیرے بھی ہے یہ بساطِ افلاک
منزلت کو تری پہنچا نہ کوئی بھی چالاک
ہے سزاوار تو ہی رفعت شانِ لولاک
منہ کے بل شک کے گئے تر سن فہم اداک

	حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ ریفیاداری انجمنِ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
--	---	--

نور کا کوئی بتائے کہین سایہ دیکھتا شانِ تین جہاں خدا آپ کے وصلِ علی		بختِ بجا ہے ترے سایہ اقدس میں شہیا نور وہ نور کہ جو نور ہے عالم آرا
--	---	--

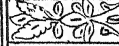

	حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ ریفیاداری انجمنِ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
---	---	---

اے ہر عیب کو رحمت سے چھپا نا حضرت اپنے ہر ناز کا انداز دکھا نا حضرت		فتنہ شہر سے بسمل کو بچا نا حضرت کوڑہ شربت دیدار پلا نا حضرت
--	---	--

	حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ ریفیاداری انجمنِ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	
---	---	---

تضمین برہنہ جات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ اول

سر اٹھائے کی نہیں طاقت ہوں سدا جبریل خُذْ بِطَافِكَ يَا اَلْحَمْدُ مَنْ لَكَ اَذَا قَبِيلِ		یہ گراں بارِ سفرِ افوس یہ راہِ طویل فضلِ بنِ تیرے نظر آتی نہیں کوئی سبیل
---	--	---

	مُقَلِّسْ بِالْحَقِّ يَا قِيَّ عِنْدَ بَايَكْ يَا جَبِيلِ	
---	---	---

روزِ شب پرتا ہوں مولا ہوں گدا بقیالِ قیل خُذْ بِطَافِكَ يَا اَلْحَمْدُ مَنْ لَكَ اَذَا قَبِيلِ		ایک دم ہوتا نہیں کمِ دل سے یہ فکرِ خیل کرفنی اپنے کرم سے محکوباتِ کزبیل
---	---	--

مُفْلِسٌ بِالصَّدْقِ يَأْتِي عِنْدَ بَابِ الْجَلِيلِ

ہو بروزِ حشر سر پر سایہ لطفِ عظیم
ہوں سراپا غرقِ بحرِ معصیت میں اگر کم
دُوبہٴ ذَنْبِ عَظِيمٍ فَغَفَرَ اللَّهُ ذَنْبَ الْعَلِيمِ

إِنَّكَ تَخْصُصُ عَمَّا يَبْتَغِي مُذْنِبٌ عَبْدٌ ذَلِيلٌ

شوقِ بہتی کے تاشہ میں رہا فوس مخ
طفلِ آسمان کی سب صرف در لعب و ہلو
حسب وعدہ بن نہائی مجھے کوئی فکر نحو
مِنْهُ عَصِيَانٌ وَنَشِيَانٌ وَ سَهُوٌ بَعْدَ سَهُوٍ

مِنْكَ إِنْسَانٌ وَفَضْلٌ بَعْدَ أَعْطَاءِ الْجَزِيلِ

خود خج ہوں دیکھ کر اپنے معافی قیل
عز سے ثابت ہے بالکل ہوں ایمِ ذلیل
کوئی دنیا میں نہ ہو گا مجھ سے نوارِ مبتذل
كَيْفَ حَالِي يَا إِلَهِي لَيْسَ لِي غَيْرُ الْمَعْلُومِ

سَمِعُوا أَعْمَا لِي كَبِيرًا زَادَ طَاعَاتِي قَلِيلَ

سناک عصیان سے ہوا ہے شیشہٴ دل چوچور
سنتِ مشکل میں پڑا ہوں کیونکہ ہوں اس عبور
صورتِ تصویر سکتے ہیں ہوں ارب العفور
أَنْتَ شَافِي أَنْتَ كَافِي فِي مَرِيئَاتِي كَمُو

أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ رَبِّي أَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلُ

ہوں در دولت پہ حاضر شاہِ کربہر نبی
حالِ دل روشن ہے تجھ پہ کیا مخفی و کیا جلی
آرزو اے قاضی الحاجات ہوا ز بس یہی
عَافِي مَزْكِ دَائِمٍ أَقْصَى حَقِّ حَاجَتِي

إِنَّ لِي قَلْبَ سَقِيمٍ أَنْتَ مَنْ تَشْفِي الْعَلِيلُ

کام فرما رحمتِ عالی کو اے فردِ صمد
چھوٹا اس غم سے نامکن ہے بے تیری مدد

ذنب واحد کیا ہو خواہ شیطان کو اشد
طَالَ يَارَبِّ ذُنُوبِي مَثَلِ رَمْلٍ لَا نَعْدَ

فَقَفَّيْ كُلَّ ذَنْبٍ فَصَفَّ الصَّفَّ الْجَمِيلَ

سوزش نازہم سے بجا بارالہ
شعلہ آسا کا پتا ہوں آتش دوزخ سے آہ
تیرا بن ہوں اگرچہ ہوں حریمِ روسیہ
قُلْ نَارِيْ اَبْرَدِيْ يَارَبِّ فِي حَقِّ كَمَا

قُلْتُ قُلْنَا نَارُكَوْنِي اَنْتَ فِي حَقِّ خَلِيلِ

رکھ حساب عاقبت سے داورِ محشر معات
صغیرِ قمر طاس دل سے حکمتِ حرفِ ہوا
بجھڑ ہو کر پھوٹن طابو و لیلین اور قات
هَبْلَنَا مُلْكًا كَبِيرًا مُجْتَمَاعًا مُخَانَفًا

رَبَّنَا اِنَّكَ قَاضِي الْمُنَادِي جَبْرِ قُلْ

اک نگاہِ فیصلہ سے تیری تو اَب حکیم
منتظر ہوں دیکھ کر حمت کی آنکھوں کریم
مول لیون جنت الفردوس جنت النعیم
رَبِّ هَبْ لِيْ كَذَلِكَ فَضْلًا اَنْتَ وَهَّابُ الْاَنْعَامِ

اَسْتَعِيْ مَا فِي ضَمِيْرِيْ ذَلْنِيْ خَيْرَ الدَّلِيْلِ

شک نہیں کہ روزِ قلاب سے ٹھکریاں روح
خوار کہل گہن بن چپ گیا کس کا یوح
دیکھتا رہی اگلا تاب ہو تو سشلِ نصوص
اَيُّهَا اَيُّهَا عَيْبَةُ اَيُّهَا اَيُّهَا نُوْحُ

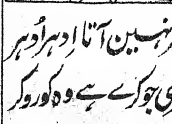
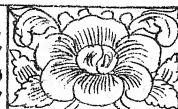
اَنْتَ يَا صِدِّيقَ عَاصِيْ نَبِ الْاُمَمِ الْخَلِيْلِ

مُسَدِّسِ شجرِ حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

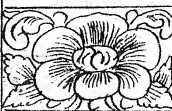
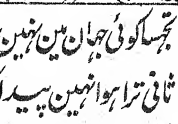
اے ملک فکر نصرت نبی لکھ سنوار کر
قرطاس زر نگاریہ لے آشکار کر
بعد اسکے حرف مین سے خط استوار کر
پیر مطلع شنائے نبی پڑھ بچار کر



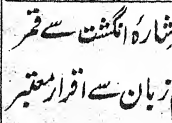
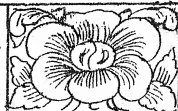
یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



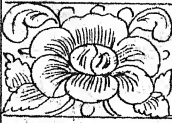
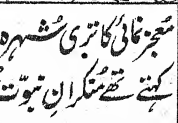
تجسما کوئی جهان مین ہمین شاہ بحر و بر
دعوائے ہم سری جو کرے ہے وہ کو رو کر
ثانی ترا ہوا ہمین پیدا کوئی بشر



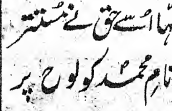
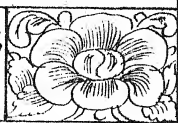
یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



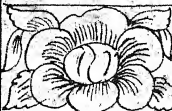
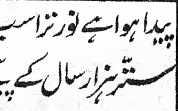
معجز نامی کا تبری شہرہ ہے گہر گہر
کرتے ہیں ہم زبان سے اقرار عقبہ
کھتے تھے منکر ان نبوت جھکا کے سر



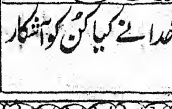
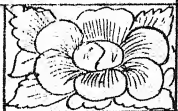
یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



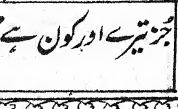
راز خدا مختار کہا اسے حق نے ستر
لکھا احد نے نام محمد کو لوح پر



یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



کس کے لئے خدا نے کیا کن کو آشکار



بتلائیے تو گزریے پیمبرین صد ہزار
لولا کہ کس کی شان میں تھے کہا چار

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

سیح تو یہی ہے کلمہ توصید کی قسم
لیتے ہی تیرے نام کے ہوتا ہے نور غم
پاتے ہیں تیری شان میں شان خدا کو ہم
پہر کس طرح ثبوت نہ ہو منہج کرم

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

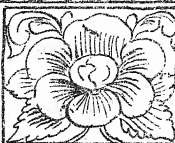
آدم کو بیہ جو رتبہ عالی ہوا عطا
لعلت کا طوق گردن ابلیس میں پڑا
سجدہ ملا یوں نے کیا سر جہکاجہکا
تیرا ہی تو سبب تھا یہ اب شان کبریا

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

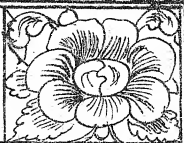
احمد کا میم میم الفت لام میم ہے
بندہ کو اس کنایہ سے فرحت عظیم ہے
لاریب عالم اوس کا خدا ئے علیم ہے
تیری طرف اشارہ رب الکریم ہے

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر

قرآن میں جایا کیا اللہ نے بیان
ارباب معرفت کی زبانی خبر ہے ان
تھے کہ تیری شان میں نازل ہوا قرآن
ہر آیت قرآن سے ہوتا ہے یہ عیان



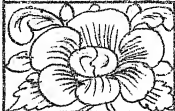
یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



اس شان سے ہوئی کہ بی شان عرش بھی
صل علی کی دہوم ہر اک سمت سے اونٹنی



اس شان سے ہوئی کہ بی شان عرش بھی
صل علی کی دہوم ہر اک سمت سے اونٹنی



یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



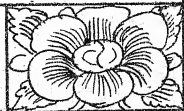
طے دم میں کین مسافت شد آسمان تمام
چلتے تھے گام گام پہرتے یہی کلام



پہچا تجھے خدا نے وہ رہا از تیز گام
جبریل عمر کا بے ہاتھ میں لگام



یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



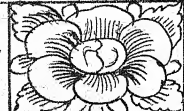
جلوہ دکھائیے اسے اُس آن وہاں سے
یہ بھی کہے زبان عرب میں زبان سے



بسمل کو اب بلائیے ہندوستان سے
معراج میں گئے تھے شہا جیسی شان سے



یا صاحب الجہاں ویاسید البشر
بعد از خدا بزرگ تویی قصہ مختصر



مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

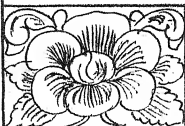


یارب عطا ظہور دلاؤ و داد کر

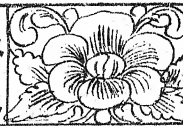


یارب عطا سرور سے اتنا دکر

یارب مری خطا پر عطا کو زیاد کر
یارب تو سوئے مانظرِ لطف و داد کر



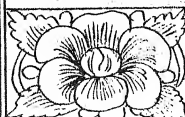
یارب بفضلِ خویش مجھے با مراد کر
یارب بحق احمدِ محنت ارشاد کر



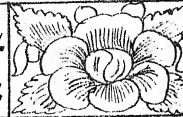
یارب تو کار ساز ہے بندہ تو از ہے
یارب عیان ہے تجھ پہ جو کچھ دلکار از ہے



یارب ترا سدا سے درِ لطف باز ہے
ناچار و عجز و نون کا تو ہی چارہ ساز ہے



یارب بفضلِ خویش مجھے با مراد کر
یارب بحق احمدِ محنت ارشاد کر



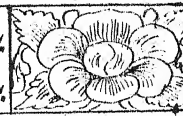
بندہ سنائے جا کے جسے اپنا حال نزار
نالان ہوں دیر سے مین جگر خستہ و لغزار



جز تیرے اور کون ہے اے ربّ کر دگار
فرجِ المِ حَیْط ہے ہر سو بلا شمار



یارب بفضلِ خویش مجھے با مراد کر
یارب بحق احمدِ محنت ارشاد کر



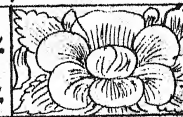
ہوتا ہے دل مین بختِ جِرایم سے افعال
پر مان ترے کرم کی نظر پر ہے یہ سوال



تُن مَن کے تیرے حکم خداوندِ جلال
کس منہ سے چاہے تجھے جو چاہی تجھ سے حال



یارب بفضلِ خویش مجھے با مراد کر
یارب بحق احمدِ محنت ارشاد کر



سمجھتا نہ یہ کہ قابلِ قہر و غضب ہوا
جو کچھ خلافِ حکم ہوا مجھے سب ہوا



بہکا پہر امین بھول کے تھم کو عجب ہوا
مانا کہ ہر گناہ کا مین ہی سبب ہوا

یار بفضلِ خویش مجھے باہمراؤ کر
یار بحق احمدِ مختار شاہِ دکر

ثابت ہے یہ کہ موجدِ ارض و سما ہے تو
لا ریب فیہ رازِ حق شاہِ وگدا ہے تو
تحقیق ہے کہ مالکِ ہر دوسرا ہے تو
سب احتیاجِ مندینِ حاجت روا ہے تو

یار بفضلِ خویش مجھے باہمراؤ کر
یار بحق احمدِ مختار شاہِ دکر

ہستی سے جب الہی مجھے انفسِ باغ ہو
نظراتِ رہ سے میرا نہ خلی و باغ ہو
ہمراہِ تیرے لطفِ کار وشن چراغ ہو
سیرِ ارم ہوا اور یہہ دلِ باغ ہو

یار بفضلِ خویش مجھے باہمراؤ کر
یار بحق احمدِ مختار شاہِ دکر

بخشش کا انتظار ہے بندہ الہی بخش
عصیان سے شرمسار ہے بندہ الہی بخش
ہر لحظہ بیکار ہے بندہ الہی بخش
گو یا یہ بار بار ہے بندہ الہی بخش

یار بفضلِ خویش مجھے باہمراؤ کر
یار بحق احمدِ مختار شاہِ دکر

گر چہ ذلیل و خوار ہوں اور رویا ہوں
گوشتِ عمل سے بحالِ تباہ ہوں
کم عقل و کم شعور ہوں کم گشتِ راہ ہوں
لیکن ترا ہی کلبِ دربار گاہ ہوں

یار بفضلِ خویش مجھے باہمراؤ کر

	یارِ بحق احمد مختار شاہِ دکر	
طاقت سے طاق سرگڑی سیما کے ہون		عشر سے ضعیف جسم ہے بے اختیار ہون وقتِ پسین ہے شرم سے زار و نزار ہون
	یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ دکر یارِ بحق احمد مختار شاہِ دکر	
ہر جا پہ تیری جلوہ نمائی کی ہے پکار کافور ہون جو ہوش و خرد صیر اور قرار		جو فیضِ تیری ذاتِ مقدس کا آشکار شکلِ کلیمِ نیکو بھی دکھلا دے وہ بہار
	یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ دکر یارِ بحق احمد مختار شاہِ دکر	
پہنچے نہ تہ تلک کہ ملک پہونچا مار پر داؤد کے نوامین وہ پیدا ہوا اثر		یوسف نے تجھے چاہے مین چاہا ہر دھڑر یونس کو بلین باہی سے دم مین کیا بدر
	یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ دکر یارِ بحق احمد مختار شاہِ دکر	
بندہ کا پردہ دار ہے اور غافر الذنوب رحمت ہو کاش مجھ پہ بھی رکھا شفا نقوب		تو عالم الغیوب سے اور سزا تر المیوب تا یب ہوا انصوح ہو فضل تیرِ یوب
	یارِ بفضلِ خویش مجھے باہرِ دکر یارِ بحق احمد مختار شاہِ دکر	

رشتہ بہرہ بوالہ بشر کو ملا جسکی حد نہیں
ایوب کو وہ صبر دیا جسکی حد نہیں
احسان فرج پروہ کیا جسکی حد نہیں
کیسا خلیل شاد ہوا جسکی حد نہیں

یار بفضل خویش مجھے باہر ادا کر
یار بحق احمد مختار شاد کر

روشن ہے تجھ پہنچ بے لعل کمال سب
جس درجہ مبتلا ہے برج و غم و لقب
دستِ کرم اب اس کے مطالعہ کا ہو سب
عرصہ سے پڑھ رہا ہے یہ مضمون باب

یار بفضل خویش مجھے باہر ادا کر
یار بحق احمد مختار شاد کر

شجرہ خاندانِ شہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لب کشا ہو پہلے محمد کبریا کیواسطے
اور تائیں آلِ مصحاب صفایا کیواسطے
بعدہ نعتِ محمد مصطفیٰ کیواسطے
دست بستہ پہر ہو عرضِ دعا کیواسطے

تا و بر رحمت ہو واتیری دعا کیواسطے

یہ جو ہے سید محمد باعلی بندہ ترا
حالِ دل سے اکی تو واقف ہواے باخدا
جس عصیانگی گرفتار ہے کر سکورا
فضل سے اپنے تو کراں کی حاجت کو روا

Checked
1987

حضرت پیران چشتی اولیا کیواسطے		
جزیرے مشکل کشا مشکل کشا کوئی نہیں مٹنے والا مدعا تجھ سنا کوئی نہیں		جزیرے مشکل کشا مشکل کشا کوئی نہیں راز دل کپہ کروں ظاہر مرا کوئی نہیں
سن جناب انتظام مقتدر کیواسطے		
چارہ بیچارگان ہے تیری حکمت اور حکیم عفو کرا سکی معاصی رحم کرا س پر حرم		اسرا ہے ذات اقدس کا تری رب الیکرم ہو سام ہم عصیان سے لبسماں دینیم
شہ معین الدین حکیم با وفا کیواسطے		
جلوہ گر شے میں ہی کیا ذرہ کاشمیر کر عطا وہ شہم بیجا جس کو تھمائے غر		جلوہ شان مبارک لے خدائے داد گر گروش سیارہ اعمال سے ہوں کو رو کر
اب محمد فاضل قطب الضیاء کیواسطے		
بخندے میرے جبرائیم از پے شاہ اُم دے مجھ داد اور محشر راحت باغ ارم		کر کرم اللہ تمجید سے شہنشاہ کرم بہر حضرات جناب اولیائے چشت ہم
شاہ اکرم شاہ اکرم با سنا کیواسطے		
ہو شفاعت اسکی مشرین محبوب بار نقیب سید الشہداء امام مجتبیٰ جکا نقیب		باعث ایجا و خلقت وہ جو ہے تیرا حبیب شان میں نازل ہو اقرآن حکیم کی محجیب
شیخ سوند اصف یارن پارسا کیواسطے		
جسے جو مانگا دیا تو نے شہ عالی صفات		تیرے قبضے میں بین النعام نامی کائنات

صورتِ داود خوش الحان عجبے کر پائے فات
مے زبان کو وہ لطافت بان ہو جس نبات

شیخ داود و لی خوش لقا کیواسطے

رہے ارنی لن ترانی کا ہوا انکرا اوصاف
طور پر موسیٰ کو دکھائی تجلی بے غلاف
اک نظر محبو کی کہلائے خطا کر کے معاف
اپنا وعدہ پورا کر تو گو ہو نہیں وعدہ خلاف

شہ محمد صادق صدق اللہ کیواسطے

ہے یہی ایمان اپنا قل ہو اللہ احد
سرفراز ہے عیان ہے خدا اللہ احد
سکے تیرے وصف اقدس لم یلد لم یولد
دل و لم یولایک جان روح نہ کنوا احد

لطف فرما تو عبید الوفا کیواسطے

دل کے آئینہ میں جہدم دیکھتا ہوں کیونکہ
خود غفل ہوتا ہوں حالت دیکھ کر بے گفتار
حسب وعدہ بن آیا ایک بھی کار نہ کو
رو سیاہ ہوں یا الہ العالمین کس سرخرو

شہ نظام الدین بلخی با خدا کیواسطے

کشتی دل ہے پہنسی اپنی بگرداب چمن
پانی پانی خضر سا ہے مرا تن اور بدن
یل کی صورت از تائے کلیجہ افواہ المنن
پار کر بحر کرم بحر الم سے بے سخن

شہ جلال الدین شیخ آشنا کیواسطے

یایہ لطف مکر سے کر مجھے یہاں تک غنی
آرزو رکھوں ہوا تیرے بند کیسے کوئی
تجھی سے چاہوں تجھ چاہوں کیا غنی کیا غنی
تو ہی برلا من و عن میری منتائے دلی

قطب عالم عبد قدوس صفیا کیواسطے

باغ بی تن گل آسا کہلا پڑ مرده دل
کونسی صبح وعدہ دے تر پار ہون نخل
نخل گلچین مجھے ہوتی این خطائیں متصل
شب نیم حمت سے کہیں لب طبع مضحل

شیخ عبدالحق جناب اتقیا کیواسطے
طوق لعنت ہر گلیں جسکے وہ ایذا رسا
درپے ایمان ہے ہر مومنان با خدا
موجہ و سواں سیما ہے وہ وفوی عیا
شرے اس اہل بلوچ کے مجھے یارب بجا
عزت و سواں سیما ہے وہ وفوی عیا

عارف عبدالحق محقق پیشوا کیواسطے
چاہے بندہ لوازی تجھ کو بے بندہ لواز
بے نیازی تجھ کو یہاں ہے کریم بے نیاز
کیونکہ تیرا نام ہے آمرزگار و کاساز
سرفروہوں بار عصیان سے مجھے کسرفراز
سرفروہوں بار عصیان سے مجھے کسرفراز

احمد عبدالحق شہ لطف و سخا کیواسطے
جل رہا ہوں آتش تحوین سے مثل چنار
مخ آتش خوار کی صورت ہر اپنا کاروبار
پہنک راہ ہر مجھ سمیتین دل بے دودنار
آپ حمت مجھ اس آگ کو آمرزگار
آپ حمت مجھ اس آگ کو آمرزگار

شہ جلال الدین صاحب اتقیا کیواسطے
ظلمت رنج اشم کو شعل فغفور بخش
نور ایمان کو ترقی مئیائے نور بخش
زخم مصام الم کو مرہم کافور بخش
دشمن ایمان بے ایمان کو عذرا بخش
دشمن ایمان بے ایمان کو عذرا بخش

خواجہ شمس الدین غوثید ولا کیواسطے
معرفت کی راہ سے آگاہ کر رب الہما
جادو صبر و قناعت پر ہوا پنا اقتدا
تا کیلے مجھ پر حقیت اور حقیقت کا پنا
منزل مقصود کو پہنچوں یہی ہے مدعا
منزل مقصود کو پہنچوں یہی ہے مدعا

توشہ	شہ علاؤ الدین صابر رنجاکیواسطے	توشہ
توشہ رہ کچہ نہیں اور بچ چکا رحت کا کوس	توشہ	ابین کیسوی آمد سے اوڑا دل سو سو کوس قافلہ سالار یوسف سان غلام بے فلوس
توشہ	تو اعانت کر فرید باوفا کیواسطے	توشہ
ہوں بگو کی طرح ہیرا تاڑا تاسرے خاک	توشہ	حشت نام کے ہاتھوں سر گریبان کر کچاک پیر سرین پاش کی ہر سوزن حرت پہ تاک
توشہ	خواجہ قطب الدین روانی بے روا کیواسطے	توشہ
توس چالا کا ڈھیلہ بوس سے چٹ تنگ	توشہ	برج براق طبع کا اب اور ہی کچہ نہ ٹنگ دسبدم اترتا ہے پناہ نہ ٹنگ رنک پتنگ
توشہ	شہ معین الدین باصدق و صفا کیواسطے	توشہ
ہو صدای قتل حلقوم صدر شک جرس	توشہ	صورت مینا گلا گھٹ گھٹ کے آتا ہر نفس ساغر امید بہر کو بادہ وحدت سے لیس
توشہ	خواجہ عثمان حلیمہ یا حیا کیواسطے	توشہ
باز گشت اسکی ہر صیے باز گیر تے بن چال	توشہ	مکر سے خالی نہیں دنیا و دنی کی چال و مال زیرینیت عیش عشرت لسا کا ہر خواہ خیال
توشہ	شہ شریف زندگی صاحب لوا کیواسطے	توشہ
بادشاہی ہو ہر مطلب گدائی سے غرض	توشہ	تیرا طالب ہوں نہیں بلکہ خدا فی سر غرض

زہد تقویٰ غرض نے پارسائی سے غرض ہو سائی میری تجھ تک رسائی سے غرض

حضرت مودود چشتی پارسا کیوا سطرے

بہرین خون جگرینے سے ہون ناراض میں موت آئے سیزہ چھینے سے ہون ناراض میں
واہن دست بخون سینے سے ہون ناراض میں روزِ غم کہانیکے روزینے سے ہون ناراض میں

جون زلیخا وصل یوسف ہو خدا کیوا سطرے

ہوش دے اتنا مجھے میں تیرا دیوانہ رہوں بچہ پر دم جان ثنا ریشل پروانہ رہوں
لشہ آفت میں تیرے سب بیگانہ رہوں دے وہ جام بخودی بس گزشتہ رہوں

نوحہ خواستگار گریا کے واسطے

ہو خدا تک عشق احمد مصطفیٰ سینہ کے پا اور رہے دلیمن کہانتا گر ٹہری مانہ خدا
بیقراری میں کئے بلبل کا ہر بل و نہار دست برداری میں ہوش و خرد صبر و قرار

احمد بہنام احمد مجتبیٰ کے واسطے

صورت پر کار گوش میں ہوں نہیر آسمان ایک قدم پہر تا ہوں پر تیرا نہیں مٹا نشان
سخن آتوب کی صدا گے میں پوچھتا ہے ان چڑھت بن حقیقت کیونکہ ہوجہ پر بیان

کاشف الباطن ہوا سحاق آشنا کیوا سطرے

لمعا انعام قدرت کی ہے ہر شے میں جہلک ہر مذاق شیرینے لطف سے ثابت رنگ
ذرا ناچیز ہوں دے غیرت انجھ چمک تا بدر روشن رہے جس سے چراغ مروک

خواجہ ممتاز علوی رہنما کیوا سطرے

نورِ عرفان سنور کرے دل کا چراغ
ظلمتِ راہِ ضلالت سے ہو حاصل انوار
ہر گُلِ لاکھ پھول سے کھلے گل میں داغ
رکھہ خیابانِ تنہا کو ہمیشہ باغ

یو میری شاہِ بصرے با وفا کیوا سٹے

حد سے گذر ایچ و غم دور کیا اب کرفا
دوست رکھہ مجھ کو کہہ پیش نظر حاضر حضور
سنگے قوت سے ہوا ہے شیشہِ دل چور چور
شرودہ وصلتِ ناب بخت سے میرا قصور

شہِ خدیفہ مرعشی صاحبِ عطا کیوا سٹے

مجمع ہوں اہلِ وقت جیت کر دیارِ مین
یاد ہو میری بھی شاہِ جمعِ حصارِ مین
ہوں پسندیدہ زبانِ شوگونِ انہارِ مین
مے فصاحتِ استقراریا بری گفتارِ مین

خواجہ ابراہیم ادم باوشا کیوا سٹے

حضرت ایوب کے مانند کرمابر مجھے
رکھہ ہر ایک کربِ بلا مین راضی و شاکر مجھے
اتھارے نفسِ آمارہ پر کراؤں مجھے
اپنے ذکرِ پاک کا یارب بناؤں مجھے

شہِ فیصل ابنِ عیاض اہلِ عز کیوا سٹے

ہر طرف سے پہر پہر کے یہ تیرا بیمارِ عشق
آپڑا در پر ترے لے چارہ گرازا عشق
جان بلبے خیر مرنا جو یہ سرشارِ عشق
ہو سیمائی میسائے جہان درکارِ عشق

عبد واحد عاشق رب العلام کیوا سٹے

عزت و جاہ و حلال و حشمت و مال و مثال
تو نے بخشا میری لایقِ تجکوب کپڑے و اجمال
ہو ترے احسان کا مومن میرا مالِ مال
پر مری حسرتِ قلبی مابقی کو بھی نکال

شہ حسن بصری کہیہ یا بقی کیوا سٹے

مین ترن تنہا مقابل لشکر عزم لائق
کہنچتا ہے گوشہ دامان جان فکر ارشد
سخت شکل مین پڑا ہوں ایخدا وندا احد
کامیاب ہونا نہیں ممکن بجز تیری مدد

کر مدد یارب علی مشکل کشا کیوا سٹے

گرچہ ہوں غوار و ذلیل مستند و رو سیاہ
تیرا بندہ ہوں پر اسے شاہ شہ عالی پناہ
فتنہ روز قیامت سے بچا بارالہ
کر نہ میرے نامہ اعمال بد پر کچھ نگاہ

شافع محشر محمد مصطفیٰ کے واسطے

آستانہ پاک پر نالان ہوں باحد چشم تر
اب یڈا اللہ فوق اید پیہم پہ کرا پی نظر
مجھ کو میری عقل لا یعقل نے کر کے کور و کر
باز رہا تیرے در سے اور پہرا یا در بدر

رحم کر مجھ پر خدا وندا خدا کیوا سٹے

کام سے اپنے الہ العالمین با کام ہو
یہ محمد با علی خوشوقت نیک انجام ہو
مطلب نل اسکالے یزدان جو خاص علم ہو
وہ ترے دربار عالی سے اسے انعام ہو

ہاتھ پہیلایے یہ جب اپنی دعا کیوا سٹے

سرنگوں ہودم نہا راب آگے بوجائے ادب
شکر کا سجدہ بجا لا دست بستہ ہو کے اب
وعدہ لا تقطو فرما رہے خاص رب
مژدہ ای لہل یہ جو مطلب برابر کا سبب

واسن امید پہیلایا اب عطا کیوا سٹے



مناجات بد رگاہ قاضی الحاجب نزول باران رحمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے خدا وارندہ ہر دو جہان
اے خدا اے کاشف اسن و امان
اے خدا اے خالق برائے و جان
اے خدا اے واقف ریز نہان

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

الغیاث اے شاہ دوران الغیاث
الغیاث اے چارہ فرمان الغیاث
الغیاث اے شاہ شان الغیاث
الغیاث اے جان بجان الغیاث

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

ہر طرف ہے خشک سالی کا ظہور
گرچہ آتی ہیں گھٹائیں بر ضرور
تپتی ہے ہر سوزین مثل تنور
پر نہیں ہوتا ترشح کا و فور

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گھٹا باران کی

وہ ہوا میں ہیں زمین آئین نظر
باد صحر کا یہ کچھسہ بالا ہے سر
ہو گمان بارش کا جن سے سر بسر
ہے خزان کا جسے جھوکے میں اثر

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کریٹا یارب گھٹا باران کی

آسمانوں کے چڑھی ہے سر پر خاک
پہرتے ہیں سر نو گویے پرتپاک
اور زمین پر خاک کا ہے سینہ چاک
ہے شفق کی جا فلک پر رنگ خاک

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کریٹا یارب گھٹا باران کی

ہر چند وہر پرند ہر جاندار
کہول کر منتظر با صبر انتظار
پہرتے ہیں پانی کی خاطر بے قرار
چاہتے ہیں برسے پانی کی پیہار

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کریٹا یارب گھٹا باران کی

فحط کی زد سے بچا بارانِ الہ
اب بلا بارش نہیں بندوں کی جاہ
کر غریبوں پر ترسم کی نگاہ
نعرہ زن ہے ہر نفس شام و پگاہ

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کریٹا یارب گھٹا باران کی

کوئی استقار کی پڑھتا ہے نماز
دست بستہ کوئی با سوز و گداز
سرفرو ہے کوئی با عجز و نیاز
کہہ رہا ہے اے کریم کار ساز

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی

کر عطا یارب گہٹا باران کی

لے خیر ہر کار بے کاران کی
اب بسا فی چاہے عصیان کی
نیشک سالی سے پڑی ہے جان کی
ہے دہائی صاحبِ غفران کی

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گہٹا باران کی

بہر حق بہر محمد مصطفیٰ
بہر حسنین و بتول پارسا
بہر اصحاب جناب مقتدا
بہر شہداء کی کرامت روا

بدلی جاتی ہے ہوا انسان کی
کر عطا یارب گہٹا باران کی

سلام

سلامی و کبھی تو ہے نالہ و فغان کیسا
حسین کہتے تھے رورو کے ایخدا و ندا
راہی ٹوٹ پڑے سر پہ اشقیاء کے فلک
گرے عقاب سے اکبر تو بانو چلائی
جو ہم شبیہ محمد تھا باغ ہستی میں
طلبین پانی کی کہتے تھے حضرت شبیر
زمین لرزتی ہے رونا ہر سب جہان کیسا
ترے حبیب کا اُجڑا ہے بوستان کیسا
یہ کم روحِ پیمر پہ ناگہان کیسا
تڑپ رہا ہے مرالال نوجوان کیسا
پڑا ہے خاک پہ خاموش غنچہ سران کیسا
ہوا شہید مراد فضل بے زبان کیسا

کیا تباہ محمد کا دودمان کیا
لباس نوشہرہ کا رسم ہے خوفشان کیا
ہو اسے چاند مرینہ کا بے نشان کیا
چلا ہے شام کی جانب کو شادمان کیا
ہو اسے خیمہ عصمت پہ بدگمان کیا
جگر تو ٹھنک چکا یا رب یہ ہو جوان کیا

ستم شکاریان اعدا کی الحیف و ہذر
وہن بہائی تھی آنکھوں کے خون بھری
گلے پہ پیر کے خنجر کو شمر تھرایا
چڑھاکے نیزہ پہ سر شہر کا لشکر بے پیر
یہ جبر صبح قیامت کہ شام کا لشکر
رُکا جو سینہ میں دم بولین زینب و کلوم



ابو بخش بے بسل کو از پے حنین



غلام آل محمد ہے نوشہرہ خوان کیا

دکھایا گاؤہ صفحہ کیا حشر میں ساقی کو
سنے جب تو صدائے نعرہ اللہ اکبر کو
پلا دو آب اک قطرہ مرے معصوم اصغر کو
یہ آفت تھی پس مردوں برادر سے برادر کو
کہا تو اصد سے صفحہ نے کہ کھدینا یہ اکبر کو
سیجا میرے چھوڑا کس پہن یا رب بے پر کو
بجھایا آب خنجر سے شعاع ابن حیدر کو
اجازت دیجئے رن کی اب اس بیمار صفر کو
نظر سے دیکھتے ہی خون آلودہ کبوتر کو

پیا سا جنے مارا مجرئی سبط پیر کو
گلے پہ پیر ناخن کیا حضرت نے قاتل کو
بلکتا ہے بلا پانی کہا مولائے اعدا سے
خنجر اڑا سحر دیا میں بھی فرزند انسلم نے
مجھے بھولے ہو تم دل سے میں نکو یاد کرتی ہوں
کہیں بابا طین تو اسے کھی کہنا یہ دور کو
بہر گراؤ گئے نہ کیوں شعلہ دل شیدا اکبرین
توقف تا کہا مولاکہا عاید نے آقا سے
اڑے و سان صفحہ کے عا سینہ میں لڑی ہر کا

خیابان حسینی میں چلی باو عز ان کیسی
رکھا نور و زنگ پہو کا پیاسا داشت کرل میں
سر نشیہ کو دیکھا جو نیزہ پر فرشتوں نے
شکھا یا عین موسم میں بہار گلشن ترکو
دی ایذا موزیوں نے اقتدار الہیہ کو
کہا رو کر ہوئی سحران لوگو ابن حیدر کو

غیم شہیر میں شام و سحر ہوئے نہ کیوں لہلہ
دو بایا خون میں بکریاں کے شکار کو

طاعات حق ہے مجبوری طاعت حسین کی
سجے میں سرکٹا کیا جنبش نہ کی ذرا
اللہ رے سختیاں فلک بکھارنے
روتے تھے ساکنانِ فلک بامِ عرش پر
چھوڑا زام ضبط کو ہرگز نہ ہاتھ سے
بیعت طلب کی خفش ملعون نے حیف ہے
ہلٹی تھی قبر رتم وافر سیلاب کی
دلین خیالِ قرنِ ستم جانینِ اضطراب
جنت میں فاطمہ علی ختمِ مرسلین
اکبر ہوا شہید تو بولے یہ اہل کین
لب پر صدائے شکر ہے دلینِ رابطہ
زینب پکارین شہر دمِ اختصار ہے
ناہی ہو سکے پہلے جماعت حسین کی
محور صائے تھی عبادت حسین کی
ویکھی کس آنکھ سے یہ مصیبت حسین کی
زخموں کی چور دیکھ کے حالت حسین کی
کیا مستقل مزاج تھی ہمت حسین کی
لازم تو یہ تھا کہ تادہ بیت حسین کی
وہ کام کر رہی تھی شجاعت حسین کی
نہ تھی تنِ لطیف میں ہزات حسین کی
روتے تھے ہیجان کر کے مصیبت حسین کی
پہونچی اب مغربِ شہادت حسین کی
زین العبا کو تھی یہ وصیت حسین کی
تہم جا ذرا میں دیکھ لوں صورت حسین کی

یو افلائی ہے وہ سپہر کی آل کا
بہل ہے ولین جیکے محبت حسین کی

قطعة تاریخ من تصنیف لطیف شیخ حافظ اہی بخش صاحب بہل دیوان

گشت موزون افضل رب غفور
گفت ہاتھ نوشت غنچہ نور

للہ الحمد رستم دیوان
فکر تاریخ چوائے بہل

قطعة تاریخ من تصنیف جناب شیخ عبد الرحیم صاحب عاقل خلف الرشید
جناب شیخ حافظ اہی بخش صاحب بہل میں میٹر

فرحت خلد جس سے ہر موصول
اسکار نگ سخن ہے تازہ پھول
اس کا ہر صر جو ہر معقول
بھاگی ہے ادائے باغ رسول

کیا ہی دیوان لکھا ہے بہل نے
اس کی شوخی طرز روح افزا
اس کا ہر مصرع گوہر بیکتا
لکھے تاریخ اس کی اے عاقل

من تصنیف شبنوی و تقریظ ہذا
رویل حافظ محمد خلف الرشید جناب ملاں رحیم بخش صاحب پیش امام مسجد

کپریل واقعہ محلہ سرے ہلیم علاقہ شوراہہ ازہ شہر پٹنہ متوطن قدیم
موضع کنونی تحصیل سروہند ڈاک خانہ جانی بزرگ ضلع مسیح پٹنہ

حمد جل کر خدا کی ہے کیونکہ ہر چیز پر پائی ہے
ہو کے لاجپار کر کے بخود چہ کے پیغمبر خدا پر ہو
میں کس کس کی بین نکالوں میں کس کس کی اور کیا لکھوں
عرض کرتا ہوں مرعا دل پیش کرتا ہوں باجر کدل

کہ ان یام فرخی فرجام میں فاضل اہل حافظ باعلی شاعر فصیح بخیل محاسب ریاضی دان کامل
صوفی صادق دل مسلک مسلک جناب حضرت حافظ الہی بخش صفا المتخلص بہ تسمل
رحمۃ اللہ علیہ رالہ مرقدہ وحمل شواہ جنتہ الفردوس نے یہ کتاب مستطاب المستسی بنعمہ نور انوار
روزگار کے لیے رفیض کا دریا بہایا اور نعمت محمدیہ کا تاج اُس کے سر پر اوڑھ پایا کہ جس کے
ہر شعر میں رنگینی نمایاں صورت گل ہے اور معنی میں پہنان لغز بکمل ہے فی الحقیقت یہ نسخہ
ایسا ہی عجیب و پراز نکات ناورد و غریب ہے کہ فلک دوار جسے پیدا ہوا ہے تو اب تک لا انتہا
آنکھوں سے گہور گہور کے دیکھ رہا ہے پر اب تک اسکا ثانی نظر سے نہیں گزرا اور آفتاب مہتاب
ہمہ تن چشم ہو کرات دن چمکھو میں سرگردان ہیں لیکن انہوں نے بھی اسکا مانند نہ پایا۔ ہر قطر
پُر افرا سکی خزانہ اسرار الہی ہے اور ہر بیت نظم او کی گنجینہ فیضان نامتناہی ہے بلکہ ہر حرف
اسکے ایک معجز توحید آشکار ہے اور ہر نقطہ مرکز محیط انوار ہے

ہر رنگ میں شہ راز ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کردن کوہ طور کا

غرض اس کی خوبی احاطہ بیان میں کہاں آسکتی ہے اور دائرہ تحریر و تقریر میں کس سے اس کی
 حراست پر طرہ یہ کہ وہ شاہد دل باعزیز المطالع میں حلقہ طبع سے آراستہ اور نور و شعلی
 و نگہ کاری اور تصبیح سے پیراستہ ہوا حروف اگر چہ زلف پر مشکین کی طرح روئے قرطاس پر
 بل کہا ہے اور داغ مشکین کی صورت پہرہ قمر پر چہار ہے ہیں لیکن روشنی بین السطور
 کی ان کے درمیان آشکار ہے۔ جیسے تاریک شب پر غالب چاند کی بہار ہے۔ مگر یہ
 سب اکرام الہی نے ہمارے کامل عزیز طبع سلیم جناب شیخ عبد الرحیم صاحب عاقب
 خلف الرشید حضرت سبل کو عالی معنی کا جامہ پہنا کر غنیمت نور کو شگفتہ نور کر دکھایا اور نور
 کے نور ہو جانیکا باعث مالک مطیع جناب شیخ منشی رحیم الدین صاحب کاپی نویس میرٹھی کی
 کوشش کا ثمرہ اور جد و جہد کا پھل ہے اور حامل مشقت و جانفشانی دیوان ہذا
 جناب شیخ شمس الدین صاحب پریمین متوطن شہر میرٹھی میں خدائے تعالیٰ کو
 سلامت اور ان کے مطیع کو قایم اور اپنی نوازش معنیت کے سایہ میں دائم رکھے آمین۔

قطعہ تاریخ



علم باطن جبکہ یون ظاہر چہیا
 نور آگین شمع نادر چہیا
 ۱۳۴۲ھ



فضل سے مطیع عزیزی میں سبل
 سال اسکے مبعثر نگہ ہو سب



قطعہ تاریخ چکیدہ خامہ گوہر بار جو اسرار جناب منشی محمد صدیق خاٹن

پٹواری متخلص صدیق متوطن قصیدہ اجراءہ تخصیل باپڑ ضلع میرٹھ

طبع شہر دیوان بھل لا جواب
قطع کن صدیق فرق اختلاف

بہر چشم عاشقان چون شمع طور
گفت ہاقت کشور نور و نہور
۱۵ جمادی ۱۳

دیگر

خوب بھل یہ لکھا دیوان عجیب
ہوں جدابے کے عدو صدیق

شان مضمون مخزنیکو کار ہے
روئے دیوان غنیمت انوار ہے
۱۸ جمادی

قطعہ تاریخ عطیہ بہان اوستاد حقیقت آگاہ عالیجناب حضرت
حکیم صوفی خواجہ محمد اکبر خان اکبروارثی قلندری حشمتی نظامی
مختری بکولوی ثم المیرٹھی

کہے خوب بھل مضامین لغت
جزائیں عطا بارغ فردوس ہو
ہو دیوان کو پڑھ کر دعا پانچ وقت
صلا ان مرقع غزلیات کا

تسپتے ہیں سندر سندان فن
رکھے ظل الطاف میں فروماں
ہو سر پر ترے سایہ پنجتن
خدا گلشن نلد میں جسے وطن

غریز المطالع ہے ہر دلعزیز
مضامین جدا ہیں زمینیں نئی
ہیں کاغذ پر سطرین کہ پہلوئی کیل
بلغ المعانی فصیح الکلام
ہوا اسکا ہر اہل فن قدروان
گئے اسکے مضمون تاجیکِ روم
یہ دیوان ہے تیار اکبر لکھو

ہوا وان سے شائع ہر شک چمن
رزالی ادائیں انوکھی پہین
ہیں حرفوں میں نقشے کہ لعلِ یمن
جدید القوافی مذاقِ کہن
یہ گلہ مست ہے زیب ہر سخن
مہک اس کی پھیٹی خطا و ختن
سین اسکا جدا گانہ شیرین سخن
۲۴ جمادی ۱۳

قطعة تاریخ عطیہ بلبل گلشن قدیم مداح محبوب غفور الرحیم مصنف
دیوان وصف الطاف عظیم جناب حافظ صوفی عبدالکریم صاحب
کریم وارثی قلندری شہتی میرٹھی

نوب ہے دیوان اکہی بخش کا
ہو گیا بسمل سناجیئے کلام
کی بہت کوشش رحیم الدین نے
دید کی قابل ہیں رنگین جدوین
حضرت بسمل تھے وہ شیرین سخن

یا اکہی دو جہان میں ہو قبول
واقعی دیوان ہے جنت کا پہر
یا اکہی اس کا ثمرہ ہو حصول
خوشنما ہے ٹائٹیل کا سرفراز
یا وہ گوئی کو سمجھتے تھے فضول

یا آہی مرقہ مرحوم پر
بے سرو دنیا لکھو عبد الکریم

تیری رحمت کا ہمیشہ ہونے والی
سال اس کا نغمہ زنت رسول
۱۹۰۷ء بمبئی

دیگر

دیوان عجب حضرت بعل نے لکھا ہو
چاہت میں تباہ فریاد شریک شہ روز
پہر کیوں نہ سطر دیوان اہل جان کا
سن سنے کلام جو کہ مصوفی اکرام
کیا نعت محمدین پر وہی نضامین
قدیم سخنور میں ترا ہو گیا حصہ
وہ چسپ مضامین ہیں تضمین غزلت
رنگین ہو کیا سخن نور آپ کا دیوان
میدان فصاحت میں نہیں غنم و غنم
وہ چسپ کیوں شعروں شاگرد خلق ہو
ارشاد یہ اللہ کا ہو گا سر محشر
بیٹھا تھا ہی فکر میں بافت زداوی
لوا ز سر بس لند کہم اب لکھو تاریخ

عشاق مجھ کے لئے راحت جان ہے
گلہ ستم ہی یا غیرت گلزارِ جان ہے
ہر شعر میں خوشبو و چین زارِ جان ہے
اللہ عز العجاز کہ تو سحر بیان ہے
سینہ ترا گنجینہ ہے یا موتی کی گل ہے
سر پرے دامان شہنشاہ زمان ہے
انداز اکو کہا ہے نئی طبع روان ہے
ہو کیوں نہ کہ محبوب کی توصیف بیان ہے
اوستا و خلق سر پر تو سارِ گمان ہے
دلِ داغ کا پایا ہو تو سحر نگ بیان ہے
انعام میں لے غلہ برین تیرا کمان ہے
کسو اسطے حیران ہو کیوں فکر میں جان ہے
بسمل یہ کلام آپ کا مرغوب بہان ہے
۲۲ جمادی ۱۳

تقریباً منظم مع قطعہ تاریخ طبع دیوان سخن پر نور من تصنیف تیر فہم سنجیدہ خیال

خوشنویس بہ مثال جناب منشی محمد محسن صاحب محسن خوشنویس شہر ہیرہ

کوشش شیخ حبیب الدین کو
ایک مدت سے تھی جسکی شہرت
عاشقی کے نہیں تھے تھے
ہو زربان شستہ و رفته لیبی
غزلین نایاب تو بندش روچیت
ہن وہ ہر نورضا میں سارے
غچہ نور ہے اک شاہد نو
شایقینوں کو تلاش اسکی تھی
عاشقان نبوی ہے ارزان
وصف کیا اسکے قلم سے ہون قم
رحمت حق رہے بسمل یہ تمام
بخش دے اُن کو ابی جنت
تبی یکم ماہ محرم کی زبس
کہہ دوسن یسین ہجری

دیگر قطعہ تاریخ

طبع بسمل کا یہ دیوان ہوا
چہپ گیا اب وہ کلام زیبا
اس میں ہے نعت بنی سہر تاپا
کام بھرتی کا نہیں ہے اصلا
گویا ہر مصرع ہے ساپنے میں ٹھلا
دیدہ و دل کی جو کرتے ہیں جلا
پہر زمانہ نہ ہو کیونکر شیدا
نعت خوانوں میں تھا اسکا چرخیا
حبان بھی گرنیچ کے لو یہ سودا
جبکہ قاصر ہے زبان گویا
دل یہہ پیماختہ دیتا ہے دعا
مدح حضرت کا یہہ بلجائے صلا
چہپ کے دیوان یہ ہوا جب پورا
نعت میں خوب یہ دیوان چہپا
۱۳۵ ہجری

نعت گوئی کا دیکھا یا عجاز
فی الحقیقت ہے جو سراپا یہ ناز
تفسیر بندش تو زلال انداز
احمد پاک کے عاشق جانبار
درخت خستم ریل بند دیوان

مرحبا حضرت بسمل کی خوب
مدح محبوب خدا کی وہ قسم
پاک اور صاف انوکھے مضمون
نعت دل دیکے زلیں کیوں اسکو
عیسوی سال یہ کہہ دوسن

اعلان

ہر خانِ عام کو واضح ہو کہ دیوان ہذا کا
 حق تالیف محفوظ ہے لہذا کوئی نعت یا دیوان ہذا
 کو ترسیم کر کے کوئی صناعتاً طبع لفظاً مبین ورنہ بجای نفع کے
 نقصان اٹھانا ہوگا جہذا جلدین مطلوبین پتہ ذیل سے
 بہ قیمت اور محصول ایک یک طلب فرمائیں یا بذریعہ پی پی ٹی گائین
 نوٹ جس کتاب پر ہمارا شیخ حریم الدین مالک و مینجر
 عزیز المطابع بیٹھسیر کے قلمی دستخط ہوں گے وہ مسروقہ
 سمجھی جائیگی۔

المش
 شیخ عبد الرحیم عرف عبد المذلل حفظ اکبر حفظ آہی بخش صاحب
 بسمل ترس شہر بیٹھسیر - محلہ شوراب دروازہ -